صبح صادق	05:14
طلوع آفتاب	06:27
زوال آفتاب	12:31
غروب آفتاب	06:35

آج کی حدیث

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "عائشہؓ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر" (ترمذی) ثرید، شوربے میں بھگوئے ہوئے روٹی کے ٹکڑوں کو کہتے ہیں جو انتہائی لذیذ اور قوت بخش ہوتا ہے، سہولت سے ہضم ہوجاتا ہے۔

روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

JANATA AUTO

CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 264, Wednesday- 23 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ◈ شمارہ نمبر ۲۶۴ ◈ بدھ، ۲۳ ستمبر ۲۰۲۶ء، ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ◈ قیمت ۴ روپے، صفحات:۸

وندے ماترم نہ گانے پر مجرمانہ کارروائی نہیں ہونی چاہئے: سپریم کورٹ

سپریم کورٹ نے 'وندے ماترم' کے تمام ۶/ بند نہ گانے والے ایسے شخص کے خلاف مجرمانہ کارروائی نہ ہونے کی توقع ظاہر کی ہے جس کا انکار مذہبی یا ضمیر کی آزادی کی بنیاد پر ہو۔

سپریم کورٹ نے منگل کو 'وندے ماترم' کے تمام ۶/ بند نہ گانے والے ایسے شخص کے خلاف مجرمانہ کارروائی نہ ہونے کی توقع ظاہر کی ہے جس کا انکار مذہبی یا ضمیر کی آزادی کی بنیاد پر ہو۔ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل بنچ نے کرناٹک موسیقی کے معروف گلوکار ٹی ایم کرشنا کی درخواست پر سماعت کرتے ہوئے مرکز سے ۲/ ہفتوں میں جواب طلب کیا۔ سپریم کورٹ نے منگل کو واضح کیا کہ 'وندے ماترم' کے تمام ۶/ بند گانے سے مذہبی یا ضمیر کی بنیاد پر انکار کرنے والے شخص کو مجرمانہ نتائج کا سامنا نہیں کرنا چاہئے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ وہ اس معاملے میں اس بات کا جائزہ لے گی کہ ۱۹۸۶ء کے تاریخی بیجو ایمانوئل بنام ریاست کیرالہ فیصلے میں تسلیم کیے گئے ضمیر کی آزادی کے اصول کا موجودہ قانون پر اطلاق ہوتا ہے یا نہیں۔ یہ مشاہدہ چیف جسٹس سوریا کانت، جسٹس جوئے مالیہ باگچی اور جسٹس وی موہنا پر مشتمل ۳/ رکنی بنچ نے معروف کرناٹک گلوکار ٹی ایم کرشنا کی درخواست پر سماعت کے دوران کیا۔ عدالت نے مرکزی حکومت سے درخواست پر ۲/ ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کو کہا ہے۔ ٹی ایم کرشنا نے قومی وقار کی توہین کی روک تھام ایکٹ، ۱۹۷۱ء میں ۲۰۲۶ء میں کی گئی ترمیم کی آئینی حیثیت کو چیلنج کیا ہے۔ ترمیم کے ذریعے قومی ترانے کے ساتھ قومی گیت 'وندے ماترم' کو بھی قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ ترمیم شدہ قانون میں قومی ترانے یا قومی گیت کی گائیکی کو جان بوجھ کر روکنے یا ایسی تقریب میں خلل ڈالنے پر ۳/ سال تک قید، جرمانہ یا دونوں کی سزا کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ کرشنا نے اس ترمیم کے ساتھ وزارت داخلہ کی ان ہدایات کو بھی چیلنج کیا ہے جن میں 'وندے ماترم' کے مکمل ۶/ بندوں کو سرکاری، رسمی اور مخصوص ثقافتی تقریبات میں گانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ درخواست میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان ہدایات اور فوجداری سزا کی شق کو ایک ساتھ پڑھنے سے شہریوں پر مکمل گیت گانے کا عملی دباؤ پیدا ہوتا ہے۔ کرشنا کی درخواست میں خاص طور پر 'وندے ماترم' کے آخری ۴/ بند پر اعتراض کیا گیا ہے۔ درخواست کے مطابق ان بندوں میں ہندو دیویوں درگا، لکشمی اور سرسوتی کے حوالے موجود ہیں۔ درخواست گزار کا موقف ہے کہ ان بندوں کو لازمی طور پر گانے کا تقاضا مذہبی آزادی اور آزادیٔ ضمیر سے متعلق آئینی حقوق کو متاثر کرسکتا ہے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ 'وندے ماترم' کی عوامی ادائیگی میں تاریخی طور پر پہلے ۲/ بندوں کو ترجیح دی جاتی رہی ہے۔ کرشنا نے دعویٰ کیا ہے کہ ۱۹۳۷ء میں کانگریس کی جانب سے قومی اجتماعات میں گیت کے پہلے ۲/ بندوں تک محدود رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا، جس کے پس منظر میں بعد کے بندوں میں موجود مذہبی حوالوں پر اعتراضات بھی شامل تھے۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے ۱۹۸۶ء کے بیجو ایمانوئل معاملے کا حوالہ دیا، جس میں عدالت نے ان اسکولی طلبہ کو تحفظ فراہم کیا تھا جو مذہبی اور ضمیر کی بنیاد پر قومی ترانہ نہیں گاتے تھے، تاہم وہ احترام کے ساتھ کھڑے رہتے تھے۔ عدالت نے قرار دیا تھا کہ محض ترانہ نہ گانے کی وجہ سے، جب طلبہ احترام کا مظاہرہ کر رہے ہوں، انہیں سزا نہیں دی جاسکتی۔ موجودہ سماعت میں بنچ نے اسی قانونی اصول کی روشنی میں کہا کہ کسی شخص کو ضمیر یا مذہبی آزادی کے تحت 'وندے ماترم' کے تمام یا بعض بند گانے سے انکار پر فوجداری نتائج کا سامنا نہیں کرنا چاہئے۔ تاہم عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ قومی گیت کیا ہے یا اس کے کتنے بند سرکاری طور پر گائے جائیں، یہ سوال موجودہ سماعت کا بنیادی موضوع نہیں ہے۔ سماعت کے دوران کرشنا کے وکیل سینئر ایڈووکیٹ ڈاکٹر ایس مرلی دھر نے یہ نکتہ بھی اٹھایا کہ قانون میں 'قومی گیت' کی واضح تعریف موجود نہیں ہے۔ ان کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ 'جن گن من' کو ۲۴/ جنوری ۱۹۵۰ء کو دستور ساز اسمبلی نے قومی ترانے کے طور پر اپنایا، جبکہ 'وندے ماترم' کو اسی انداز میں دستور ساز اسمبلی کی جانب سے باضابطہ طور پر 'قومی گیت' قرار دیے جانے کا حوالہ درخواست میں نہیں ملتا۔

ترکی نے مارچ ۲۷ء تک ایران کی پروازیں معطل کر دیں

یہ پابندیاں پیر 21 ستمبر کو امریکی انتباہ کے بعد لگائی گئی ہیں کہ ایرانی ایئر لائنز کو 23 ستمبر سے دنیا بھر میں پابندیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ترکش ایئر لائنز نے کم از کم مارچ 2027 تک ایران کے لیے پروازیں معطل کر دی ہیں، کیونکہ امریکی پابندیوں نے ایرانی ہوابازی پر مزید دباؤ ڈالا ہے اور پڑوسی ممالک نے ایرانی کیریئرز کی خدمات کو محدود کر دیا ہے۔ ترکش ایئر لائنز کے ایک نمائندے نے ایران انٹرنیشنل کو بتایا کہ ایئر لائن کے پاس مارچ 2027 سے پہلے ایران کے لیے کوئی پروازیں نہیں ہیں۔ نمائندے نے مزید کہا کہ کیریئر نے اس بات کی تصدیق نہیں کی ہے کہ آیا اس وقت کے بعد خدمات دوبارہ شروع ہوں گی۔ توقع ہے کہ معطلی سے ایرانیوں کے لیے سفری اختیارات کم ہوں گے، جن کے لیے ترکی سیاحت، خاندانی دوروں اور کاروبار کے لیے ایک اہم مقام رہا ہے۔ تازہ ترین پابندیاں امریکی وزیر خزانہ سکاٹ بیسنٹ کے پیر 21 ستمبر کو کہنے کے بعد سامنے آئی ہیں کہ ایرانی ایئر لائنز کو بدھ 23 ستمبر سے دنیا بھر میں سخت پابندیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ واشنگٹن تہران کے خلاف پابندیوں کی مہم کو بڑھا رہا ہے۔ بیسنٹ نے کہا، "تمام ایرانی ایئر لائنز 23 ستمبر سے دنیا بھر میں بند ہو جائیں گی"۔ انہوں نے ان کمپنیوں کو بھی خبردار کیا جو پابندیوں کا شکار ایرانی جہازوں کو ایندھن، لینڈنگ کی سہولیات اور ٹکٹوں کی فروخت جیسی خدمات فراہم کرتی ہیں کہ انہیں امریکی پابندیوں کے نتیجے میں نتائج کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ واشنگٹن پہلے ہی ایرانی ایئر لائنز اور دیگر اداروں کے خلاف اقدامات کر چکا ہے جن پر ایران کے ہوابازی کے شعبے کی حمایت کا الزام ہے۔ عراق نے ایرانی فضائی سروس بند کر دی۔ اے ایف پی کے حوالے سے عراقی حکومت کے دو ذرائع کے مطابق، عراق منگل 22 ستمبر سے ایرانی ایئر لائنز کی پروازیں معطل کر دے گا۔ اس فیصلے کا تعلق امریکی پابندیوں سے ہے اور اس سے دونوں ممالک کے درمیان اہم سفری راستے متاثر ہو سکتے ہیں۔ ایرانی مسافر کثرت سے عراق کے مقدس شہروں نجف اور کربلا کا دورہ کرتے ہیں، جہاں اربعین جیسی مذہبی تقریبات کے دوران مسافروں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوتا ہے۔ جارجیا نے ایرانی جہازوں پر پابندی لگا دی ہے۔ جارجیا نے بین الاقوامی پابندیوں سے متاثر ہونے والی ایرانی ایئر لائنز کے آپریشنز کو بھی محدود کر دیا ہے۔ ایرانی جہازوں نے مبینہ طور پر اگلے دن پابندیاں نافذ ہونے سے پہلے اتوار 20 ستمبر کو جارجیا کے لیے اپنی آخری پروازیں مکمل کر لیں۔

یوپی اسمبلی انتخاب سے قبل ۱۰/ راجیہ سبھا سیٹوں پر انتخاب کا اعلان

16 اکتوبر کو ہوگی ووٹنگ، اتر پردیش اسمبلی میں 403 نشستیں ہیں۔

گزشتہ ایک سال کے اندر اسمبلی کے 6 اراکین کی موت ہوچکی ہے۔ اس لیے 397 اراکین مل کر راجیہ سبھا کی 10 نشستوں کے لیے ووٹ دیں گے۔ اتر پردیش کی 10 راجیہ سبھا نشستوں اور اتراکھنڈ کی ایک راجیہ سبھا نشست سمیت مجموعی طور پر 11 نشستوں پر 16 اکتوبر کو انتخاب کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ دراصل اتر پردیش کے 10 راجیہ سبھا اراکین کی مدت کار 25 نومبر کو مکمل ہو رہی ہے۔ موجودہ وقت میں ان 10 میں سے 8 نشستوں پر بی جے پی، ایک پر سماجوادی پارٹی اور ایک پر بہوجن سماج پارٹی کا قبضہ ہے۔ بی جے پی اراکین میں سابق ڈی جی پی برج لال، سیما دویدی، نیرج شیکھر، گیتا شاکیہ، ہردیپ سنگھ پوری، ارون سنگھ اور بی ایل ورما شامل ہیں۔ وہیں ڈاکٹر دنیش شرما کی مدت کار بھی 25 نومبر تک تھی، لیکن انڈمان اور نکوبار کا لیفٹیننٹ گورنر بنائے جانے کے بعد انہوں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اس لیے اس ایک نشست پر بھی انتخاب ہونا ہے۔ اس کے علاوہ سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری رام گوپال یادو اور بی ایس پی کے رام جی گوتم کی مدت کار بھی اسی وقت مکمل ہو رہی ہے۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اتر پردیش اسمبلی میں 403 نشستیں ہیں۔ گزشتہ ایک سال کے اندر اسمبلی کے 6 اراکین کی موت ہوچکی ہے۔ اس لیے 397 اراکین مل کر راجیہ سبھا کی 10 نشستوں کے لیے ووٹ دیں گے۔ فارمولے کے مطابق اتر پردیش میں راجیہ سبھا کی ایک نشست کے لیے کم از کم 37 ووٹ درکار ہوتے ہیں، لیکن بی ایس پی کے اسمبلی رکن اوما شنکر کے انتقال کے بعد قانون ساز اسمبلی میں بی ایس پی کا کوئی رکن نہیں ہے۔ ایسے میں راجیہ سبھا میں واحد رکن کی مدت کار مکمل ہونے کے بعد بہوجن سماج پارٹی وہاں صفر ہو جائے گی۔ الیکشن کمیشن نے منگل کو راجیہ سبھا کی 12 نشستوں کے لیے انتخابات کا اعلان کیا، جن میں اتر پردیش کی 10، اور اتراکھنڈ اور مغربی بنگال کی ایک ایک نشست شامل ہے۔ انتخابی نوٹیفکیشن 29 ستمبر کو جاری کیا جائے گا، کاغذات نامزدگی 6 اکتوبر تک داخل کیے جاسکتے ہیں، اگر ضروری ہوا تو ووٹنگ اور گنتی 16 اکتوبر کو ہوگی۔

ایم پی، پنجاب کے پٹرول پمپ ۲/ ہزار سے زیادہ کی یوپی آئی ادائیگی نہیں لیں گے

صارفین کی پریشانیوں میں اضافہ، اجے سنگھ کا کہنا ہے کہ ہر پٹرول پمپ پر تقریباً 100 صارفین ۲/ ہزار سے زیادہ کا لین دین کرتے ہیں۔

اجے سنگھ کا کہنا ہے کہ ہر پٹرول پمپ پر تقریباً 100 صارفین 2000 روپے سے زیادہ کا لین دین کرتے ہیں۔ اس سے ہر روز تقریباً 590 روپے کا نقصان ہوگا، جو ہر ماہ تقریباً 17700 روپے بنتا ہے۔ مدھیہ پردیش اور پنجاب میں پٹرول پمپ ڈیلر 16 اکتوبر سے 2000 روپے سے زیادہ کی یو پی آئی ادائیگیاں بند کر دیں گے۔ اس کی وجہ مجوزہ 0.4 فیصد ایم ڈی آر فیس کو بتایا گیا ہے۔ ڈیلروں کا کہنا ہے کہ کم منافع کی وجہ سے وہ اضافی لاگت برداشت نہیں کر سکتے۔ وہ حکومت سے یو پی آئی لین دین پر بھی ایم ڈی آر سے رعایت دینے کی اپیل کر رہے ہیں، جیسا کہ ڈیبٹ/کریڈٹ کارڈ کی ادائیگی پر ملتی ہے۔ مدھیہ پردیش پیٹرولیم ڈیلرز ایسوسی ایشن کے صدر اجے سنگھ نے کہا کہ یہ فیصلہ مجوزہ ایم ڈی آر فریم ورک اعلان کے بعد لیا گیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر پٹرول پمپ پر اوسطاً تقریباً 100 صارفین 2000 روپے سے زیادہ کا لین دین کرتے ہیں۔ اس سے ہر روز تقریباً 590 روپے کا نقصان ہوگا، جو ہر ماہ تقریباً 17700 روپے بنتا ہے۔ ایسوسی ایشن کے صدر اجے سنگھ نے کہا کہ ہم اس رقم کو وصول نہیں کر سکتے، کیونکہ ہمارا پروفٹ مارجن بہت کم ہے۔ ہم صرف تقریباً 0.5 فیصد پروفٹ کما پاتے ہیں، ایسے میں ہم کوئی اضافی خرچ برداشت کرنے کی حالت میں نہیں ہیں۔ حالانکہ انہوں نے بتایا کہ لوگ کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ کا استعمال کر سکتے ہیں، اس میں کوئی دقت نہیں ہے اور بغیر کسی حد کے اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب یہ حکومت پر ہے۔ ہمیں پہلے ہی کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ ٹرانزیکشن پر ایم ڈی آر چارج سے رعایت مل چکی ہے۔ اس لیے ہم حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان خاص حالات کو دیکھتے ہوئے یو پی آئی کو بھی یہی رعایت دے، جیسا کہ پٹرول پمپوں کو کریڈٹ اور ڈیبٹ کارڈ ٹرانزیکشن پر رعایت دی گئی تھی۔ وہیں پنجاب میں بھی پٹرول پمپ ڈیلروں نے 16 اکتوبر سے 2000 روپے سے زیادہ کی یو پی آئی ادائیگیاں قبول نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پنجاب پیٹرولیم ڈیلرز ایسوسی ایشن کے صدر پرمجیت سنگھ دوآبا نے کہا کہ پٹرول ڈیلر مجوزہ یو پی آئی ٹرانزیکشن چارج کو برداشت کرنے کی حالت میں نہیں ہیں۔ کیونکہ پٹرول پمپ ڈیلروں کو پہلے ہی کم مارجن کی وجہ سے آپریشنل اخراجات پورے کرنے میں دشواری ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عوام کو طے کرنا ہے کہ حکومت ان کے ساتھ کیا کر رہی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

مسجد الحرام کے مؤذن شیخ ابراہیم المدنی انتقال کر گئے

مکہ مکرمہ: (ایجنسیز) مسجد الحرام کے معروف موذن شیخ ابراہیم بن عادل حمزہ المدنی 50 برس کی عمر میں پیر، 21 ستمبر کی صبح انتقال کر گئے۔ ان کے انتقال کی خبر کے بعد مسجد الحرام اور حرمین شریفین سے وابستہ افراد نے تعزیتی پیغامات جاری کئے۔ شیخ ابراہیم المدنی مدینہ منورہ میں 1976 میں پیدا ہوئے تھے اور 2017 سے مسجد الحرام کے مرکزی موذنین میں شامل تھے۔ ان کی آواز بالخصوص فجر کی اذان اور تکبیرات کے حوالے سے نمازیوں میں جانی جاتی تھی۔ رپورٹس کے مطابق شیخ ابراہیم المدنی نے انتقال سے قبل پیر کی صبح مسجد الحرام میں فجر کی اذان دی تھی۔ اس موقع کی ایک ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر سامنے آئی، جس میں خانہ کعبہ کے منظر کے ساتھ ان کی آواز مسجد الحرام کے لاؤڈ اسپیکرز سے سنائی دیتی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ان کی نماز جنازہ پیر کو نماز عصر کے بعد مسجد الحرام میں ادا کی گئی۔ انہیں مکہ مکرمہ کے جنت المعلیٰ میں سپرد خاک کیا گیا۔ شیخ ابراہیم المدنی کا تعلق مدینہ منورہ سے تھا۔

ہندو سینا کا حامد انصاری سے 'پدم شری' کا اعزاز واپس لینے کا مطالبہ

نئی دہلی: دائیں بازو کی قوم پرست تنظیم 'ہندو سینا' نے سابق نائب صدر محمد حامد انصاری کے حالیہ بیانات کے پیشِ نظر انہیں دیا گیا 'پدم شری' کا اعزاز واپس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ پیر، 21 ستمبر کو مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کے نام لکھے گئے ایک خط میں، ہندو سینا کے بانی اور قومی صدر وشنو گپتا نے کہا کہ یہ معاملہ ہندوستان کی خودمختاری، سالمیت اور قومی سلامتی سے متعلق "انتہائی سنگین نوعیت" کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سابق نائب صدر نے اپنے دورِ ملازمت کے دوران اور اس کے بعد بھی بارہا مشکوک سرگرمیوں میں حصہ لیا اور اشتعال انگیز بیانات دیے۔ گپتا نے کہا، "عوامی بحث اور پاکستانی صحافی نصرت مرزا کے بیانات سمیت دیگر باتوں کی روشنی میں، حامد انصاری کے دورِ ملازمت کے دوران قومی سلامتی سے متعلق حساس معلومات افشا کرنے اور پاکستان کی خفیہ ایجنسی سے وابستہ افراد کی سرپرستی کرنے کے حوالے سے سنگین الزامات سامنے آئے ہیں۔" "انہوں نے ہندو اکثریت اور دائیں بازو کے نظریے کو نشانہ بنایا"۔ ہندو سینا کے بانی نے کہا کہ 'را' (RAW) کے سابق عہدیداروں کو ایران میں ہندوستان کے سفیر کے طور پر تعیناتی کے دوران انصاری کی قومی مفاد کے منافی سرگرمیوں پر تحفظات تھے۔ ہفتہ، 12 ستمبر کو انصاری کے حالیہ تبصروں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے گپتا نے کہا کہ سابق نائب صدر نے "ہندو اکثریتی برادری" اور "دائیں بازو کے نظریے" کو نشانہ بنایا۔ گپتا کے مطابق، انہوں نے ہندو قوم پرست سوچ کو ملک کے لیے خطرہ قرار دینے اور بین الاقوامی پلیٹ فارمز پر ہندوستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ ہندو سینا کا پدم شری اعزاز فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ۔ اس بات کا اظہار کرتے ہوئے کہ اس طرح کی متعصبانہ اور گمراہ کن بیان بازی ملک کے ہم آہنگی کے ماحول کو نقصان پہنچا سکتی ہے، گپتا نے خط میں لکھا کہ پدم اعزازات ان شہریوں کو دیے جاتے ہیں جنہوں نے ملک کے لیے نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔ ان کے مطابق، "قومی سلامتی پر سمجھوتہ کرنے کے سنگین الزامات" کا سامنا کرنے والے اور "ہندو مخالف تعصب" کا مظاہرہ کرنے والے شخص کو اعزاز سے نوازتے رہنا اس اعزاز کے وقار کو مجروح کرتا ہے اور ہندوستان کی خودداری کو ٹھیس پہنچاتا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہ اعزاز فوری طور پر واپس لیا جائے اور حکومت تمام مبینہ الزامات کی اعلیٰ سطحی اور آزادانہ تحقیقات کرائے۔ ہفتہ کے روز ایک تقریب کے دوران، انصاری نے سابق وزیر اعظم جواہر لعل نہرو کے اس بیان کا حوالہ دیا کہ "ہندوستان کو اصل خطرہ کمیونزم سے نہیں، بلکہ ہندو دائیں بازو کی فرقہ واریت سے ہے۔" سابق نائب صدر نے نشاندہی کی کہ نہرو کے ریمارکس، جو وزارت خارجہ کے افسران کی ایک میٹنگ کے دوران کیے گئے تھے اور سابق خارجہ سکریٹری جگت سنگھ گنڈیویا کے ذریعہ ریکارڈ کیے گئے تھے، آئینی ماہر اے جی نورانی نے اپنی 2019 کی کتاب' میں دستاویز کی تھی۔ انصاری نورانی کی یاد میں انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں تقریر کرتے ہوئے شہری قوم پرستی کو چیلنج کرنے والے ابھرتے ہوئے رجحانات کے طور پر بیان کر رہے تھے۔

مساجد کے انہدام اور مذہبی آزادی کے

مسائل پر جمعیۃ علماء ہند کی مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس کل

نئی دہلی: ملک کی موجودہ صورتِ حال، خصوصاً آئینِ ہند کی بالادستی، مذہبی آزادی اور عبادت گاہوں سے متعلق پیدا ہونے والے مسائل کے پیشِ نظر جمعیۃ علماء ہند کی مجلسِ عاملہ کا ہنگامی اجلاس کل، 23 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہوگا۔ اجلاس میں مساجد اور مدارسِ اسلامیہ کو درپیش مسائل سمیت مذہبی آزادی کے تحفظ سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی غور کیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے جاری اطلاع کے مطابق مجلسِ عاملہ کا یہ اہم اجلاس جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی صدارت میں ہوگا۔ اجلاس صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک مدنی ہال، مرکزی دفتر جمعیۃ علماء ہند، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی میں منعقد ہوگا۔ اجلاس میں ملک کے مختلف حصوں سے مجلسِ عاملہ کے ارکان کی شرکت متوقع ہے۔ اجلاس کے ایجنڈے میں انتظامیہ اور عدلیہ کے بعض اقدامات کے تناظر میں شریعت سے متعلق معاملات میں مداخلت اور مذہبی آزادی کے تحفظ سے متعلق مسائل شامل ہیں۔ اس کے علاوہ عبادت گاہوں، خصوصاً مساجد، اور مدارسِ اسلامیہ کو درپیش موجودہ چیلنجز کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ جمعیۃ علماء ہند کے مطابق ملک میں آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی، مذہبی آزادی اور تمام شہریوں کے مساوی حقوق کا تحفظ ملک کے اتحاد اور سالمیت کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ ان معاملات سے متعلق حالیہ صورتِ حال گہری فکر اور تشویش کا تقاضا کرتی ہے۔ مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں ان تمام امور پر اجتماعی طور پر غور کیا جائے گا۔ ارکان ملک میں مذہبی آزادی اور آئینی حقوق سے متعلق صورتِ حال کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ عبادت گاہوں اور مدارس کو درپیش مسائل پر بھی تبادلۂ خیال کریں گے۔ اجلاس کے دوران موجودہ حالات کے پیشِ نظر جمعیۃ علماء ہند کے آئندہ کے لائحۂ عمل پر بھی غور اور فیصلہ کیے جانے کی توقع ہے۔ تنظیم کی جانب سے کہا گیا ہے کہ آئینی اصولوں، قانون کی حکمرانی اور شہریوں کے مساوی حقوق کے تحفظ سے متعلق معاملات کو اجلاس میں خصوصی اہمیت دی جائے گی۔

اٹلی کے اسکولس میں برقعہ ونقاب پر پابندی کی تجویز

روم: وزیر اعظم اٹلی جارجیا میلونی نے اسکولوں کیلئے مجوزہ نئے اقدامات کا اعلان کیا ہے، جن میں برقع اور نقاب پر پابندی، کلاس رومز میں غیر ملکی طلبا کی تعداد محدود کرنے اور بعض غیر ملکی طلبا کے والدین کیلئے اطالوی زبان سیکھنے کی شرط شامل ہے۔ یہ اقدامات تاحال قانون کا حصہ نہیں بنے اور انہیں کابینہ کی منظوری کے بعد پارلیمانی عمل سے گزرنا ہوگا۔ جارجیا میلونی نے یہ اعلان اتوار کو اپنی جماعت 'برادرز آف اٹلی' کے یوتھ ونگ 'جیووینتو نازیونالے' کی تقریب سے خطاب میں کیا۔ اطالوی وزیر اعظم کے مطابق مجوزہ اقدامات کا مقصد اسکولوں میں انضمام کے عمل کو بہتر بنانا اور تعلیمی اداروں میں طلبا کے درمیان مؤثر رابطے کو یقینی بنانا ہے۔ مجوزہ پیکیج کے تحت اطالوی اسکولوں میں برقع اور نقاب پہننے پر پابندی عائد کرنے کی تجویز ہے۔ میلونی کا کہنا ہے کہ اسکولی طلبا کا چہرہ واضح ہونا چاہیے اور کسی نوجوان خاتون سے چہرہ ڈھانپنے کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔ مجوزہ پابندی خاص طور پر ان لباس سے متعلق ہے جو چہرے کو مکمل ڈھانپتے ہیں، جن میں برقع اور نقاب شامل ہیں۔ تاہم حجاب کے بارے میں وزیر اعظم نے کسی پابندی کا اعلان نہیں کیا۔ غیر ملکی طلبا سے متعلق مجوزہ منصوبے میں ہر کلاس روم میں ان کی تعداد کیلئے ایک حد مقرر کرنے کی بات شامل ہے۔ حکومت نے یہ واضح نہیں کیا کہ ایک کلاس میں غیر ملکی طلبا کی زیادہ سے زیادہ تعداد کتنی مقرر کی جائے گی۔ اس کے علاوہ بعض غیر ملکی طلبا کے والدین کیلئے اطالوی زبان سیکھنے کی شرط بھی زیرِ غور ہے۔ حکومت کے مطابق یہ شرط ان خاندانوں پر لاگو ہوسکتی ہے جہاں بچوں کو اطالوی تعلیمی نظام میں انضمام کے حوالے سے سنگین مشکلات کا سامنا ہو۔ میلونی نے کہا کہ جو افراد اٹلی میں آکر اپنا مستقبل بنانا چاہتے ہیں، انہیں اطالوی زبان سیکھنے، ملک کی ثقافت کو سمجھنے اور قوانین کا احترام کرنے کی ضرورت ہے۔ اٹلی میں غیر ملکی طلبا کے حوالے سے پہلے ہی بعض ضوابط موجود ہیں۔ مخصوص حالات میں ایک کلاس میں غیر ملکی طلبا کی تعداد کے لیے 30 فیصد کی حد پہلے سے موجود ہے، تاہم نئی تجاویز کے ذریعے حکومت موجودہ نظام میں مزید تبدیلیاں لانے پر غور کر رہی ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق اطالوی اسکولوں میں زیرِ تعلیم غیر اطالوی شہریت رکھنے والے طلبا مجموعی داخلوں کا تقریباً 11.6 فیصد ہیں۔

امیگریشن میں لاپرواہی پر ایئر انڈیا کا ملازم معطل، بغیر جانچ اٹلی روانہ ہوگئے تھے 3 مسافر

3 اطالوی مسافر 4 ستمبر کی رات تقریباً 50:12 بجے امرتسر سے ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی-1115 سے دہلی پہنچے تھے۔

3 اطالوی مسافر 4 ستمبر کی رات تقریباً 50:12 بجے امرتسر سے ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی-1115 سے دہلی پہنچے تھے۔ پھر 45:1 بجے وہ لفتھانسا کی پرواز میں سوار ہو کر میونخ چلے گئے۔ شہری ہوابازی کے وزیر رام موہن نائیڈو نے ایئر انڈیا کے 'ہب اینڈ اسپوک' امیگریشن عمل میں لاپرواہی پر سخت کارروائی کی ہے۔ غلطی سامنے آنے کے بعد ایئر انڈیا کے ایک ملازم کو معطل کر دیا ہے۔ تحقیقات میں پایا گیا کہ ملازم نے مسافروں کو طے شدہ راستے سے نہیں جانے دیا، جس کی وجہ سے ایئرپورٹ کی سیکورٹی میں غفلت ہوئی۔ رام موہن نائیڈو نے واضح طور پر کہا کہ ایئرپورٹ کی سیکورٹی سے کسی بھی طرح کا سمجھوتہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ یہ پورا معاملہ 3 اطالوی شہریوں سے متعلق ہے۔ تینوں 4 ستمبر کو امرتسر سے دہلی آئے اور بغیر کسی امیگریشن جانچ کے دہلی ایئرپورٹ سے میونخ چلے گئے۔ اس کے بعد مرکزی شہری ہوابازی کی وزارت (ایم او سی اے) نے 12 ستمبر کو ایئر انڈیا کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا تھا۔ ساتھ ہی 14 ستمبر کو داخلہ سکریٹری گووند موہن کی صدارت میں میٹنگ بلائی گئی تھی۔ رپورٹس کے مطابق 3 اطالوی مسافر 4 ستمبر کی رات تقریباً 50:12 بجے امرتسر سے ایئر انڈیا کی پرواز اے آئی-1115 سے دہلی پہنچے تھے۔ پھر 45:1 بجے وہ لفتھانسا کی پرواز میں سوار ہو کر میونخ چلے گئے۔ تینوں ہب اینڈ اسپوک ماڈل کے تحت سفر کر رہے تھے۔ اس کے تحت گھریلو اور بین الاقوامی سفر کی بنیاد پر الگ الگ عمل سے گزرنا ہوتا ہے۔ لیکن اس معاملے میں طے شدہ طریقہ کار پر عمل نہیں کیا گیا، جس کی وجہ سے مسافر ضروری امیگریشن جانچ کے بغیر ہی بین الاقوامی روانگی کے علاقے (انٹرنیشنل ڈیپارچر ایریا) تک پہنچ گئے اور پرواز میں سوار ہوگئے۔ دوسری جانب وزارت شہری ہوابازی کا کہنا ہے کہ واقعہ کے بعد کنیکٹنگ بین الاقوامی مسافروں سے متعلق آپریشنل طریقہ کار کا تفصیلی جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس میں ہب اینڈ اسپوک ماڈل کے تحت نافذ انتظامات کی بھی جانچ کی جا رہی ہے۔ وزارت کا کہنا ہے طے شدہ قواعد کے مطابق مسافروں کو صرف ڈی (گھریلو) آئی (بین الاقوامی) کیٹیگری کے بورڈنگ پاس جاری کیے جانے تھے۔ دہلی پہنچنے پر گھریلو اور بین الاقوامی مسافروں کو الگ الگ رکھا جانا چاہیے تھا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ صرف آئی کیٹیگر کے بورڈنگ پاس والے مسافروں کو ہی 'انٹرنیشنل ٹو انٹرنیشنل ٹرانسفر ڈیسک' تک پہنچنا چاہیے تھا، پھر بھی ڈی کیٹیگری کے بورڈنگ پاس والے مسافر وہاں پہنچ گئے۔ 'ہب اینڈ اسپوک' ایئرپورٹ پر 24 گھنٹے کے لیے ایک نوڈل افسر تعینات کیا جانا چاہیے تھا۔ یہ یقینی بنانے کے لیے کہ کوئی بھی مسافر ضروری رسمی کارروائی مکمل کیے بغیر بین الاقوامی روانگی والے علاقے میں نہ پہنچے۔ چوبیس گھنٹے نگرانی کرنے والی ٹیم کی بھی ضرورت تھے، اس معاملے میں نگرانی کا سسٹم بھی ناکام رہا۔

تہواروں کے موقع پر آدھی رات تک لاؤڈ اسپیکر اور آتش بازی پر ہائی کورٹ سخت

مہاراشٹر حکومت سے جواب طلب، عدالت نے سوال اٹھایا کہ جب اصول و ضوابط کے مطابق رات 10 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکر اور ایمپلی فائر کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، تو جلوسوں میں آدھی رات تک تیز آوازیں کیوں ہوتی ہیں۔

عدالت نے سوال اٹھایا کہ جب اصول وضوابط کے مطابق رات 10 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکر اور ایمپلی فائر کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، تو جلوسوں میں آدھی رات تک تیز آوازیں کیوں ہوتی ہیں۔ تہواروں اور جلوس کے دوران آدھی رات تک تیز آواز میں لاؤڈ اسپیکر، میوزیکل انسٹرومنٹ اور ایمپلی فائر بجانے کے معاملے میں بامبے ہائی کورٹ نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ عدالت نے ممبئی میں بڑھتی ہوئی صوتی اور فضائی آلودگی کا ازخود نوٹس لیتے ہوئے مہاراشٹر حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے سوال اٹھایا کہ جب اصول وضوابط کے مطابق رات 10 بجے کے بعد لاؤڈ اسپیکر اور ایمپلی فائر کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، تو جلوسوں میں آدھی رات تک تیز آوازیں کیوں ہوتی ہیں۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ ممبئی میں آلودگی کی صورتحال سنگین ہے، جس کے مدنظر پٹاخوں پر پابندی عائد کرنے پر غور کرنے کا یہ صحیح وقت ہوسکتا ہے۔ جسٹس جی ایس کلکرنی اور جسٹس نیلا گوکھلے کی ڈویژن بینچ نے 21 ستمبر کے حکم میں کہا کہ تہوار منانے اور جلوس نکالنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، لیکن اس کا انعقاد اس طرح کیا جانا چاہیے کہ عام شہریوں کے حقوق متاثر نہ ہوں۔ عدالت نے کہا کہ تیز آواز کا اثر خصوصاً بیمار افراد، بزرگوں اور طلباء پر پڑتا ہے۔ عدالت نے کہا کہ تقریبات ضروری ہیں، لیکن ہزاروں شہریوں کے قانونی حقوق کی خلاف ورزی کر کے نہیں۔ لوگوں کو مسلسل ہونے والے شور اور اس سے ہونے والی پریشانی کو خاموشی سے برداشت کرنے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ عدالت نے آدھی رات تک لاؤڈ اسپیکر اور تیز موسیقی بجانے کی اجازت دیے جانے کی دلیل پر سوال اٹھایا۔ بینچ نے کہا کہ جب ایسے آلات کے استعمال کی اجازت رات 10 بجے تک ہی ہے، تو جلوسوں میں رات 12 بجے تک تیز آواز میں موسیقی بجانے کی اجازت دینے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔ عدالت نے شور پر قابو پانے سے متعلق ضوابط کو زمینی سطح پر نافذ نہ کیے جانے پر بھی تشویش ظاہر کی۔ اسی معاملے کو لے کر عدالت نے ازخود نوٹس لیتے ہوئے مفاد عامہ کی عرضی شروع کی ہے۔ ممبئی میں فضائی آلودگی کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے ہائی کورٹ نے پٹاخوں کے حوالے سے بھی سخت تبصرہ کیا۔ عدالت نے کہا کہ یہ صحیح وقت ہوسکتا ہے، جب شور اور فضائی آلودگی پھیلانے والے پٹاخوں پر پابندی عائد کرنے پر غور کیا جائے۔ عدالت کا کہنا ہے کہ پٹاخوں سے نکلنے والا دھواں اور شور ماحول کو متاثر کرتا ہے۔ ایسے میں صحت مند ماحول برقرار رکھنے کے لیے اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کرنا ضروری ہے۔ ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو حکم میں اٹھائے گئے مسائل پر حلف نامہ داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ معاملے کی اگلی سماعت 22 ستمبر کو ہوگی۔ ریاستی حکومت کی جانب سے ایڈووکیٹ جنرل ملند ساٹھے اور ایڈیشنل سرکاری وکیل پی این دیوان پیش ہوئے۔ اسی دوران ہائی کورٹ کی دوسری بینچ نے پونے کے رہائشیوں کی ایک مفاد عامہ کی عرضی پر بھی مہاراشٹر حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ 2016 میں شور کی آلودگی سے متعلق عدالت کے فیصلے کو مقررہ وقت کے اندر نافذ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ عرضی گزاروں نے شور سے متعلق ضوابط کی خلاف ورزی کی نگرانی کے لیے ایک آزاد تھرڈ پارٹی ایجنسی مقرر کرنے کا مطالبہ بھی کیا ہے۔ عدالت نے سینئر ایڈووکیٹ ایس پی چنوئے اور ایڈووکیٹ آنند پائی کو امیکس کیوری مقرر کیا ہے۔ اس معاملے کی سماعت 5 اکتوبر کو ہوگی۔ بمبئی ہائی کورٹ نے تہواروں کے موقع پر آدھی رات تک لاؤڈ اسپیکر بجانے اور آتش بازی (پٹاخوں) پر سخت موقف اختیار کرتے ہوئے مہاراشٹر حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے شور اور فضائی آلودگی پر قابو پانے کے لیے ضوابط کو زمینی سطح پر نافذ نہ کیے جانے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ہائی کورٹ کے بینچ نے اس دلیل پر سخت اعتراض کیا جس کے تحت جلوسوں اور تہواروں میں رات 12 بجے تک تیز موسیقی کی اجازت دی جاتی ہے۔ عدالت نے کہا کہ جب رولز کے مطابق ایسے آلات کا استعمال رات 10 بجے تک ہی محدود ہے، تو آدھی رات تک لاؤڈ اسپیکر اور ایمپلی فائر بجانے کی اجازت دینے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی۔

مہاراشٹر میں یوسی سی کے منصوبہ کو لگا دھچکا

کمیٹی کے رکن سابق جج آر سی چوہان نے دیا استعفیٰ

7 ستمبر کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ فڈنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں ریاست میں یوسی سی کے قواعد وضع

کرنے کے لیے سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔ مہاراشٹر میں یونیفارم سول کوڈ (یوسی سی) کے لیے بنائی گئی کمیٹی سے سابق جج آر سی چوہان نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انگریزی اخبار 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کے مطابق چوہان نے کمیٹی میں غیر اراکین کی مبینہ موجودگی اور عوامی رائے حاصل کرنے کے عمل کو لے کر استعفیٰ دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سابق جج نے 19 ستمبر کو کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ کا فیصلہ سنایا۔ چوہان کی جانب سے یہ استعفیٰ کمیٹی کی دوسری میٹنگ کے بعد سامنے آیا ہے۔ یہ استعفیٰ ایسے وقت میں آیا ہے جب گزشتہ دنوں وزیر داخلہ امت شاہ نے مہاراشٹر میں ہی وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی موجودگی میں کہا تھا کہ 2029 سے پہلے تمام این ڈی اے حکومت والی ریاستوں میں یوسی سی نافذ کر دیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ 7 ستمبر کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں ریاست میں یو سی سی کے قواعد وضع کرنے کے لیے سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔ اس کمیٹی میں سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے 3 سابق جج، ایک آئینی ماہر، ایک سابق بیوروکریٹ اور سماجی شعبے سے 2 اراکین شامل ہیں۔ سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت والی اس کمیٹی میں ہائی کورٹ کے سابق جج آر سی چوہان، ہائی کورٹ کے سابق جج ایس جی مہیرے، سابق چیف سکریٹری ڈی کے جین، سابق ایڈووکیٹ جنرل (اے جی) ویریندر صراف، سماجی کارکن پدم شری رمیش پاٹنگے اور ماہر تعلیم ڈاکٹر سوارنا راول کو رکن بنایا گیا تھا۔

گوونڈی فرض انجام دہی پر خاتون پولیس اہلکار کے ساتھ

بدسلوکی کرنے والے ملزم کو عدالت نے مجرم قرار، ۶ ماہ قید، ۵۰۰ جرمانہ کی سزا

۲۱ ستمبر کو ایڈیشنل سیشن کورٹ، کورٹ نمبر 34، ممبئی گوونڈی پولیس 216 / 2018 دفعہ 354,509,353(ا) بی این ایس کے تحت جرم میں ملزم نامہ سروج پیشہ ڈرائیور، رہائش۔ کمپاؤنڈ کے سامنے، منزلہ، 11 واں روڈ، چمبور ممبئی کو قصوروار ثابت ہونے پر مختلف دفعات کے تحت سزا سنائی۔ ۲۱ اگست ۲۰۱۸ کو شکایت کنندہ خاتون پولیس اہلکار ٹریفک کو رواں رکھنے کی ڈیوٹی کر رہی تھیں اس دوران ملزم نے شکایت کنندہ کو نشانہ بنا کر فحش اشارے کر کے اور فحش گالی گلوچ کر کے شکایت کنندہ سے نارواسلوک کیا اس کے بعد متاثرہ شکایت کنندہ نے گوونڈی پولیس تھانے میں شکایت کی 216 / 2018 دفعہ 354,353(ا)※ 509 بی این ایس کے مطابق مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ مذکورہ جرم میں ۲۱ ستمبر ایڈیشنل سیشن عدالت، کورٹ نمبر 34 ممبئی نے ملزم سروج کو دفعہ 353 تعزیری کے تحت 6 مہینے قید اور 500 روپے جرمانہ، دفعہ 354(ا) کے تحت 6 مہینے قید اور 500 روپے جرمانہ نیز دفعہ 509 دفعہ کے تحت 6 مہینے قید اور 500 روپے جرمانہ اور جرمانہ نہ بھرنے پر 1 مہینے کی اضافی قید کی سزا سنائی ہے۔ مذکورہ معاملے میں تفتیشی افسر سپودن پرینکا پاٹل نے کی گئی گہری تفتیش، سائنسی اور مؤثر تفتیش، مضبوط شواہد کا مجموعہ اور اس کی صحیح طریقے سے دستاویزی کارروائی، نیز سرکاری وکیل جیوتی ساونت اور پیروی افسر سب انسپکٹر اجے یادو نے عدالت کے سامنے مؤثر پیروی کر مذکورہ معاملے کا عدالتی کام کاج دیکھنے والے افسران نے سرکاری فریق کے ساتھ مناسب تال میل رکھنا اور مسلسل اور نتیجہ خیز پیروی کرنا اس کی وجہ سے ملزم کے خلاف جرم بغیر کسی شک کے فائدے کے ثابت ہو کر اسے عدالت نے سخت سزا سنائی ہے۔ مذکورہ قابل ذکر کارکردگی جناب پولیس کمشنر دیوین بھارتی، جوائنٹ پولیس کمشنر نظم ونسق منوج کمار شرما، دھننجے کلکرنی، ڈی سی پی زون 01 سمیر شیخ، کی رہنمائی میں انجام دی ہے۔

ممبئی ڈونگری میں موٹر سائیکل چوری کرنے والا پیشہ چور گرفتار

ڈونگری علاقہ سے موٹر سائیکل چوری کرنے والے چور کو پولس نے گرفتار کرنے کا دعویٰ ہے اور اس کے قبضے سے مسروقہ موٹر سائیکل بھی برآمد کر لی گئی ہے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ڈونگری علاقہ سے موٹر سائیکل چوری کرنے والے چور کو پولس نے گرفتار کرنے کا دعویٰ ہے اور اس کے قبضے سے مسروقہ موٹر سائیکل بھی برآمد کر لی گئی ہے۔ ڈونگری پولیس تھانہ میں 12 ستمبر کو مذکورہ بالا جرم درج کیا گیا ہے اور مذکورہ جرم کی مختصر تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ، مذکورہ جرم میں شکایت کنندہ وشنو نامدیو فڈترے، عمر 60 سال کی ملکیت کی استعمال کی یاماہا آرایکس 100 موٹر سائیکل نمبر MH01C7815 جو پودار بلڈنگ، نمبر 09 ڈاکٹر میشیری روڈ، ڈونگری، ممبئی اس جگہ پر پارک کی تھی وہ کسی نامعلوم چور نے چوری کر لی۔ مذکورہ جرم کی تفتیش کرتے ہوئے پولس افسر جادھو اور کرائم ڈیٹیکشن ٹیم کے اہلکاروں نے ڈونگری پولیس تھانہ کی حد میں آنے والے سینڈ ہرسٹ روڈ ریلوے اسٹیشن کے سی سی ٹی وی کیمروں کی جانچ کی تو دو نامعلوم افراد ایک موٹر سائیکل پر آ کر شکایت کنندہ کی پارک کی ہوئی موٹر سائیکل کو پیدل دھکا دے کر لے جاتے ہوئے نظر آئے۔ اس کے بعد ملزم کے آمدورفت کے راستے کی جانچ کر کے کی گئی تکنیکی تفتیش میں ملزم کا سراغ شیواجی نگر، گوونڈی علاقے میں میں ملا۔ مذکورہ جگہ پر مخبر کے ذریعے معلومات لی تو جرم میں چوری ہوئی یاماہا آرایکس 100 موٹر سائیکل نمبر MH01C7815 یہ پلاٹ نمبر 34 میں رہنے والا شخص فیروز اس کے پاس ایک یاماہا موٹر سائیکل کی معلومات ملی۔ مذکورہ شخص محمد فیروز ناصر خان، عمر 32 سال، رہائشی پلاٹ نمبر 34، لائن بی، روم نمبر 25، 5 نمبر روڈ، اجمیری مسجد کے پاس، شیواجی نگر، گوونڈی، ممبئی اس کے رہائشی پتے پر جا کر اسے مزید پوچھ گچھ کے لیے پولیس تھانے لایا گیا۔ اس کے پاس کی گئی تفتیش میں اس نے مذکورہ موٹر سائیکل اپنے ساتھی دلشاد شاہد علی خان عرف ببلو، عمر 40 سال، رہائشی روم نمبر 33، پلاٹ نمبر 29، بی لائن، روڈ نمبر 05، اجمیری مسجد کے پاس، شیواجی نگر، گوونڈی، ممبئی اس کے ساتھ اس نے مذکورہ موٹر سائیکل سینڈ ہرسٹ روڈ ریلوے اسٹیشن کے قریب سے چوری کر کے لے جانے کی معلومات دی۔ مذکورہ جرم میں ملزم محمد فیروز ناصر خان، عمر 32 سال، رہائشی پلاٹ نمبر 34، لائن بی، روم نمبر 25، 5 نمبر روڈ، اجمیری مسجد کے پاس، شیواجی نگر، گوونڈی، ممبئی کو گرفتار کیا گیا ہے اور اسے 22 ستمبر تک پولیس حراست سنائی گئی ہے۔ مذکورہ جرم کے ملزم محمد فیروز ناصر خان، عمر 32 سال کے پاس کی گئی تفتیش میں اس نے اپنے ساتھی دلشاد شاہد علی خان عرف ببلو، عمر 40 سال کے ساتھ مل کر کل 04 جگہوں سے موٹر سائیکل چوری کی ہے اس کی گرفتاری سے چوری کا معمہ حل ہو گیا ہے اس کے خلاف (01) ڈونگری پولیس تھانہ، 625/2026 دفعہ 303(2)، 3(5) بھارتیہ نیائے سنہیتا۔ پنت نگر پولیس تھانہ، 959/2026 دفعہ 303(2) بھارتیہ نیائے سنہیتا۔ کوپرکھیرنے پولیس 598/2026 دفعہ 303(2) بھارتیہ نیائے سنہیتا۔ گوونڈی پولیس تھانہ، 303(2) بھارتیہ نیائے سنہیتا۔ مذکورہ جرم کی مزید تفتیش ایڈیشنل کمشنر شلیش بلکاوڈ، ڈی سی پی زون 01، منیش کلوانیا ڈونگری محکمہ، جناب تنویر شیخ ڈونگری پولیس تھانہ ساگر ٹلیکر کی رہنمائی میں ڈٹیکشن عملہ نے اس معمہ کو حل کر لیا۔

ممبئی میں ووٹر فہرستوں کی خصوصی تفصیلی نظر ثانی (SIR)-2026

پروگرام کے سلسلے میں میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں جائزہ اجلاس منعقد

ممبئی: خصوصی تفصیلی نظر ثانی (ایس آئی آر)-2026 پروگرام کے تحت شائع ہونے والی ووٹر فہرست کے مسودے میں ناموں یا اندراجات کے حوالے سے دعوے اور اعتراضات 30 ستمبر 2026 تک دائر کیے جا سکتے ہیں۔ مزید برآں، مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر ایس چوکلنگم نے ہدایت کی ہے کہ شہریوں کی جانب سے جمع کرائے گئے فارم 6، 7 اور 8 پر کارروائی درست طریقے سے اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کی جائے۔ ووٹرز کی سہولت کے لیے، ممبئی کے علاقے میں تمام اسمبلی حلقوں کے مخصوص مقامات پر 26 اور 27 ستمبر 2026 کو خصوصی رجسٹریشن کیمپ منعقد کیے جا رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کیمپوں میں فراہم کی جانے والی مختلف خدمات سے استفادہ کریں۔ وہ آج (22 ستمبر 2026) ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں برہن ممبئی (ممبئی شہر اور مضافاتی اضلاع) میں ووٹر فہرستوں کی خصوصی تفصیلی نظر ثا※ (SIR)-2026 پروگرام کے حوالے سے منعقدہ جائزہ اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پرجکتا ورما-لوانگرے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وپن شرما ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بانگر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش ڈھکنے؛ اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر و ڈسٹرکٹ کلکٹر (ممبئی سٹی ڈسٹرکٹ) آنچل گوئل موجود تھیں۔ سوربھ کٹیار، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ڈسٹرکٹ کلکٹر (ممبئی مضافاتی ضلع) منوہر پارکر، ڈپٹی سکریٹری اور جوائنٹ چیف الیکٹورل آفیسر (مہاراشٹر) اور وشواس شنکر وار، جوائنٹ کمشنر (اسسمنٹ اینڈ کلیکشن) وغیرہ بھی شریک تھے۔ ممبئی میں ووٹر فہرستوں کی خصوصی تفصیلی نظر ثانی (SIR)-2026 پروگرام کے سلسلے میں برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) کے ہیڈ کوارٹر میں ایک اہم جائزہ اجلاس 22 ستمبر 2026 کو منعقد کیا گیا۔ اس میٹنگ میں ممبئی شہر اور ممبئی مضافاتی اضلاع کے لیے جاری انتخابی فہرستوں کے کام کا جائزہ لیا گیا۔

بہار: کمسن بچی کے ساتھ بدسلوکی انتہائی شرمناک اور انسانیت سوز واقعہ ہے

حالیہ اطلاعات کے مطابق واقعے کی ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تین افراد کو گرفتار کیا ہے

ممبئی: بہار کے جموئی میں کمسن بچی کے ساتھ پیش آنے والے مبینہ بدسلوکی اور ہراسانی کے انتہائی افسوسناک واقعہ پر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء اور رضا اکیڈمی نے شدید غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے اس کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ حالیہ اطلاعات کے مطابق واقعے کی ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے تین افراد کو گرفتار کیا ہے اور دیگر ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

آج آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے دفتر میں منعقدہ اہم اجلاس میں علمائے کرام نے کہا کہ کسی بھی کمسن بچی کی عزت و عصمت سے کھلواڑ ناقابل برداشت جرم ہے۔ اسلام نے عورتوں، بچیوں اور کمزور طبقات کی عزت، حرمت اور تحفظ کو بنیادی اہمیت دی ہے۔ کسی بھی شخص یا گروہ کو قانون ہاتھ میں لینے اور کسی کی عزت پامال کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ اس واقعہ نے معاشرے کے ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے محض وقتی کارروائی کافی نہیں بلکہ مجرموں کے خلاف قانون کے مطابق سخت اور بلا امتیاز کارروائی ہونی چاہیے، تاکہ آئندہ کسی کو ایسی حرکت کی جرأت نہ ہو۔ علمائے کرام نے حکومتِ بہار اور پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ واقعے کی مکمل، غیر جانب دار اور تیز رفتار تحقیقات کی جائیں، تمام ملوث افراد کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے اور متاثرہ بچی اور اس کے خاندان کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔ ساتھ ہی سوشل میڈیا پر نابالغ متاثرہ کی شناخت ظاہر کرنے یا اس کی ویڈیو پھیلانے والوں کے خلاف بھی قانون کے مطابق کارروائی کی جائے؛ پولیس نے اس حوالے سے بھی کارروائی شروع کرنے کی اطلاع دی ہے۔ علمائے کرام نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ بچی کی عزت سے کھلواڑ، چاہے وہ کسی بھی مذہب، ذات، علاقے یا طبقے سے تعلق رکھتی ہو، پوری انسانیت کی توہین ہے۔ معاشرے کے ہر فرد کو خواتین اور بچوں کے تحفظ کے لیے اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اجلاس میں مولانا سید معین الدین اشرف اشرفی جیلانی، صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء؛ الحاج محمد سعید نوری، بانی وصدر رضا اکیڈمی؛ مولانا خلیل الرحمن نوری؛ مولانا فرید الزماں، صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء ممبئی؛ مولانا امان اللہ رضا؛ مولانا ماہر القادری مولانا اعجاز احمد کشمیری قاری نیاز مولانا مجاہد حسین حبیبی، کلکتہ؛ مولانا ظفر الدین برکاتی، دہلی اور دیگر علمائے کرام شریک تھے۔ میٹنگ میں شرکاء نے متاثرہ بچی کے اہل خانہ سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ انصاف میں تاخیر مظلوم کے زخموں کو مزید گہرا کرتی ہے، اس لیے اس معاملے میں فوری اور مؤثر قانونی کارروائی کی جائے۔

سوشل میڈیا پر شدت پسندی اور گمراہ کن پروپیگنڈوں سے نوجوانوں کو محتاط رہنے کی ضرورت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے مہاراشٹر اور ملک

میں شدت پسندی اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے متعلق نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے کو لے کر آج اے ٹی ایس سربراہ نول بجاج سے ملاقات کی ان کے ہمراہ جماعت اسلامی کا وفد بھی شریک تھا اس وفد نے نول بجاج سے مختلف مسائل پر گفتگو کی اس کے ساتھ ہی دہشت گردی کے خلاف تحریک چلانے کا بھی ابوعاصم اعظمی نے عزم کیا۔ ملاقات کے دوران نول بجاج کو جماعتِ اسلامی کی جانب سے عوامی رابطے اور سماجی فلاح و بہبود کے لیے کیے جانے والے اقدامات سے آگاہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ، موجودہ حالات اور معاشرے سے متعلق مختلف اہم امور پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ غیر منصفانہ یا غیر قانونی گرفتاریوں پر پائے جانے والے خدشات اور نوجوانوں کو انتہا پسندی کی جانب مائل ہونے سے روکنے کی حکمت عملیوں پر مثبت اور تعمیری بات چیت ہوئی۔ نوجوانوں میں مناسب رہنمائی، کھلے مکالمے اور مثبت ماحول کو فروغ دینے کی ضرورت پر بھی غور و خوض کیا گیا تاکہ نوجوان گمراہ کن پروپیگنڈوں سے دور رہیں اکثر و بیشتر سوشل میڈیا پر کسی تبصرہ کو لے کر نوجوانوں کو مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لیے نوجوان کو سوشل میڈیا کا استعمال انتہائی احتیاط سے کرنا چاہیے اور اس میں شر انگیزی اور قابل اعتراض مشمولات سے گریز کرنا چاہیے اس کے ساتھ ہی ممنوعہ تنظیموں سے بھی دور رہنا ضروری ہے جو ان دنوں سوشل میڈیا کے معرفت نوجوانوں کو ورغلا رہی ہے اس سے نوجوانوں کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ وفد میں حسیب بھٹکر، ظفر انصاری، عبدالمجیب شیخ، شاکر شیخ اور ہمایوں شیخ شامل تھے۔ سوشل میڈیا پر شدت پسندی اور گمراہ کن پروپیگنڈے کا پھیلاؤ موجودہ دور کا ایک سنگین چیلنج ہے، جس کا سب سے آسان ہدف نوجوان نسل ہے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز جہاں معلومات کے تبادلے کا بہترین ذریعہ ہیں، وہیں کچھ عناصر ان کا استعمال نفرت، انتہا پسندی اور جھوٹی معلومات پھیلانے کے لیے کر رہے ہیں۔ نوجوانوں کو اپنی فکری، نظریاتی اور اخلاقی حفاظت کے لیے اس حوالے سے انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

مالیگاؤں کے ۲۳ سالہ نوجوان محمد معاذ ڈائمنڈ کا کامیابی کی جانب ایک اور قدم

مالیگاؤں کے ممتاز چوک، گولڈن نگر میں معاذ ڈائمنڈ انٹر پرائزس کی تیسری برانچ کا شاندار آغاز

مالیگاؤں: (نامہ نگار) محنت، مستقل مزاجی، کاروباری بصیرت اور والدین کی دعاؤں کا حسین امتزاج ہو تو کم عمری بھی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ اس کی ایک نمایاں مثال 23 سالہ نوجوان تاجر محمد معاذ ڈائمنڈ ہیں، جنہوں نے اپنی صلاحیت، عزم اور مسلسل جدوجہد کے ذریعے محض چار سال کے مختصر عرصے میں تجارت کے میدان میں اپنی ایک منفرد شناخت قائم کرتے ہوئے معاذ ڈائمنڈ انٹرپرائزس کی تیسری برانچ کا شاندار آغاز کر دیا ہے۔ مالیگاؤں کی معروف شاہراہ محمد علی روڈ سے متصل گولڈن نگر کے مشہور ممتاز چوک پر قائم ہونے والی یہ نئی برانچ نوجوان نسل کے لیے اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ اگر مقصد واضح ہو محنت میں تسلسل ہو اور قدم والدین کی دعاؤں کے سائے میں اٹھائے جائیں تو کامیابی کے دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں۔ محمد معاذ ڈائمنڈ نے کم عمری ہی میں کاروباری دنیا کی باریکیوں کو سمجھتے ہوئے کاؤنٹنگ میٹر کے شعبے میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور مختصر مدت میں اس میدان میں ایک قابل اعتماد نام بنانے میں کامیاب ہوئے۔ ان کی کامیابی محض ایک کاروباری توسیع نہیں بلکہ ایک ایسے نوجوان کے عزم، حوصلے اور دور اندیشی کی داستان ہے جس نے حالات کو شکایت کا موضوع بنانے کے بجائے انہیں اپنی ترقی کا وسیلہ بنایا۔ اپنی کامیابی کے راز کا ذکر کرتے ہوئے محمد معاذ ڈائمنڈ اپنے والد اور دادا کی اس نصیحت کو اپنی زندگی کا سرمایہ قرار دیتے ہیں کہ انسان وہ ہے جو دوسروں کے لیے جیتا ہے، ورنہ کتا بھی کہیں سے بھی منہ مار کر اپنا پیٹ بھر لیتا ہے۔ یہی سوچ آج ان کے کاروباری سفر کی بنیاد بن چکی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و مدد اور ٹیم ورک کے ذریعے وہ نہ صرف اپنے کاروبار کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ اپنے متعلقین اور دیگر افراد کے لیے بھی رزق حلال کے مواقع پیدا کرنے کا ذریعہ بننا چاہتے ہیں۔ محمد معاذ ڈائمنڈ کی گفتگو میں اپنے والد کے لیے محبت، احترام اور عقیدت بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کی زندگی میں ہمیشہ دوسروں کے کام آنے، خیر و بھلائی کرنے اور لوگوں کی مدد کرنے کا جذبہ دیکھا۔ یہی تربیت ان کے اندر بھی خدمت، خود انحصاری اور حلال روزگار کے فروغ کا احساس پیدا کرتی رہی۔ والد کی عملی زندگی اور ان کی نصیحتوں نے معاذ ڈائمنڈ کی شخصیت اور کاروباری سوچ کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ چار سالہ مختصر تجارتی سفر میں تیسری برانچ کا قیام اس بات کا مظہر ہے کہ محمد معاذ ڈائمنڈ نے کاؤنٹنگ میٹر کی دنیا میں محض کاروبار نہیں کیا بلکہ اپنی محنت، معیار، معاملہ فہمی اور صارفین کی ضروریات کو سمجھنے کی صلاحیت کے ذریعے اعتماد حاصل کیا ہے۔ ان کی نئی فرم معاذ ڈائمنڈ انٹرپرائزس کا ممتاز چوک، گولڈن نگر میں آغاز مالیگاؤں کے صنعتی حلقوں کے لیے بھی ایک اہم سہولت ثابت ہوگا، خصوصاً آگرہ روڈ اور محمد علی روڈ سے آنے والے کارخانہ داروں کے لیے یہاں تک رسائی نسبتاً آسان ہوگی۔ نئی برانچ میں کاؤنٹنگ میٹر کے علاوہ پاور لوم کے اسپیئر پارٹس بھی مناسب داموں میں دستیاب رہیں گے، جس سے شہر کے صنعتی شعبے سے وابستہ افراد کو ایک ہی مقام پر اپنی ضروریات پوری کرنے میں سہولت میسر آئے گی۔ یوں معاذ ڈائمنڈ انٹرپرائزس کی یہ نئی شاخ صرف ایک دکان یا کاروباری مرکز نہیں بلکہ مالیگاؤں کی صنعتی معیشت سے وابستہ افراد کے لیے سہولت اور خدمات کا ایک نیا باب ثابت ہونے کی امید ہے۔

لوکیشن ڈیٹا سے متعلق یورپی یونین کے

قوانین کی خلاف ورزی پر گوگل پر ۴۶۳ ملین امریکی ڈالر کا جرمانہ

ڈبلن: یورپی یونین کے ڈیٹا پرائیویسی کے نگران ادارے نے پیر 21 ستمبر کو بتایا کہ گوگل پر 403 ملین یورو (463 ملین امریکی ڈالر) کا جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ یہ جرمانہ یورپی یونین کے سخت پرائیویسی قوانین کی خلاف ورزی اور صارفین کے لوکیشن ڈیٹا (مقام کی معلومات) کو غلط طریقے سے ہینڈل کرنے کی وجہ سے عائد کیا گیا ہے۔ آئرلینڈ کے ڈیٹا پروٹیکشن کمیشن نے کہا کہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ گوگل نے صارفین کے 'ویب اینڈ ایپ ایکٹیویٹی' (ایک ایسی سیٹنگ جو براؤزنگ اور سرچ ہسٹری کو ٹریک کرتی ہے) اور 'لوکیشن ہسٹری' (ایک ایسی سروس جو موبائل فون کے ذریعے صارفین کے جانے والے مقامات کا ریکارڈ رکھتی ہے) میں موجود لوکیشن ڈیٹا کو قانونی یا منصفانہ طریقے سے پروسیس نہیں کیا۔ ریگولیٹرز نے یہ بھی پایا کہ کمپنی اینڈرائیڈ موبائل آپریٹنگ سسٹم میں اپنے 'لوکیشن ایکوریسی' (مقام کی درستگی) فیچر کے تحت ذاتی ڈیٹا کو پروسیس کرتے وقت قانونی، منصفانہ اور شفاف عمل اپنانے میں ناکام رہی۔ آئرلینڈ 27 ممالک پر مشتمل یورپی یونین میں گوگل کے لیے مرکزی ریگولیٹر کا کردار ادا کرتا ہے کیونکہ اس امریکی ٹیک کمپنی کا یورپی ہیڈکوارٹر ڈبلن میں واقع ہے۔ چھ سال قبل شروع ہونے والی اس تحقیقات میں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ گوگل نے 2018 میں نافذ ہونے والے یورپی یونین کے پرائیویسی قوانین کے مجموعے، جسے 'جنرل ڈیٹا پروٹیکشن ریگولیشن' کہا جاتا ہے، پر فروری 2020 تک کس طرح عمل کیا۔ گوگل نے ایک بیان میں کہا، "یہ معاملہ ان پرانی پالیسیوں کے گرد گھومتا ہے جنہیں اب اپ ڈیٹ کر دیا گیا ہے۔ 2019 کے بعد سے، ہم نے اپنے طریقہ کار میں نمایاں بہتری لائی ہے اور ایسے مؤثر ٹولز متعارف کرائے ہیں جو لوکیشن ڈیٹا کے انتظام کو آسان بناتے ہیں۔" ریگولیٹرز کا کہنا ہے کہ لوکیشن ڈیٹا ذاتی ڈیٹا کی ایک ایسی قسم ہے جسے گوگل جمع کرتا ہے اور اس کے ذریعے کسی شخص کے مقام کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر گراہم ڈوئل نے کہا، "لوکیشن ڈیٹا افراد کے لیے فوائد اور نقصانات دونوں کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ آن لائن خدمات کی افادیت کو بہت زیادہ بڑھا سکتا ہے، لیکن اس سے کسی فرد کے بارے میں کافی معلومات بھی ظاہر ہوسکتی ہیں، بشمول ایسی معلومات جو بنیادی طور پر نجی نوعیت کی ہوتی ہیں۔" یہ آئرش نگران ادارے کی جانب سے یورپی یونین کے پرائیویسی قوانین کے تحت عائد کیا جانے والا چوتھا سب سے بڑا جرمانہ ہے۔ اس سے قبل ادارہ ٹک ٹاک اور میٹا پر اس سے بھی بڑے جرمانے عائد کر چکا ہے، جن میں میٹا پر عائد 1.2 بلین یورو کا جرمانہ بھی شامل ہے۔ ریگولیٹر کا کہنا ہے کہ گوگل کے خلاف پرائیویسی سے متعلق تین مزید تحقیقات ابھی جاری ہیں۔ آئرش ریگولیٹر کی 6 سالہ طویل تحقیقات میں یہ پایا گیا کہ گوگل نے اپنے صارفین کی Web &App Activity (براؤزنگ اور سرچ ہسٹری ٹریک کرنے والی سیٹنگ) اور Location History میں لوکیشن ڈیٹا کو قانونی، منصفانہ اور شفاف طریقے سے پروسیس نہیں کیا۔ ریگولیٹرز کے مطابق اینڈرائیڈ موبائل آپریٹنگ سسٹم کے فیچر میں بھی ذاتی ڈیٹا کو پروسیس کرتے وقت شفافیت کے اصولوں کو نظرانداز کیا۔ یہ تحقیقات مئی 2018 سے فروری 2020 کے درمیانی عرصے پر محیط تھی۔ اس میں دیکھا گیا کہ گوگل نے صارفین کی ویب اینڈ ایپ ایکٹیویٹی، لوکیشن ہسٹری اور اینڈرائیڈ سسٹم کی لوکیشن ایکوریسی کے ذریعے ڈیٹا کو غیر قانونی اور غیر شفاف طریقے سے پروسیس کیا۔ گوگل کا کہنا ہے کہ یہ معاملہ ان کی پرانی پالیسیوں سے متعلق ہے جنہیں اب تبدیل کیا جاچکا ہے اور 2019 کے بعد سے لوکیشن ڈیٹا کے انتظام کو مزید آسان اور بہتر بنا دیا گیا ہے۔ یہ آئرش نگران ادارے کی جانب سے عائد کیا جانے والا چوتھا سب سے بڑا جرمانہ ہے۔ اس سے قبل وہ میٹا پر 1.2 بلین یورو کا ریکارڈ جرمانہ بھی عائد کر چکا ہے۔

پاکستان کے حکمرانوں کے نہ کان ہیں نہ آنکھیں

مولانا فضل الرحمٰن کی 'محاصرے میں گھری ریاست' پر سخت تنقید

پشاور: پاکستانکے موجودہ نظامِ حکمرانی پر سخت تنقید کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ ریاستی اداروں کی جانب سے طاقت کے بے لگام اور اندھے دھند استعمال کی وجہ سے پاکستان ایک 'محاصرے میں گھری ریاست' میں تبدیل ہو چکا ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس تجربہ کار سیاستدان نے الزام لگایا کہ طاقتور عسکری ادارے آئین، قانون یا اخلاقی حدود کی مکمل پرواہ کیے بغیر ملک چلارہے ہیں، جس سے شہری حکومت کی عملداری عملی طور پر صفر ہوکر رہ گئی ہے۔ فضل الرحمٰن نے پاکستان کی داخلی سلامتی اور سیاسی صورتحال کی تشویشناک تصویر کشی کی اور حال ہی میں ہونے والے اہم شخصیات کے اغوا اور حملوں کے واقعات کی طرف اشارہ کیا۔ جے یو آئی (ف) کے سربراہ نے انکشاف کیا کہ چین میں ایک سرکاری کانفرنس میں شرکت کے لیے جانے والے ان کی جماعت کے ایک سینیٹر کو ہوائی اڈے پر بلاوجہ روکا گیا۔ انہوں نے صوبوں میں لاقانونیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی وزراء کو دن دہاڑے مسلح افراد کی جانب سے گاڑیوں سے کھینچ کر اغوا کرلیا جاتا ہے۔ فضل الرحمٰن نے کہا، 'حکمرانوں کے نہ کان ہیں اور نہ ہی آنکھیں؛ یہاں صرف طاقت کا اندھادھند استعمال ہورہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ نوجوانوں پر ہونے والے حملوں نے ملک کو گھر میں لگی آگ' کی طرح سلگا دیا ہے۔ جے یو آئی (ف) کے سربراہ کی جانب سے سب سے سخت انتباہ حکومت کے اندر موجود ایک مخصوص، نامعلوم فرد کے خلاف تھا جو مبینہ طور پر پاکستان کے صوبوں کی تقسیم کی وکالت کر رہا ہے۔ فضل الرحمٰن نے اس معاملے پر حکمران اتحاد کی ملی بھگت اور خاموشی پر کڑی تنقید کی۔ فضل الرحمٰن نے کہا، حکومت کا ایک حصہ صوبوں کو توڑنے کی بات کر رہا ہے اور حکومت خاموش ہے۔ یہ شخص کون ہے؟ وہ تو محض ایک ملازم ہے؛ اسے اپنے آقا کا حکم ماننے، برتن دھونے اور کپڑے دھونے دیں۔ اسے ملک کے مسائل سے کوئی سروکار نہیں ہے۔' فضل الرحمٰن نے خبردار کیا کہ نئے علاقائی بحران پیدا کرنے کے نتائج انتہائی تباہ کن ہوں گے، اور انہوں نے تمام دھڑوں پر زور دیا کہ وہ اسمبلیوں اور قائم شدہ حکومتوں کا احترام کریں۔ انہوں نے تنبیہ کی کہ اگر ریاستی ادارے اور سیاسی قوتیں ایک دوسرے کی آئینی حدود کو چیلنج کرتی رہیں تو 'اس قوم کو متحد رکھنے کے لیے نہ کوئی آئین بچے گا، نہ قانون اور نہ ہی اخلاقیات۔ فضل الرحمٰن نے اپنے ہی شہریوں کے خلاف غداری اور غیر ملکی آلہ کار ہونے کے الزامات کے ریاستی سطح پر کثرت سے استعمال کو بھی ہدفِ تنقید بنایا۔ انہوں نے اس بات پر شدید مایوسی کا اظہار کیا کہ کتنی آسانی سے پاکستانیوں کو 'مخالف عناصر' قرار دے دیا جاتا ہے۔

ایران کے خلاف مختلف امکانات زیرِ غور، میں فیصلہ کرنے کے قریب ہوں: ٹرمپ

ایران اپنا رویہ درست کرے۔ صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کیلئے بھی تیار ہوسکتا ہوں۔ امریکی صدر کا بیان

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ وہ ایران کے ساتھ تنازعہ کے حوالے سے مختلف آپشنز پر غور کر رہے ہیں، جن میں ایران کے خلاف بڑا حملہ کرنے کا امکان بھی شامل ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ "اگر اور کب پوری قوم کو تباہ کر دوں؟" تہران کو ایک نئی آخری تنبیہ جاری کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ وہ ایران کے خلاف جنگ سے متعلق فیصلہ کرنے کے مرحلے میں ہیں اور خبردار کیا کہ مستقبل قریب میں بڑی چیزیں ہونے والی ہیں۔ ان کا یہ بیان ایران کے اس اعلان کے بعد آیا کہ اس نے آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے اپنی شرائط ثالثوں کے ذریعے واشنگٹن تک پہنچادی ہیں، جبکہ امریکہ اور اس کے اتحادی تہران کے خلاف فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ٹرمپ نے فاکس نیوز کو بتایا کہ وہ فیصلہ کرنے کے مرحلے میں ہیں اور بہت بڑی چیزیں مستقبل قریب میں ہونے والی ہیں۔ صدر نے اپنے سامنے موجود آپشنز کو 'ایران کا صفایا کر دینا، اسے اقتصادی طور پر تباہ ہونے دینا یا سفارتی معاہدہ کرنا قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ اگر اور کب میں پوری قوم کو تباہ کر دوں؟ انہیں بہتر ہے کہ وہ اپنا رویہ درست رکھیں۔" ٹرمپ نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ ایرانی حکومت کو مکمل تباہ کر دوں یا ایسا نہ کروں، اور کہا تھا کہ ان کے ساتھ بھی ہوسکتا ہے۔ تازہ بیانات ایسے وقت سامنے آئے جب ایرانی صدر مسعود پزشکیان اس ہفتے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی اجلاس میں شرکت کیلئے نیویارک آنے کی توقع ہے۔ وزیر خارجہ عباس عراقچی اور دیگر اعلیٰ ایرانی حکام بھی ان کے ہمراہ ہوں گے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے کہا ہے کہ ایرانی حکام کے ایک "بنیادی وفد" کو جنرل اسمبلی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں شرکت کی اجازت دی جائے گی۔ ٹرمپ نے یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اجلاس کے موقع پر پزشکیان سے ملاقات کیلئے تیار ہوسکتے ہیں۔ ایران کے خلاف ٹرمپ کی دھمکی ان کی متعدد دھمکیوں میں تازہ ترین ہے۔ اپریل میں انہوں نے خبردار کیا تھا کہ ایک پوری تہذیب ختم ہوجائے گی، جب تک کہ شاید کوئی انقلابی طور پر شاندار چیز نہ ہوجائے۔ اس تنبیہ کے ساتھ ایک ڈیڈلائن بھی دی گئی تھی، جس کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان مذاکرات ہوئے اور مختصر مدت کیلئے جنگ بندی ہوئی۔ اس تنازعہ نے توانائی کی قیمتوں میں بھی اضافہ کیا ہے، جبکہ عالمی تیل کی ترسیل کیلئے انتہائی اہم راستہ آبنائے ہرمز بدستور کشیدگی کا اہم مرکز بنا ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اتوار کو امریکہ میں پٹرول کی قومی اوسط قیمت 4.48 ڈالر فی گیلن تھی۔ دریں اثنا، ایرانی فوج نے خبردار کیا کہ اس کی انٹلی جنس اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی نئے بڑے حملے کی تیاری کر سکتے ہیں اور اس نے پورے مشرق وسطیٰ میں دردناک جوابی کارروائی کی دھمکی دی ہے۔ نیم سرکاری خبر رساں ایجنسی تسنیم کے مطابق ایران کے خاتم الانبیاء مرکزی ہیڈکوارٹر نے کہا کہ اگر امریکہ اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف کوئی غلطی کرتا ہے تو خطہ میں اس کے تمام ٹھکانوں اور مفادات کو مسلسل، اور دردناک حملوں کا نشانہ بنایا جائیگا۔

اب گھر ٹھنڈا کرنے اے سی ضروری نہیں، چین نے بنایا سوپر کولنگ پینٹ

بیجنگ: چین میں سائنسدانوں نے ایسی جدید سوپر کولنگ کوٹنگ تیار کی ہے جو شدید گرمی کے موسم میں عمارتوں کے اندر درجہ حرارت کم رکھنے میں مدد دے سکتی ہے۔ اس ٹکنالوجی کی خاص بات یہ ہے کہ یہ روایتی ایئر کنڈیشننگ سسٹم کی طرح بجلی کے بغیر عمارت کی سطح پر شمسی حرارت کو کم کرنے کام کرتی ہے۔ چینی ماہرین کے مطابق اس خصوصی پینٹ میں ریڈی ایٹیو کولنگ ٹکنالوجی استعمال کی گئی ہے، جس کے ذریعے سورج سے آنے والی توانائی کا بڑا حصہ واپس منعکس کیا جاتا ہے۔ اس عمل سے عمارت کی بیرونی سطح زیادہ گرم ہونے سے بچ سکتی ہے اور اندرونی حصوں میں حرارت کم رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس کوٹنگ کی حقیقی ماحول میں تقریباً چھ ماہ تک چین کے صوبہ ہینان میں ایک صنعتی پلانٹ پر آزمائش کی گئی۔ رپورٹ کے مطابق اس مقام پر پہلے اندرونی درجہ حرارت کو کم رکھنے پانی کے اسپرے کے نظام استعمال کیے جاتے تھے، تاہم سپر کولنگ کوٹنگ کے استعمال کے بعد اضافی کولنگ توانائی کے بغیر بھی درجہ حرارت میں کمی ریکارڈ کی گئی۔ بتایا گیا کہ نئی ٹکنالوجی کو رہائشی عمارتوں کے علاوہ فیکٹریوں، عوامی عمارتوں اور دیگر بنیادی ڈھانچے پر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مقصد خاص طور پر گرم علاقوں میں عمارتوں پر شمسی حرارت کو کم کرکے کولنگ کی ضرورت اور توانائی کے استعمال میں کمی لانا ہے۔ یہ سوپر کولنگ پینٹ چائنا کنسٹرکشن ایکو ڈویلپمنٹ کمپنی اور ہربن انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے ماہرین نے مشترکہ طور پر تیار کیا ہے۔ متعلقہ رپورٹ کے مطابق اس کوٹنگ کی صنعتی سطح پر پیداوار بھی شروع کردی گئی ہے اور سالانہ تقریباً 6 لاکھ ٹن پیداوار کا منصوبہ ہے۔

چین نے بدعنوانی پر اعلیٰ جرنیلوں ژانگ یوکسیا اور لیوژینلی کو برطرف کیا

بیجنگ: چین نے اپنی فوج کے دو انتہائی سینئر عہدیداروں، ژانگ یوکسیا اور لیوژینلی کو کمیونسٹ پارٹی اور مسلح افواج سے برطرف کر دیا ہے۔ حکام نے ان پر بے وفائی، بدعنوانی اور نظم وضبط کی دیگر سنگین خلاف ورزیوں کے الزامات عائد کیے ہیں۔ ژانگ نے صدر شی جن پنگ کی قیادت میں چین کے اعلیٰ ترین عسکری کمانڈ کے ادارے سینٹرل ملٹری کمیشن کے نائب چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دیں اور انہیں فوج میں شی کے قریبی ترین ساتھیوں میں سے ایک سمجھا جاتا تھا۔ لیو بھی سینٹرل ملٹری کمیشن کے رکن تھے اور اس کے جوائنٹ اسٹاف ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ تھے۔ ان دونوں افراد کے خلاف تحقیقات کا اعلان جنوری میں کیا گیا تھا۔ بعد ازاں اگست کے اواخر میں انہیں ریاستی سینٹرل ملٹری کمیشن سے ہٹادیا گیا تھا۔ ژانگ اور لیو کے خلاف یہ کارروائی شی جن پنگ کی جانب سے بدعنوانی اور نظم وضبط کے خلاف چلائی جانے والی وسیع مہم کے دوران عمل میں آئی ہے، جس کا آغاز 2012 میں ان کے اقتدار سنبھالنے کے بعد ہوا تھا۔ اس مہم نے چین کے وسیع سیاسی اور انتظامی نظام کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے، جس کے تحت لاکھوں عہدیداروں کی تحقیقات کی گئیں اور پارٹی، حکومت اور فوج میں موجود متعدد اعلیٰ شخصیات کو عہدوں سے ہٹایا گیا۔ حالیہ برسوں میں پیپلز لبریشن آرمی اس مہم کا ایک نمایاں مرکز بن گئی ہے۔ تحقیقات اور برطرفیوں کے سلسلے کے نتیجے میں، کبھی سات ارکان پر مشتمل رہنے والے سینٹرل ملٹری کمیشن کے فعال ارکان کی تعداد کم ہوکر صرف دو رہ گئی ہے، جن میں شی بھی شامل ہیں جو اس کے چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

عمران خان کے خاندان اور پی ٹی آئی کارکنوں کی گرفتاریاں حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہیں: ایمنسٹی انٹرنیشنل

اسلام آباد: ایمنسٹی انٹرنیشنل نے سابق وزیراعظم عمران خان کی تین بہنوں اور پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں کی حراست پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے اسے آزادی، اظہار رائے، انجمن سازی اور پرامن اجتماع کے حقوق کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔ عمران خان کی بہنوں علیمہ خان، ڈاکٹر عظمیٰ خان اور نورین نیازی کو پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس کے تحت 30 روز کے لیے حراست میں لیا گیا ہے۔ یہ کارروائیاں پی ٹی آئی کے 27 ستمبر کو ملک گیر احتجاج اور اسلام آباد مارچ سے قبل کی گئی ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے جنوبی ایشیا کے نائب علاقائی ڈائریکٹر بابورام پنت نے کہا کہ عمران خان کے خاندان اور سیاسی کارکنوں کو نشانہ بنانا پاکستان میں موجودہ پابندیوں کی شدت کو ظاہر کرتا ہے۔ تنظیم نے قبل از وقت گرفتاریوں پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ کسی احتجاج کو شروع ہونے سے پہلے ہی پُرتشدد قرار نہیں دیا جاسکتا۔ دوسری جانب لاہور انتظامیہ کے احکامات میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ عمران خان کی بہنوں کی سرگرمیاں امن عامہ اور عوامی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں اور وہ کارکنوں کو احتجاج کے لیے متحرک کر رہی تھیں۔ ان حراستی احکامات کو لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج بھی کیا گیا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستانی حکام سے عمران خان کے زیرِ حراست رشتہ داروں اور پی ٹی آئی کارکنوں کو فوری رہا کرنے اور پرامن اجتماع کے حق کا احترام کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

۱۴ر ارب ڈالر کا تائیوان اسلحہ پیکیج، ٹرمپ شی ملاقات سے قبل اہم تنازع بن گیا

واشنگٹن: امریکہ کی جانب سے تائیوان کو مجوزہ 14 ارب ڈالر کے ہتھیاروں کی فروخت صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کی 24 ستمبر کو واشنگٹن میں ہونے والی ملاقات سے قبل دونوں ممالک کے درمیان ایک اہم اختلافی مسئلہ بن گئی ہے۔ مجوزہ پیکیج میں میزائل، اینٹی ڈرون ہتھیار اور فضائی دفاعی نظام شامل ہیں۔ ٹرمپ انتظامیہ نے اس پیکیج کی منظوری مؤخر کر رکھی ہے، جبکہ ٹرمپ اس معاملے کو چین کے ساتھ مذاکرات میں ممکنہ "بارگیننگ چپ" قرار دے چکے ہیں۔ چین تائیوان کو اپنا حصہ قرار دیتا ہے اور امریکی اسلحہ فروخت کی مسلسل مخالفت کرتا رہا ہے۔ دوسری جانب خود مختار طور پر حکومت کرنے والا تائیوان اپنی دفاعی صلاحیت مضبوط کرنے کے لیے امریکی ہتھیاروں کو اہم سمجھتا ہے۔ امریکی اتحادیوں میں بھی یہ تشویش پائی جاتی ہے کہ واشنگٹن بیجنگ کے ساتھ کسی اقتصادی یا تجارتی سمجھوتے کے بدلے تائیوان کے معاملے پر اپنا مؤقف نرم کرسکتا ہے۔ تائیوان نے حالیہ دنوں میں میزائلوں اور حملہ آور ڈرونز پر مشتمل مشترکہ فوجی مشقیں بھی کی ہیں، جنہیں اس کی دفاعی جدید کاری کا حصہ قرار دیا گیا۔ اسی دوران امریکی دفاعی کمپنی اینڈوریل نے کہا ہے کہ 14 ارب ڈالر کے پیکیج میں تاخیر اس کے تائیوان سے متعلق کاروبار اور دفاعی تعاون کو متاثر کر رہی ہے۔

پکتیکا اور کنڑ پر پاکستان کے حملوں کا جواب دیں گے: طالبان

کابل: افغانستان کی اسلامی امارت نے پکتیکا اور کنڑ کے صوبوں پر پاکستان کے حملوں پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ اس کا مناسب جواب دے گی۔ اسلامی امارت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ پاکستان کے عسکری اداروں نے پاکستان کے اندر سکیورٹی کی ناکامیوں سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش میں ایک بار پھر افغان شہریوں کو نشانہ بنایا ہے۔ افغانستان کی اسلامی امارت کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ ہم اس جارحیت اور ناانصافی کی مذمت کرتے ہیں اور اسے جرائم کا اعادہ سمجھتے ہیں۔ پاکستان کے عسکری اداروں نے اپنے ملک کے اندر سکیورٹی کی ناکامیوں سے توجہ ہٹانے کی کوشش میں ایک بار پھر ایسا اقدام کیا ہے۔ افغان اس جارحیت کا مناسب جواب دیں گے۔ دریں اثنا، سابق صدر حامد کرزئی نے بھی کنڑ اور پکتیکا صوبوں کے کچھ حصوں پر پاکستان کے فضائی حملوں کی شدید مذمت کی اور انہیں افغانستان کی خودمختاری کی خلاف ورزی قرار دیا۔ کرزئی نے کہا کہ پاکستان کو درپیش موجودہ سکیورٹی چیلنجز افغانستان کے حوالے سے ملک کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہیں اور انہوں نے پاکستانی حکام پر زور دیا کہ وہ اپنی پالیسیوں پر نظرثانی کریں۔ سابق صدر حامد کرزئی کے ایکس اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ میں کہا گیا کہ سابق صدر پاکستان کے موجودہ سکیورٹی مسائل کو افغانستان کے حوالے سے اس ملک کی غلط پالیسیوں کا نتیجہ سمجھتے ہیں اور انہوں نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی پالیسیوں پر نظرثانی کرے اور افغانستان کے ساتھ اچھے ہمسایہ تعلقات، خوشگوار روابط اور مہذبانہ رویے کی راہ اپنائے۔ افغانستان میں اقوام متحدہ کے امدادی مشن (یوناما) نے بھی تصدیق کی کہ پیر کی صبح پاکستانی فضائی حملوں سے تین شہری متاثر ہوئے اور شہریوں کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا۔ یوناما نے ایک بیان میں کہا کہ سن 2026 میں اب تک، یوناما نے سرحد پار مسلح تشدد کے نتیجے میں افغانستان میں 1,100 سے زائد شہریوں کی ہلاکتوں اور زخمی ہونے کے واقعات دستاویزی شکل میں ریکارڈ کیے ہیں۔ ہم شہریوں کے جانی نقصان کو روکنے کے لیے بین الاقوامی انسانی قانون کے احترام کے اپنے مطالبے کا اعادہ کرتے ہیں۔ تاہم، پاکستان کی وزارت اطلاعات نے اس بات کی تصدیق کرتے ہوئے کہ پاکستان نے پیر کی صبح پکتیکا اور کنڑ صوبوں کے کچھ حصوں پر حملے کیے، دعویٰ کیا کہ ان حملوں سے کوئی اضافی جانی یا مالی نقصان ہوا اور جنہیں اس نے دہشت گرد قرار دیا، انہیں ہی نشانہ بنایا گیا۔ مصدقہ اعداد وشمار کے مطابق، پاکستانی افواج کے حالیہ فضائی حملوں میں تین افراد ہلاک اور چار دیگر زخمی ہوئے۔

چین دنیا بھر میں صحافت کو اپنے

بیانیے کے مطابق ڈھالنے کی مہم چلا رہا ہے، نئی رپورٹ میں دعویٰ

پیرس: ایک نئی بین الاقوامی رپورٹ میں الزام عائد کیا گیا ہے کہ چین دنیا بھر کے اطلاعاتی نظام پر اثرانداز ہونے اور آزاد صحافت کی جگہ ریاستی بیانیے پر مبنی میڈیا ماڈل کو فروغ دینے کے لیے وسیع پیمانے پر کام کر رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ سرگرمیاں ایشیا، یورپ، افریقہ، امریکا اور بحرالکاہل سمیت پانچ براعظموں تک پھیلی ہوئی ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2013 میں شی جن پنگ کے اقتدار میں آنے کے بعد چین نے بیرون ملک اپنے سرکاری میڈیا نیٹ ورک کو تیزی سے وسعت دی۔ اس مقصد کے لیے غیر ملکی میڈیا اداروں کے ساتھ مواد کے تبادلے کے معاہدے، مالی معاونت، اشتہارات، صحافیوں کے لیے مکمل اخراجات پر چین کے دورے اور تربیتی پروگرام استعمال کیے جا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق چینی سرکاری ذرائع ابلاغ، جن میں سی جی ٹی این اور شنہوا شامل ہیں، تقریباً 160 ممالک میں سرگرم ہیں۔ یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ بعض ممالک میں مقامی میڈیا اور چینی تارکین وطن سے منسلک ذرائع ابلاغ کو بیجنگ کے موقف کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں دس اہم طریقوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن میں غیر ملکی اداروں کے ساتھ مواد کی شراکت، مقامی زبانوں میں چینی سرکاری میڈیا کی توسیع، سفارت خانوں کے ذریعے میڈیا پر مبینہ دباؤ، صحافیوں کے تربیتی پروگرام، غیر ملکی انفلوئنسرز کے لیے اسپانسرڈ دورے، میڈیا سرمایہ کاری اور سوشل میڈیا اشتہارات شامل ہیں۔ رپورٹ میں صحافیوں کو ہراساں کرنے اور بیرون ملک مقیم چینی، ہانگ کانگ اور ایغور صحافیوں پر مبینہ دباؤ کا معاملہ بھی اٹھایا گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین میں اس وقت 120 صحافتی کارکن زیرِ حراست ہیں۔ چین 2026 کے عالمی پریس فریڈم انڈیکس میں 180 ممالک اور خطوں میں 178 ویں نمبر پر ہے۔ رپورٹ میں جمہوری ممالک سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے اطلاعاتی نظام کو بیرونی اثراندازی سے محفوظ بنائیں، آزاد اور جلاوطن صحافیوں کی مدد کریں اور قابل اعتماد صحافت کو مضبوط کریں۔ چین ماضی میں اپنی میڈیا پالیسیوں اور بیرونی روابط کو جائز بین الاقوامی تعاون اور اپنے نقطۂ نظر کو دنیا تک پہنچانے کی کوشش قرار دیتا رہا ہے، جبکہ اس رپورٹ میں انہیں عالمی صحافت پر اثرانداز ہونے کی منظم حکمت عملی کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

ایران اور پاکستان سے ۶ر لاکھ ۳۵ر ہزار سے زائد افغان مہاجرین کی جبری واپسی

موجودہ شمسی سال 1405 کے آغاز سے اب تک 6 لاکھ 35 ہزار سے زائد افغان مہاجرین کو ایران اور پاکستان سے جبری طور پر واپس بھیجا جاچکا ہے

کابل/اسلام آباد: موجودہ شمسی سال 1405 کے آغاز سے اب تک 6 لاکھ 35 ہزار سے زائد افغان مہاجرین کو ایران اور پاکستان سے جبری طور پر واپس بھیجا جاچکا ہے؛ یہ تعداد ان دونوں ممالک میں افغان مہاجرین پر مسلسل دباؤ کی عکاسی کرتی ہے۔ واپس بھیجے جانے والے کچھ افراد کا کہنا ہے کہ انہیں اپنا سامان اکٹھا کرنے کے لیے مناسب وقت نہیں دیا گیا اور افغانستان واپسی کے بعد بنیادی ضروریات کی تکمیل ان کے لیے ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ واپس بھیجے جانے والے ایک مہاجر، ذاکر نے کہا کہ وہ ہمیں وہاں رہنے نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے ہمارے گھر مسمار کرنے کی دھمکیاں بھی دیں۔' بیرون ملک برسوں گزارنے کے بعد افغانستان واپس آنے والے خاندانوں کے لیے زندگی کا دوبارہ آغاز کرنا آسان نہیں ہے۔ ہجرت کے امور کے ماہرین کا کہنا ہے کہ روزگار، رہائش اور بنیادی سہولیات تک رسائی ان کی اہم ترین ضروریات میں شامل ہیں۔ مہاجرین کے حقوق کے کارکن، محمد خان طالبی محمد زئی نے کہا کہ مناسب منصوبہ بندی کے بغیر افغان مہاجرین کی بڑے پیمانے پر واپسی سے افغانستان کی لیبر مارکیٹ، رہائش اور عوامی خدمات پر اضافی بوجھ پڑتا ہے۔ افغان حکومت کو چاہیے کہ وہ واپس آنے والوں کی رجسٹریشن، آبادکاری، روزگار اور معاشرے میں دوبارہ انضمام کے لیے متعلقہ اداروں کے درمیان فوری طور پر ایک مشترکہ طریقہ کار وضع کرے۔ کابل میں کچھ رہائشی میزبان ممالک سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ وہ افغان مہاجرین کے ساتھ مناسب رویہ اختیار کریں اور ان کی واپسی کا عمل اس طرح انجام دیں جس میں ان کے حقوق اور انسانی وقار کا احترام کیا جائے۔ کابل کے رہائشی محمد حلیم نے کہا،' پاکستان سے ہماری درخواست ہے کہ افغانستان کی موجودہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے مہاجرین کو منظم طریقے سے واپس بھیجا جائے۔ کابل کے رہائشی الہام نے کہا،'ہم ایران اور پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ افغان مہاجرین کی واپسی کا عمل موسمِ سرما کے اختتام تک ملتوی کر دیں۔ دریں اثنا، اسلامی امارت کا کہنا ہے کہ ملک کی سرحدی گزرگاہوں پر واپس بھیجے جانے والے افراد کی معاونت کے لیے ایک مخصوص طریقہ کار وضع کیا گیا ہے۔ افغانستان کی اسلامی امارت کے نائب ترجمان، حمداللہ فطرت نے کہا 'موجودہ شمسی سال کے آغاز سے اب تک تقریباً 94 ہزار خاندانوں کو ایران اور پاکستان سے جبری طور پر افغانستان واپس بھیجا جاچکا ہے۔ جیسے جیسے پڑوسی ممالک سے افغانوں کی واپسی کا عمل جاری ہے، واپس آنے والے لاکھوں افراد کے لیے رہائش اور روزگار کے مواقع فراہم کرنا افغان حکومت کو درپیش چیلنجوں میں شامل ہے۔

قلات کے مکینوں کو ۲۸ر ستمبر تک انخلاء کی دھمکی

بلوچستان: قلات ضلعی انتظامیہ نے عسکری حکام کی ہدایت پر پارود، شور اور گزگ کے علاقوں میں مقیم لوگوں کو 28 ستمبر 2026 تک نقل مکانی کی ہدایت کردی ہے۔ اس حوالے سے اسسٹنٹ کمشنر قلات اور خالق آباد کی جانب سے جاری نوٹس میں کہا گیا ہے کہ امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر مذکورہ علاقوں کے مکین مقررہ تاریخ تک انخلاء مکمل کریں۔ نوٹس میں تمام متعلقہ افراد سے ضلعی انتظامیہ کے احکامات پر عملدرآمد کرنے اور اپنی حفاظت کو یقینی بنانے کی اپیل کی گئی ہے۔ متعلقہ انتظامی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بھی نوٹس سے آگاہ کردیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ستمبر کے آغاز میں وزیراعلیٰ بلوچستان نے بھی شور، پارود کے پہاڑی علاقے سے تقریباً ایک ہزار افراد کی منتقلی سے متعلق بات کی تھی۔

بنگلہ دیش میں بچوں کی سلامتی پر بڑھتی تشویش

ہزاروں لاپتہ اور تشدد کے واقعات میں اضافہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں بچوں کے خلاف تشدد، قتل اور گمشدگی کے بڑھتے واقعات نے والدین میں شدید خوف پیدا کر دیا ہے۔ بہت سے خاندانوں کے لیے بچوں کا اسکول یا گھر سے باہر جانا روزانہ کی پریشانی میں تبدیل ہو چکا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب حالیہ اعداد وشمار بچوں کی سلامتی کے حوالے سے تشویشناک تصویر پیش کر رہے ہیں۔ پولیس ہیڈکوارٹرز کے اعداد وشمار کے مطابق جنوری سے جولائی کے دوران 17 سال تک کی عمر کے 15,717 بچوں کی گمشدگی کی اطلاعات موصول ہوئیں۔ ان میں سے 13,679 بچوں کو بازیاب کرلیا گیا یا وہ واپس گھر پہنچ گئے، تاہم 2,038 بچے بدستور لاپتہ بتائے گئے، جو مجموعی تعداد کا تقریباً 13 فیصد بنتا ہے۔ بچوں کے خلاف تشدد کے اعداد وشمار بھی تشویشناک ہیں۔ انسانی حقوق کی ایک تنظیم کی ماہانہ نگرانی کے مطابق اگست میں 282 بچے تشدد اور بدسلوکی کا شکار ہوئے، جن میں 77 کی موت ہوئی۔ جولائی میں بچوں کی اموات کی تعداد 34 بتائی گئی تھی۔ حالیہ واقعات میں کومیلا کے 13 سالہ اشیات شہریار اور پرتیم کا معاملہ بھی شامل ہے، جو 18 ستمبر کو دوستوں کے ساتھ تصاویر لینے کے لیے گھر سے نکلا تھا لیکن واپس نہیں آیا۔ تقریباً 24 گھنٹے بعد اس کی لاش یونیورسٹی کے قریب پہاڑی علاقے سے برآمد ہوئی۔ جمال پور میں سات سالہ بچی اسکول جانے کے بعد لاپتہ ہوئی اور دو روز بعد اس کی لاش ایک مکان کے فرش کے نیچے سے ملی۔ پولیس کے مطابق بچی کو جنسی زیادتی کے بعد قتل کیا گیا اور دو افراد کو گرفتار کیا گیا۔ پابنا میں بھی دس سالہ لاپتہ بچے کی لاش سات روز بعد برآمد ہوئی۔ بچوں کے تحفظ کے لیے مؤثر نگرانی، شکایات درج کرانے کے محفوظ نظام، بچوں کے لیے موزوں پولیس اور عدالتی طریقہ کار اور اسکولوں و رہائشی اداروں میں زیادہ جوابدہی کی ضرورت پر زور دیا جارہا ہے۔ بڑھتے واقعات نے بنگلہ دیش میں ایک بنیادی سوال کو مزید اہم بنا دیا ہے: والدین اپنے بچوں کو گھر سے باہر بھیجتے وقت خود کو محفوظ کب محسوس کرسکیں گے؟۔ بنگلہ دیش میں بچوں کی سلامتی اور تحفظ کے حوالے سے حالیہ مہینوں میں تشویشناک صورتحال پیدا ہوگئی ہے، جہاں تشدد، گمشدگیوں اور صحت کے سنگین بحرانوں نے بچوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور بین الاقوامی اداروں کی رپورٹس کے مطابق، سال 2026 میں بچوں کے خلاف جرائم اور جان لیوا بیماریوں کے پھیلاؤ میں بے پناہ اضافہ دیکھا گیا ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ایس آئی آر کی چھلنی میں جمہوری حق رائے دہی!

اگر انتخابی فہرست میں جعلی نام ہیں تو انہیں ختم کیا جائے۔ اگر ایک ہی شخص کے متعدد اندراجات ہیں تو انہیں درست کیا جائے۔ اگر فوت شدہ افراد کے نام باقی ہیں تو انہیں قانونی طریقے سے حذف کیا جائے۔ اگر کوئی غیر اہل شخص انتخابی فہرست میں موجود ہے تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ ضمانت بھی لازم ہے کہ ایک حقیقی، اہل اور زندہ شہری صرف اس لیے اپنے جمہوری حق سے محروم نہ ہو جائے کہ اس کے نام کا ہجّہ کسی پرانے ریکارڈ سے مختلف ہے یا اس کا موجودہ ریکارڈ 2002 کی فہرست سے براہِ راست مربوط نہیں ہو پا رہا۔ یہاں الیکشن کمیشن کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ ایک طرف اسے انتخابی فہرست کو ہر قسم کے جعلی اور غیر معتبر اندراج سے پاک کرنا ہے، دوسری طرف اہل ووٹر کے نام کو ہر ممکن قانونی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ان دونوں مقاصد میں سے کسی ایک کو نظر انداز کر کے دوسرے کو کامیاب قرار نہیں دیا جا سکتا۔

افتخار احمد قادری

ملک کی معروف سیاسی وسماجی شخصیات بھی اب اسپیشل انٹینسیو ریویژن یعنی SIR کی گرفت میں آتی دکھائی دے رہی ہیں۔ دہلی میں جاری انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرِ ثانی کے دوران سابق نائب وزیر اعظم لال کرشن اڈوانی، وزیر خارجہ ایس جے شنکر، سابق نائب صدر جگدیپ دھنکڑ، الیکشن کمشنر ایس ایس سندھو، خارجہ سیکریٹری وکرم مسری، دہلی کی وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا، سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال اور متعدد اعلیٰ افسران وسیاسی شخصیات کے نام ان ووٹروں میں سامنے آئے جن کے ریکارڈ میں مبینہ تضادات یا سابقہ انتخابی فہرست سے عدم مطابقت پائی گئی۔ یہ صورتِ حال اس اعتبار سے غیر معمولی ضرور ہے کہ جن شخصیات کے نام برسوں سے سرکاری ریکارڈ، پارلیمانی دستاویزات، حکومتی عہدوں اور عوامی زندگی کے مختلف گوشوں میں محفوظ رہے ہیں، ان کے انتخابی ریکارڈ میں بھی کسی نہ کسی نوعیت کی عدم مطابقت سامنے آ سکتی ہے۔ الیکشن کمیشن کا موقف ہے کہ نوٹس جاری ہونا بذاتِ خود ووٹر کا نام حذف کیے جانے کے مترادف نہیں بلکہ متعلقہ شخص کو اپنے ریکارڈ کی وضاحت اور ضروری دستاویزات پیش کرنے کا موقع دیا جاتا ہے، جس کے بعد قانونی طریقہ کار کے مطابق فیصلہ کیا جاتا ہے۔ لیکن جب انتہائی معروف، بااثر اور سرکاری نظام تک آسان رسائی رکھنے والی شخصیات بھی انتخابی ریکارڈ کی اس پیچیدہ چھان بین میں نشان زد ہو سکتی ہیں تو ملک کے کروڑوں عام شہریوں پر اس عمل کا نفسیاتی، انتظامی اور عملی بوجھ کس قدر شدید ہوگا؟ ایک مرکزی وزیر، سابق نائب وزیر اعظم، اعلیٰ افسر یا معروف سیاسی رہنما اپنے ریکارڈ کی تصدیق کے لیے متعلقہ دفتر، وکیل، دستاویزات اور سرکاری ذرائع تک پہنچ سکتا ہے مگر وہ غریب مزدور کیا کرے گا جو صبح سے شام تک دو وقت کی روٹی کے لیے محنت کرتا ہے؟ وہ بوڑھی عورت کیا کرے گی جس کے پاس کئی دہائیاں پرانے کاغذات محفوظ نہیں؟ وہ کرائے دار کیا کرے گا جو روزگار کے تعاقب میں ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل ہوتا رہا ہے؟ وہ غریب خاندان کیا کرے گا جس کے پاس سرکاری دستاویزات میں نام کے ہجے تک مختلف درج ہیں؟ یہیں سے SIR کا اصل امتحان شروع ہوتا ہے۔ انتخابی فہرستوں کو درست رکھنا بلاشبہ جمہوری نظام کی بنیادی ضرورت ہے۔ جعلی ووٹروں، فوت شدہ افراد کے نام، دوہرے اندراجات، ناقص معلومات اور غیر معتبر ریکارڈ کی اصلاح ضروری ہے۔ کوئی بھی سنجیدہ جمہوری معاشرہ ایسی انتخابی فہرست کا متحمل نہیں ہو سکتا جس میں حقیقی ووٹر کے ساتھ جعلی اندراج بھی موجود ہو لیکن انتخابی فہرست کی تطہیر اور اہل ووٹر کی آزمائش میں ایک بنیادی فرق ہے۔ نظام کی خرابی دور کرنے کے نام پر اگر اہل شہری ہی مسلسل ثبوت فراہم کرنے، دفاتر کے چکر لگانے اور اپنی شہریت وشناخت کی وضاحت کرنے پر مجبور ہو جائے تو سوال محض انتظامی نہیں رہتا بلکہ جمہوری حقوق کی حفاظت سے وابستہ ہو جاتا ہے۔

دہلی کے موجودہ معاملے میں تقریباً 13.33 لاکھ ووٹروں کو نوٹس جاری کیے جانے کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق ان میں تقریباً 33.19 لاکھ معاملات "logical discrepancies" جبکہ تقریباً 79.13 لاکھ "no mapping" کے زمرے میں رکھے گئے ہیں۔ بیشتر معاملات میں موجودہ تفصیلات کا 2002 کی سابقہ SIR فہرست سے میل نہ کھانا بھی ایک اہم سبب بتایا گیا ہے۔ غور کرنے کا مقام ہے کہ 2002 کی فہرست آخر کس نے تیار کی تھی؟ اسے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری کس ادارے کی تھی؟ اگر کسی شہری کے نام کے ہجے اس وقت غلط درج ہو گئے تھے، اگر والد یا والدہ کے نام میں معمولی فرق آ گیا تھا، اگر مکان کا پتہ

تبدیل ہو گیا تھا، اگر خاندان نقل مکانی کر گیا تھا یا سابقہ ریکارڈ میں کسی تکنیکی سبب سے نام کا درست ربط قائم نہ ہو سکا تو کیا ہر غلطی کا خمیازہ آج وہی شہری بھگتے جس نے یہ سرکاری ریکارڈ تیار ہی نہیں کیا تھا؟ سرکاری نظام جب کسی شہری کا ریکارڈ تیار کرتا ہے تو شہری سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ کئی دہائیوں بعد اسی ریکارڈ کے ہر حرف، ہر ہجے، ہر عدد اور ہر اندراج کی ذمہ داری بھی اپنے سر لے۔ اگر ریکارڈ میں غلطی ہوئی ہے تو اصلاح ہونی چاہیے لیکن اصلاح کا بوجھ اس شخص پر ڈالنا جس نے ریکارڈ تیار نہیں کیا، انتظامی سہولت تو ہو سکتی ہے، انصاف کا معیار نہیں۔ جمہوریت صرف انتخابات منعقد کرانے کا نام نہیں۔ جمہوریت کا حقیقی جوہر اس مساوات میں پوشیدہ ہے کہ ایک وزیر کا ووٹ اور ایک مزدور کا ووٹ قانونی اعتبار سے یکساں وزن رکھتا ہے۔ ایک ارب پتی تاجر اور ایک معمولی دستکار، ایک سابق وزیر اعظم اور ایک دیہاڑی دار، ایک اعلیٰ افسر اور ایک رکشہ چلانے والا، سب بیلٹ یا ووٹنگ مشین کے سامنے برابر شہری ہوتے ہیں۔ عہدہ ختم ہو جاتا ہے، دولت ختم ہو جاتی ہے، اقتدار بدل جاتا ہے، شہرت ماند پڑ جاتی ہے، لیکن حق رائے دہی کی آئینی اہمیت باقی رہتی ہے۔ اسی لیے SIR کا معیار بھی طبقاتی نہیں بلکہ یکساں ہونا چاہیے۔

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے بھی VIP یا "Marked Electors" جیسی اصطلاح کے استعمال پر سوال اٹھاتے ہوئے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ کیا ووٹروں کو بااثر اور عام طبقات میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ان کے تبصرے سیاسی تناظر رکھتے ہیں اور انہیں اسی حیثیت سے دیکھا جانا چاہیے، تاہم اس بحث کے پیچھے ایک بنیادی جمہوری اصول موجود ہے کہ ووٹ کی اہمیت ووٹر کے منصب یا شہرت سے متعین نہیں ہوتی۔ اگر الیکشن کمیشن کا مقصد واقعی انتخابی فہرست کو زیادہ مستند، شفاف اور درست بنانا ہے تو پھر سب سے زیادہ توجہ اس امر پر ہونی چاہیے کہ کسی اہل شہری کا نام محض تکنیکی یا دستاویزی پیچیدگی کے باعث متاثر نہ ہو۔ نوٹس جاری کرنا ایک انتظامی مرحلہ ہو سکتا ہے لیکن کسی شہری کے لیے اس نوٹس کا جواب دینا، مقررہ وقت میں دستاویزات جمع کرنا، ساعت میں حاضر ہونا اور اپنے حق کا دفاع کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ ایک سرکاری دفتر تک پہنچنے کے لیے بھی غریب شہری کو مزدوری چھوڑنی پڑ سکتی ہے۔ سفر کے اخراجات الگ، کاغذات کی نقول الگ، معلومات حاصل کرنے کی دشواری الگ اور اگر زبان یا قانونی اصطلاحات سمجھ میں نہ آئیں تو مزید پریشانی الگ۔ ایک شہری جس کے پاس محدود وسائل ہوں، اس کے لیے انتخابی فہرست میں نام برقرار رکھنے کی جنگ بھی ایک غیر معمولی انتظامی آزمائش بن سکتی ہے۔ اسی لیے انتخابی اصلاح کا فلسفہ یہ ہونا چاہیے کہ نظام شہری کے لیے آسان بنایا جائے، شہری کو نظام کے سامنے بے بس نہ کیا جائے۔ یہ بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ SIR کے معاملے میں نوٹس ملنا خود بخود نام حذف ہونے کا اعلان نہیں ہے۔ انتخابی حکام نے واضح کیا ہے کہ متعلقہ ووٹر کو تصدیق اور ساعت کا موقع دیا جاتا ہے اور دستاویزات کی جانچ کے بعد ہی حتمی کارروائی ہوتی ہے۔ بعض معروف شخصیات کے معاملات میں تصدیق کے بعد ریکارڈ درست قرار دیے جانے کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ مثال کے طور پر الیکشن کمشنر ایس ایس سندھو کے معاملے میں نام کے عدم مطابقت والے مسئلے کی تصدیق کے بعد ان کا نام حتمی فہرست میں شامل کیے جانے کی بات سامنے آئی ہے، جبکہ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کے معاملے میں بھی مطلوبہ دستاویزات کی تصدیق کے بعد مسئلہ حل ہونے کی اطلاع دی گئی۔ یہ پہلو اہم ہے کیونکہ محض نوٹس کو حتمی اخراج سمجھ لینا بھی درست نہیں ہوگا۔ مگر اس وضاحت کے باوجود طریقہ کار پر سوال اٹھانا اس لیے جائز ہے کہ ایک ایسا نظام جس میں لاکھوں افراد کے ریکارڈ کی جانچ ہو رہی ہو، وہاں غلطی کے امکانات، شہری کی رسائی، دستاویزات کی دستیابی، ساعت کے معیار اور اپیل کے مؤثر راستے کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اصل مسئلہ SIR کی ضرورت سے انکار نہیں بلکہ اس کے طریقہ کار کی شفافیت ہے۔ اگر انتخابی فہرست میں جعلی نام ہیں تو انہیں ختم کیا جائے۔ اگر ایک ہی شخص کے متعدد اندراجات ہیں تو انہیں درست کیا جائے۔ اگر فوت شدہ افراد کے نام باقی ہیں تو انہیں قانونی طریقے سے حذف کیا جائے۔ اگر کوئی غیر اہل شخص انتخابی فہرست میں موجود ہے تو قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ ضمانت بھی لازم ہے کہ ایک حقیقی، اہل اور زندہ شہری صرف اس لیے اپنے جمہوری حق سے محروم نہ ہو جائے کہ اس کے نام کا ہجّہ کسی پرانے ریکارڈ سے مختلف ہے یا اس کا موجودہ ریکارڈ 2002 کی فہرست سے براہِ راست مربوط نہیں ہو پا رہا۔ یہاں الیکشن کمیشن کی ذمہ داری دوہری ہو جاتی ہے۔ ایک طرف اسے انتخابی فہرست کو ہر قسم کے جعلی اور غیر معتبر اندراج سے پاک کرنا ہے، دوسری طرف اہل ووٹر کے نام کو ہر ممکن قانونی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ ان دونوں مقاصد میں سے کسی ایک کو نظر انداز کر کے دوسرے کو کامیاب قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جمہوریت میں الیکشن کمیشن محض ایک انتظامی دفتر نہیں بلکہ انتخابی اعتماد کا بنیادی ستون ہے۔ اس کے فیصلوں میں غیر جانب داری کا تاثر ہی کافی نہیں، بلکہ طریقہ کار بھی ایسا ہونا چاہیے جس سے عام شہری کو انصاف ہوتا ہوا دکھائی دے۔ انتخابی اداروں پر عوام کا اعتماد کسی بھی جمہوری نظام کا قیمتی سرمایہ ہے اور اس اعتماد میں معمولی دراڑ بھی وسیع سیاسی وسماجی بے چینی پیدا کر سکتی ہے۔ ایس آئی آر کے موجودہ مرحلے میں سب سے زیادہ توجہ اس امر پر ہونی چاہیے کہ شہریوں کو مناسب وقت، واضح ہدایات، قابل رسائی مراکز، مقامی سطح پر مدد، دستاویزات کے متبادل قابل قبول ذرائع اور مؤثر ساعت کا حق ملے۔ بالخصوص بزرگوں، خواتین، معذور افراد، کم آمدنی والے خاندانوں، کرایہ داروں اور مسلسل نقل مکانی کرنے والے شہریوں کے لیے طریقہ کار کو قابل عمل بنانا ضروری ہے۔ انتخابی فہرست کی صفائی ایک مقدس جمہوری ضرورت ہو سکتی ہے مگر صفائی کے نام پر اگر اہل ووٹر ہی فہرست سے باہر ہونے لگیں تو مقصد اپنی معنویت کھو دیتا ہے۔ فہرست درست ہونی چاہیے، مگر فہرست درست کرنے کا طریقہ بھی درست ہونا چاہیے۔ ریکارڈ شفاف ہونا چاہیے مگر اس شفافیت کا خمیازہ بے قصور شہری کو نہیں بھگتنا چاہیے۔ جعلی اندراجات کا خاتمہ ہونا چاہیے مگر حقیقی ووٹر کو اپنے وجود، شناخت اور حق رائے دہی کے ثبوت کے لیے غیر ضروری اذیت سے نہیں گزارا جانا چاہیے۔ معروف شخصیات کو SIR کے نوٹس ملنا ایک پہلو سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ جانچ کا دائرہ صرف عام شہریوں تک محدود نہیں رکھا گیا لیکن اس عمل کی حقیقی کامیابی کا پیمانہ یہ نہیں کہ کتنے VIP نام نشان زد ہوئے۔ حقیقی امتحان تو یہ ہے کہ ایک عام شہری، جس کے پاس نہ سیاسی اثر و رسوخ ہے، نہ وکیلوں کی فوج، نہ سرکاری دفاتر تک فوری رسائی، وہ بھی اسی اعتماد کے ساتھ کہہ سکے کہ اس کا ووٹ محفوظ ہے، اس کی بات سنی جائے گی اور محض کسی تکنیکی تضاد کی بنیاد پر اسے جمہوری عمل سے بے دخل نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ووٹر فہرست محض ناموں کی ایک سرکاری فہرست نہیں بلکہ کروڑوں شہریوں کے سیاسی وجود کی دستاویز ہے۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲۳ر ستمبر ۲۰۲۶

سسٹم کی خامیاں اور طلباء کے سوالات

کانگریس لیڈر راہول گاندھی نے اندور میں چھاتروں کی گونج پروگرام میں حصہ لیا۔ راجستھان کے کوٹہ سے شروع ہوا یہ سفر اتراکھنڈ پریاگ راج اور پونے کے بعد اندور میں منعقد ہوا۔ جہاں جہاں یہ پروگرام منعقد ہو رہا ہے وہاں وہاں طلباء کے سوالات اٹھائے جا رہے ہیں اور حکومت ان کے جوابات دینے سے گریز کر رہی ہے۔ سوال کرنے پر تنقیدیں ہو رہی ہیں اور راہول گاندھی کے ریمارکس اور ان کی تقاریر کے کچھ حصوں اور اقتباسات کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہوئے نشانہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ چھاتروں کی گونج کے ذریعہ ملک کی ریڑھ کی ہڈی سمجھے جانے والے طلباء اور نوجوانوں کو سوال کرنے کا موقع دیا جا رہا ہے۔ راہول گاندھی کے اس پروگرام نے واقعتاً حکومت کی نیند اڑا دی ہے اور اس کا توڑ تلاش کرنے کی کوشش بھی شروع ہو گئی ہے تاہم تا حال اس کوشش میں کوئی کامیابی ملتی نظر نہیں آئی ہے۔ راہول گاندھی جس طرح سے طلباء کو اپنے ساتھ اسٹیج پر مدعو کرتے ہوئے ان کے مسائل کی سماعت کر رہے ہیں اور انہیں آواز دے رہے ہیں کہ وہ اپنے مسائل کو حکومت تک پہونچائے وہ بات خاص طور پر ملک کے نوجوانوں کو پسند آ رہی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس ملک میں گذشتہ ایک دہے سے زائد عرصہ سے کسی کو بھی سوال پوچھنے کا موقع نہیں دیا گیا تھا۔ جس کسی نے حکومت سے سوال کیا تھا اسے جیلوں کی ہوا کھانے پر مجبور کر دیا گیا۔ مقدمات درج کئے گئے۔ مرکزی تحقیقاتی ایجنسیوں کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا۔ ان کے خلاف سازشیں ہوئیں۔ سیاسی جماعتوں کو ٹوٹ پھوٹ کا شکار کر دیا گیا۔ ان میں انحراف کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ غرض یہ کہ سوال پوچھنے پر ہر طرح سے نشانہ بنایا گیا تھا۔ حکومت کا کام ملک کے نوجوانوں اور طلباء کے سوالات کے جواب دینا ہوتا ہے لیکن حکومت نے الٹا سوال پوچھنے پر کارروائی کرنے کا وطیرہ اختیار کر لیا تھا اور اسی طریقہ سے حکومت چلائی جا رہی ہے۔ میڈیا ٹرائیل کے ذریعہ بھی سوال کرنے والوں کو رسواء کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی گئی۔ ملک کے ماحول میں نوجوان اور طلباء گھٹن محسوس کر رہے تھے۔ ان میں بے چینی اور برہمی پیدا ہونے لگی تھی۔ دہلی کے جنتر منتر پر شروع ہوئے احتجاج نے اس کو عملی شکل دی تھی۔ ایک اہم مسئلہ پر جنتر منتر پر احتجاج ہوا جس نے سارے ملک کی توجہ حاصل کر لی اور بالآخر مرکزی حکومت کو گھٹنے ٹیکتے ہوئے دھرمیندر پردھان کو مستعفی کروانا پڑا تھا۔ اس کے بعد بھی کئی مسائل ہیں اور کئی سوالات ہیں جن پر حکومت کو توجہ دینے اور جواب دینے کی ضرورت تھی تاہم ان سوالات کو کوئی جگہ نہیں مل پا رہی تھی۔ راہول گاندھی نے چھاتروں کی گونج پروگرام شروع کرتے ہوئے طلباء کو یہ پلیٹ فارم فراہم کیا ہے۔ وہ ملک کے کئی شہروں میں اس طرح کے پروگرام منعقد کر رہے ہیں۔ وہ ان کے مسائل کو راست طور پر سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کو عوام کے سامنے اجاگر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور حکومت کی جو ناکامیاں ہیں اور جو اجارہ داری کے ذریعہ کام چلایا جا رہا ہے ان کو بے نقاب کرنے کی مہم چلائے ہوئے ہیں۔ اس مہم کے اثرات دیکھنے میں آ رہے ہیں۔ طلباء اور نوجوان اب اس مہم سے بڑی تعداد میں اور زیادہ جوش وخروش کے ساتھ جڑ رہے ہیں اور اپنے سوالات کو زبان دینے سے گریز نہیں کر رہے ہیں۔ حکومت کو شائد یہی بات پسند نہیں آ رہی ہے کیونکہ وہ سوال کرنے والوں کو پسند نہیں کرتی اور نہ ہی وہ سوالات کے جواب دینے کیلئے خود کو تیار کر پاتی ہے۔ سسٹم پر اجارہ داری کا جو طریقہ کار ہے وہ حکومت ہر گوشے پر مسلط کرنا چاہتی ہے اور وہ نہیں چاہتی کہ کوئی بھی اس کے سامنے سوال کرنے کے قابل ہو جائے۔ تمام رکاوٹوں اور تمام تر سازشوں کے باوجود راہول گاندھی کے یہ پروگرام انتہائی کامیابی سے منعقد کئے جا رہے ہیں اور سارے ملک میں یہ توجہ حاصل کر رہے ہیں۔ حکومت کو اس مہم کو روکنے کی بجائے سوالات کے جواب دینے کی کوشش کرنی ر۔ یہ حقیقت ہے کہ جو نوجوان کسی کو اقتدار پر فائز کر سکتے ہیں وہ کسی کو بھی اقتدار سے بیدخل کرنے کی طاقت بھی رکھتے ہیں۔

روز نامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

دو معروف مصنفین علمائے کرام کی جامعہ غوثیہ نجم العلوم میں آمد

آج بتاریخ 22 ستمبر بروز منگل جامعہ غوثیہ نجم العلوم، مرکزی ادارہ سنی دعوت اسلامی، ممبئی میں دو عظیم مصنفین قلم کاروں کی تشریف آوری ہوئی۔ ان کی آمد جامعہ کے اساتذہ وطلبہ کے لئے نہایت مسرت بخش اور حوصلہ افزا ثابت ہوئی۔ اس مبارک موقع پر ایک مختصر تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کا آغاز تلاوتِ کلام اللہ سے ہوا۔ بعد ازاں جامعہ کے ایک طالب علم نے حضور مفتی اعظم ہند کا مشہور کلام "بہار جاں فراتم ہو نسیم گلستاں تم ہو" پیش کر کے سامعین کو محبت رسول ﷺ کے جذبات سے سرشار کر دیا۔ اس کے بعد مشہور قلم کار مولانا محمد ظفر الدین برکاتی مدیر اعلیٰ ماہنامہ کنز الایمان، دہلی نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہیں چند اہم علمی اور قلمی امور کی طرف متوجہ کیا۔ بالخصوص تحریر وقلم کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ مضمون نگاری کے اپنے اصول وضوابط ہیں، یہ مسلم ہے لیکن میرا تجربہ ہے کہ جب انسان پر کسی کام کی ذمے داری عائد ہوتی ہے تو وہ اس کی ادائیگی کی بھرپور کوشش بھی کرتا ہے، جس کے نتیجے میں رفتہ رفتہ وہ کام اس کے لئے آسان ہو جاتا ہے اور اس میں مہارت پیدا ہو جاتی ہے۔ تجربے کی بات یہ ہے کہ ایک ذمے دار کی منصبی ذمے داریاں ہی اسے ایک مفکر ومدبر اور مؤثر قلم کار بنا تی ہیں۔ آپ نے مزید بتایا کہ مضمون نگاری کے لئے کثرتِ مطالعہ اور اچھے مصنفین کی تحریروں کا مطالعہ انتہائی ناگزیر ہے۔ لہٰذا طلبہ کو چاہیے کہ درسی کتب کے علاوہ روزانہ غیر درسی کتابوں کا بھی مطالعہ کریں تاکہ ان کے علم میں وسعت اور تحریری صلاحیت میں پختگی پیدا ہو۔ اس کے بعد مفتی محمد مجاہد حسین حبیبی، کولکاتا نے طلبہ کو اخلاص وللّٰہیت، صبر واستقامت اور محنت کے ساتھ حصولِ علم میں مصروف رہنے کی تلقین کی۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ دور میں طلبہ کے لیے تعلیم حاصل کرنے کی بہت سی سہولتیں میسر ہیں، جب کہ ہمارے زمانے میں حالات اس قدر سازگار نہیں تھے؛ اس کے باوجود ہم نے محنت اور جدوجہد کے ذریعے تعلیم حاصل کی۔ آج اسی دور کی محنت کا نتیجہ ہے کہ ہم آپ کے سامنے خطاب کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ مفتی مجاہد حسین حبیبی خود بھی ایک تجربہ کار صاحبِ قلم مصنف ہیں۔ ان کے نوکِ قلم سے اب تک سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں منظرِ عام پر آ چکی ہیں۔ مفتی صاحب نے طلبہ کو امیر سنی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ شاکر نوری مدظلہ العالی کی حیات وخدمات کو اپنے لئے مشعل راہ بنانے کی تلقین بھی فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ امیر سنی دعوتِ اسلامی کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی تاثیر عطا فرمائی ہے۔ آپ نے کولکاتا کے ایک پروگرام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت کا خطاب اس قدر مؤثر تھا کہ علما وعوام کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور بہت سے لوگوں نے روتے ہوئے اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اس موقع پر جامعہ کے تمام اساتذہ بھی موجود تھے۔ مولانا محمد یحییٰ بھونڈی بھی تقریب میں موجود تھے، آخر میں اساتذۂ جامعہ نے اپنے معزز مہمانوں کی تشریف آوری اور طلبہ کی حوصلہ افزائی پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

محبت اور دولت

محبت ایک ایسا جذبہ ہے جو انسان کو خوشی سے سرشار کر دیتی ہے اور امنگ وحوصلہ پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ دولت پر محبت کو ترجیح دیتے ہیں وہ پرسکون اور مطمئن رہتے ہیں اور جو لوگ محبت کو دولت پر ترجیح دیتے ہیں وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ محبت سب سے قیمتی چیز ہے، دولت کا پرستار انسان ہر حال میں رسوا ہو جاتا ہے۔ محبت کو دولت سے نہیں خریدی جا سکتی، یہ وہ جذبہ ہے جس کے سامنے پوری کائنات بھی پھیکی ہے۔ محبت نام ہے اپنائیت اور احساس کا۔ جس میں محبت نہیں وہ درندہ ہی ہے۔ جب محبت کسی بھی گھر میں اپنے پاؤں جما لیتی ہے تو کامیابی اور دولت اس گھر میں خود بخود داخل ہو جاتی ہے۔ انسان جب دولت یا کامیابی حاصل کرنے کو اپنا نصب العین بنا لیتا ہے تو وہ اکیلا رہ جاتا ہے لیکن محبت وہ مقدس جذبہ ہے کہ اگر یہ گھر والوں کے درمیان در حقیقت پنپنے لگ جائے تو دنیا کی ہر نعمت اور رحمت اس گھر کو اپنی منزل بنا لیتی ہے، وہ گھر خوشیوں، مسرتوں اور رحمتوں کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ انسان کو اپنی ترجیحات سیٹ کرتے ہوئے ایسی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ دولت ہونا بڑی بات نہیں ہے، محبت ہونا بڑی بات ہے۔ دولت آدمی کو مغرور بنا دیتی ہے اور محبت آدمی کو انسان بنا دیتی ہے۔ دولت سے دشمن بنتے ہیں اور محبت سے دوست بنتے ہیں۔ دولت سب کما لیتے ہیں، محبت سب نہیں کما پاتے۔ محبت کو اپنا لو دولت اور کامیابی خود بخود ملے گی۔ جو دولت کو ٹھکرا کر محبت کو اپناتے ہیں وہ اطمینان وسکون سے رہتے ہیں۔

امریکہ یا برطانیہ میں قانون کے سامنے شہری کی مذہبی شناخت الگ سول قانون کا جواز نہیں بنتی۔ وہاں مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی یا یہودی شہری ریاست کے عمومی قوانین کے تحت زندگی گزارتے ہیں۔ کسی شخص کے نکاح، طلاق، وراثت یا دوسرے شہری معاملات میں اس کی مذہبی شناخت کو بنیاد بنا کر الگ قانونی نظام قائم نہیں کیا گیا۔ اسی لیے وہاں کے مشترکہ قانونی نظام کی مثال کو ہندوستان کی UCC بحث کے ساتھ جوڑتے وقت صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ "وہاں ایک قانون ہے تو یہاں بھی ہونا چاہیے"۔ برطانیہ کی مثال ہی کو دیکھ لیجیے۔ وہاں مذہبی تقریب کے ذریعے شادی کی اجازت ہے، لیکن قانونی شادی کے لیے ریاست کے مقرر کردہ قانونی تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں۔ برطانوی حکومت کی سرکاری وضاحت کے مطابق مسجد یا مندر میں ہونے والی مذہبی شادی بھی اسی وقت قانونی شادی تسلیم ہوگی جب وہ برطانوی قانون کی شرائط پوری کرے۔

یوسی سی: جاوید اختر کی دلیل اور حقیقت کا فاصلہ

اشفاق بن اسحاق

جاوید اختر نے ایک مرتبہ پھر یکساں سول کوڈ یعنی UCC کے موضوع پر ایسا سوال اٹھایا ہے جس پر بحث ہونی چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ بھارت میں یکساں سول کوڈ کی مخالفت کرنے والے لوگ اپنے بچوں کو امریکہ، برطانیہ بھیجنا چاہتے ہیں جہاں یونیفارم سول کوڈ نافذ ہے۔ ساتھ ہی ان کے لئے گرین کارڈ بھی چاہتے ہیں۔ وہ امریکہ اور برطانیہ میں یکساں سول کوڈ کو تسلیم کرتے ہیں لیکن بھارت میں نہیں۔ بظاہر یہ سوال بڑا سیدھا اور معقول دکھائی دیتا ہے، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس تقابل میں وہ بنیادی فرق نظر انداز کر دیا گیا ہے جو امریکہ، برطانیہ اور ہندوستان کے سماجی، مذہبی اور قانونی تناظر کے درمیان موجود ہے۔ امریکہ یا برطانیہ میں قانون کے سامنے شہری کی مذہبی شناخت الگ سول قانون کا جواز نہیں بنتی۔ وہاں مسلمان، ہندو، سکھ، عیسائی یا یہودی شہری ریاست کے عمومی قوانین کے تحت زندگی گزارتے ہیں۔ کسی شخص کے نکاح، طلاق، وراثت یا دوسرے شہری معاملات میں اس کی مذہبی شناخت کو بنیاد بنا کر الگ قانونی نظام قائم نہیں کیا گیا۔ اسی لیے وہاں کے مشترکہ قانونی نظام کی مثال کو ہندوستان کی UCC بحث کے ساتھ جوڑتے وقت صرف یہ کہنا کافی نہیں کہ "وہاں ایک قانون ہے تو یہاں بھی ہونا چاہیے"۔ برطانیہ کی مثال ہی کو دیکھ لیجیے۔ وہاں مذہبی تقریب کے ذریعے شادی کی اجازت ہے، لیکن قانونی شادی کے لیے ریاست کے مقرر کردہ قانونی تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں۔ برطانوی حکومت کی سرکاری وضاحت کے مطابق مسجد یا مندر میں ہونے والی مذہبی شادی بھی اسی وقت قانونی شادی تسلیم ہوگی جب وہ برطانوی قانون کی شرائط پوری کرے۔

یعنی وہاں مذہبی رسم اور ریاستی قانون کے دائرے واضح ہیں۔ مذہبی عقیدہ اپنی جگہ، لیکن شہری حقوق اور قانونی حیثیت ریاست کے قانون سے متعین ہوتی ہے۔ اس لیے امریکہ اور برطانیہ کی مثال دیتے ہوئے صرف "ایک قانون" کا حوالہ دینا کافی نہیں؛ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہاں قانون کا اطلاق کس اصول پر ہوتا ہے۔ ہندوستان کا مسئلہ اس سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔ یہاں مختلف مذہبی اور ثقافتی برادریوں کے اپنے شخصی قوانین اور روایات موجود ہیں۔ اس لیے UCC پر اعتراض یا حمایت کا اصل سوال یہ نہیں کہ امریکہ اور برطانیہ میں ایک قانون ہے یا نہیں، بلکہ یہ ہے کہ ہندوستان میں بننے والا قانون کیا ہوگا، اسے کیسے بنایا جائے گا اور اس کا اطلاق کس طرح ہوگا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود جاوید اختر ماضی میں اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ 2023 میں انہوں نے UCC کے اصولی تصور کی حمایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ہندوستان جیسے متنوع ملک میں اس کا نفاذ آسان نہیں ہوگا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ ہندوستان کسی ایسے یورپی ملک جیسا نہیں جہاں مذہب، ثقافت اور روایات نسبتاً یکساں ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ UCC کا مسودہ پہلے

عوام کے سامنے آنا چاہیے، کیونکہ مسودے کے بغیر لوگ صرف اندازے لگا سکتے ہیں اور اسی سے الجھن اور خوف پیدا ہوتا ہے۔

یہی نکتہ ان کے حالیہ سوال کو مزید غور طلب بنا دیتا ہے۔ اگر UCC پر سنجیدہ بحث کرنی ہے تو صرف امریکہ اور برطانیہ کی مثال دینا کافی نہیں۔ یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ مجوزہ ہندوستانی قانون کیا کہتا ہے، اس میں مختلف مذہبی اور ثقافتی برادریوں کے شخصی قوانین کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا ہے اور کیا قانون واقعی تمام شہریوں پر یکساں اصول کے ساتھ لاگو ہوگا۔ یہاں ایک اور سوال بھی پیدا ہوتا ہے۔ اگر جاوید اختر امریکہ اور برطانیہ کی مثال دے کر بھارت میں UCC کی حمایت کا جواز پیش کرتے ہیں تو انہیں یہ بھی واضح کرنا چاہیے کہ وہ ہندوستانی تنوع کو کس طرح اس مجوزہ قانون میں محفوظ دیکھتے ہیں۔ کیا قانون واقعی مذہب سے قطع نظر ہر شہری پر یکساں اصول کے ساتھ لاگو ہوگا؟ کیا قبائلی اور ثقافتی روایات کے لیے مناسب گنجائش ہوگی؟ کیا مذہبی آزادی اور مساواتِ قانون کے درمیان مطلوبہ توازن قائم کیا جائے گا؟ اور سب سے اہم سوال یہ کہ کیا قانون بناتے وقت مختلف طبقات کو اعتماد میں لیا جائے گا؟

یہ سوال اس لیے بھی اہم ہیں کہ UCC محض کوئی معمولی انتظامی قانون نہیں بلکہ کروڑوں ہندوستانیوں کی خاندانی زندگی، شادی، طلاق، وراثت اور دیگر شخصی معاملات سے متعلق معاملہ ہے۔ ایسے مسئلے پر گفتگو جتنی سنجیدہ ہوگی، اتنا ہی بہتر ہوگا۔

جاوید اختر ایک معروف شاعر، نغمہ نگار اور فلمی مصنف ہیں اور ان کے بیانات کو عوامی سطح پر خاص توجہ ملتی ہے۔ اسی لیے ان سے یہ توقع بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ ایسے حساس موضوع پر جذباتی تقابل کے بجائے زیادہ مکمل قانونی اور سماجی تناظر پیش کریں۔ کسی معروف شخصیت کا بیان صرف اس لیے درست نہیں ہو جاتا کہ اسے خبروں میں نمایاں جگہ مل جاتی ہے۔ اصل اہمیت دلیل کی ہوتی ہے، دلیل دینے والے کی شہرت کی نہیں۔ یہاں یہ سوال بھی اہم ہے کہ اگر UCC کا مقصد حقیقی مساوات ہے تو اس کی بنیاد مذہبی شناخت نہیں بلکہ شہری مساوات ہونی چاہیے۔ قانون اگر سب کے لیے ہے تو اس کا معیار بھی سب کے لیے ایک ہونا چاہیے۔ یہی وہ اصول ہے جو امریکہ اور برطانیہ کی مثال کو ہندوستانی بحث میں معنی خیز بناتا ہے۔ اس لیے جاوید اختر کے حالیہ سوال پر اصل سوال یہ نہیں کہ وہ UCC کے حامی ہیں یا مخالف، بلکہ یہ ہے کہ کیا امریکہ اور برطانیہ کی مثال ہندوستان کی صورتحال پر اسی طرح لاگو کی جا سکتی ہے؟ ہندوستان میں UCC کی بحث کو شخصیات کے بیانات یا سیاسی نعروں سے آگے لے جا کر قانون کے اصل متن، اس کے یکساں اطلاق اور تمام شہریوں کے آئینی حقوق کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ امریکہ اور برطانیہ کی مثال دینا آسان ہے، مگر ان کے قانون کی روح کو ہندوستانی تناظر میں سمجھنا اصل امتحان ہے۔ صرف "ایک قانون" کہنا کافی نہیں، "سب کے لیے ایک معیار" بھی ثابت کرنا ہوگا۔ اگر UCC واقعی سب کے لیے ہے تو اس کا سب سے اہم ثبوت یہی ہونا چاہیے کہ قانون شہری کی مذہبی شناخت دیکھے بغیر ایک ہی معیار پر لاگو ہو۔ اسی لیے UCC پر بحث کسی شخصیت کے ایک جملے سے نہیں بلکہ مکمل مسودے، اس کی شقوں اور اس کے عملی اثرات سے ہونی چاہیے۔ اصل سوال "وہاں کیوں اور یہاں کیوں نہیں" کا نہیں؛ اصل سوال یہ ہے کہ یہاں جو قانون آئے گا، وہ کس کے لیے، کس اصول پر اور کس طرح یکساں ہوگا؟ یہی سوال ہندوستان میں یکساں سول کوڈ کی پوری بحث کا مرکز ہونا چاہیے۔ 7 ستمبر کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ فڑنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں ریاست میں یوسی سی کے قواعد وضع کرنے کے لیے سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔ مہاراشٹر میں یونیفارم سول کوڈ (یوسی سی) کے لیے بنائی گئی کمیٹی سے سابق جج آر سی چوہان نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انگریزی اخبار 'دی انڈین ایکسپریس' کی ایک رپورٹ کے مطابق چوہان نے کمیٹی میں غیر اراکین کی مبینہ موجودگی اور عوامی رائے حاصل کرنے کے عمل کو لے کر استعفیٰ دیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سابق جج نے 19 ستمبر کو کمیٹی رکنیت سے استعفیٰ کا فیصلہ سنایا۔ چوہان کی جانب سے یہ استعفیٰ کمیٹی کی دوسری میٹنگ کے بعد سامنے آیا ہے۔ یہ استعفیٰ ایسے وقت میں آیا ہے جب گزشتہ دنوں وزیر داخلہ امت شاہ نے مہاراشٹر میں ہی وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی موجودگی میں کہا تھا کہ 2029 سے پہلے تمام این ڈی اے حکومت والی ریاستوں میں یوسی سی نافذ کر دیا جائے گا۔ قابل ذکر ہے کہ گزشتہ 7 ستمبر کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں ریاست میں یوسی سی کے قواعد وضع کرنے کے لیے سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دینے کا اعلان کیا تھا۔ اس کمیٹی میں سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے 3 سابق جج، ایک آئینی ماہر، ایک سابق بیوروکریٹ اور سماجی شعبے سے 2 اراکین شامل ہیں۔ سپریم کورٹ کی سابق جج رنجنا دیسائی کی صدارت والی اس کمیٹی میں ہائی کورٹ کے سابق جج آر سی چوہان، ہائی کورٹ کے سابق جج ایس جی مہیرے، سابق چیف سکریٹری ڈی کے جین، سابق ایڈووکیٹ جنرل (اے جی) ویریندر صراف، سماجی کارکن پدم شری رمیش پاتنگے اور ماہر تعلیم ڈاکٹر سوارنا راول کو رکن بنایا گیا تھا۔

کیا قرآن کو چھوڑ کر بھی مسلمان سرفراز ہو سکتے ہیں؟

اس وقت قرآن ان کے پاس صرف کتاب کی حیثیت سے نہیں تھا؛ وہ ان کے فیصلوں کی رہنمائی کرتا تھا، ان کے اخلاق بناتا تھا، ان کی ترجیحات طے کرتا تھا، ان کے اندر جواب دہی کا احساس پیدا کرتا تھا اور ان کی اجتماعی زندگی کو ایک مقصد دیتا تھا۔ آج ہمارے پاس قرآن موجود ہے، لیکن کیا قرآن ہماری ترجیحات طے کرتا ہے؟ ایک شخص کے پاس طب کی کتاب ہو اور وہ علاج کے اصولوں پر عمل نہ کرے تو صرف کتاب کی موجودگی اسے صحت مند نہیں بنا سکتی۔

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

یہ سوال محض ایک سوال نہیں، ہماری پوری امت کے سامنے کھڑا ہوا ایک آئینہ ہے۔ ہم مسلمان ہیں، ہمارے پاس قرآن مجید ہے، ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں، اسے اللہ کی آخری کتاب مانتے ہیں، اس کی تلاوت کرتے ہیں، گھروں میں رکھتے ہیں، مسجدوں میں پڑھتے ہیں، رمضان میں اس کے ختم کرتے ہیں، لیکن کیا صرف قرآن کو مان لینا اور اس کی تلاوت کر لینا اس بات کی ضمانت ہے کہ ہم دنیا میں عزت و سرفرازی بھی حاصل کر لیں گے؟ اگر قرآن ہمارے پاس موجود ہے تو پھر ہماری حالت یہ کیوں ہے کہ ہم محکوم ہیں، منتشر ہیں، دوسروں کے فیصلوں کے محتاج ہیں، خوف زدہ ہیں اور دنیا کے سامنے اپنی اجتماعی قوت کھو چکے ہیں؟ کیا قرآن ہمیں سرفرازی دینے میں ناکام ہو گیا، یا ہم نے قرآن سے وہ تعلق ہی قائم نہیں کیا جس کے نتیجے میں سرفرازی حاصل ہوتی ہے؟ اس سوال کا جواب قرآن خود دیتا ہے۔ قرآن کسی قوم کو محض اس نسبت کی بنیاد پر سربلندی کی ضمانت نہیں دیتا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے۔ سرفرازی کے لیے قرآن ایمان اور عمل صالح کا مطالبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور: 55) اللہ نے تم میں سے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں اقتدار عطا کرے گا، جیسے ان سے پہلے لوگوں کو اقتدار عطا کیا تھا، اور ان کے لیے ان کے پسندیدہ دین کو مضبوطی عطا کرے گا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ مسلمانوں کی تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے۔ ایک وقت تھا جب دنیا کی بڑی طاقتیں مسلمانوں کے نام سے واقف تھیں۔ ایک ایسی امت جس کے پاس نہ جدید صنعت تھی، نہ آج جیسے ذرائع ابلاغ، نہ جدید فوجی ٹیکنالوجی، نہ موجودہ زمانے کے وسائل لیکن اس کے پاس ایمان تھا، قرآن تھا، رسول اللہؐ کی سنت تھی اور اللہ کی بندگی کے ساتھ انسانیت کی رہنمائی کا جذبہ تھا۔ رسول اللہؐ نے مکہ کی ایک کمزور اور مظلوم جماعت سے ایک ایسی امت تیار کی جس نے چند ہی برسوں میں تاریخ کا رخ بدل دیا۔ خلفائے راشدین کے زمانے میں یہی قرآن ان لوگوں کے ہاتھ میں تھا جو دنیا کے بڑے حصے کو عدل، امانت اور توحید کا پیغام پہنچا رہے تھے۔ بعد کے ادوار میں بھی جب مسلمانوں نے علم، تحقیق، عدل، نظم، محنت اور اجتماعی ذمہ داری کو اپنا شعار بنایا تو دنیا کے علمی و تہذیبی افق پر ان کا نمایاں کردار رہا۔

اس وقت قرآن ان کے پاس صرف کتاب کی حیثیت سے نہیں تھا؛ وہ ان کے فیصلوں کی رہنمائی کرتا تھا، ان کے اخلاق بناتا تھا، ان کی ترجیحات طے کرتا تھا، ان کے اندر جواب دہی کا احساس پیدا کرتا تھا اور ان کی اجتماعی زندگی کو ایک مقصد دیتا تھا۔ آج ہمارے پاس قرآن موجود ہے، لیکن کیا قرآن ہماری ترجیحات طے کرتا ہے؟ ایک شخص کے پاس طب کی کتاب ہو اور وہ علاج کے اصولوں پر عمل نہ کرے تو صرف کتاب کی موجودگی اسے صحت مند نہیں بنا سکتی۔ ایک طالب علم کے پاس نصاب کی پوری کتاب

موجود ہو لیکن وہ نہ اسے سمجھے، نہ پڑھے، نہ امتحان کی تیاری کرے تو کتاب اس کی کامیابی کی ضمانت نہیں بن سکتی۔ اسی طرح قرآن ہمارے گھروں میں موجود ہو لیکن ہماری زندگی قرآن کی ہدایت سے خالی ہو تو صرف قرآن کی موجودگی ہمیں سرفراز نہیں کر سکتی۔ قرآن خود انسان کو اپنی حالت بدلنے کی دعوت دیتا ہے: إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ (الرعد: 11) بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے حالات بدل جائیں، لیکن کیا ہم اپنی عادات بدلنے کے لیے تیار ہیں؟ ہم عزت چاہتے ہیں، لیکن کیا ہم امانت دار بننے کے لیے تیار ہیں؟ ہم اتحاد چاہتے ہیں، لیکن کیا ہم تعصب چھوڑنے کے لیے تیار ہیں؟ ہم دنیا میں بلند مقام چاہتے ہیں، لیکن کیا ہم علم، محنت اور نظم و ضبط اختیار کرنے کے لیے تیار ہیں؟ ہم اللہ کی مدد چاہتے ہیں، لیکن کیا ہم اللہ کی اطاعت کے لیے تیار ہیں؟ ہم چاہتے ہیں کہ قرآن ہمیں عزت دے، مگر ہم عدل نہ کریں۔ قرآن ہمیں قوت دے، مگر ہم اپنی کمزوریوں کا علاج نہ کریں۔ قرآن ہمیں اتحاد دے، مگر ہم اپنی گروہی عصبیتوں کو نہ چھوڑیں۔ قرآن ہمیں دنیا میں اعلیٰ مقام دے، مگر ہم علم و تحقیق، محنت اور کردار کے میدان میں پیچھے رہیں۔

یہ ممکن نہیں۔ قرآن نے مسلمانوں کو صرف عبادات کا حکم نہیں دیا بلکہ ایک مکمل اخلاقی و اجتماعی زندگی کی بنیاد فراہم کی ہے۔ مثلاً قرآن عدل کا حکم دیتا ہے: إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ (النحل: 90) بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔ قرآن علم کی طرف متوجہ کرتا ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (الزمر: 9 کہہ دیجیے: کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ قرآن محنت اور جدوجہد کا شعور دیتا ہے: وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (النجم: 39) اور یہ کہ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے کوشش کی۔ قرآن اتحاد کا حکم دیتا ہے: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا (آل عمران: 103) اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔ پھر سوال یہ ہے کہ جس امت کو عدل، علم، محنت اور اتحاد کا یہ منشور دیا گیا ہو، اگر وہ ان اصولوں کو چھوڑ دے تو صرف قرآن کو اپنے پاس رکھنے سے اسے سرفرازی کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ ہماری ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ ہم قرآن سے برکت تو چاہتے ہیں لیکن قرآن کی ہدایت نہیں۔ ہم قرآن کی تلاوت کو کافی سمجھ لیتے ہیں، لیکن اس کے مطالبات سے بے نیاز ہو جاتے ہیں۔ ہم قرآن کو بیمار کے سرہانے رکھتے ہیں، لیکن بیماری پیدا کرنے والی اپنی عادات بدلنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ ہم قرآن کی آیات سے اپنی تقریریں سجاتے ہیں، مگر اپنے کردار کو قرآن سے نہیں سجاتے۔

قرآن کہتا ہے: أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ (النساء: 82) کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ یعنی قرآن ہم سے صرف پڑھنے کا نہیں، غور کرنے کا بھی مطالبہ کرتا ہے۔ وہ ہمارے ذہن کو جگانا چاہتا ہے، ہمارے ضمیر کو بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہماری زندگی کو بدلنا چاہتا ہے۔ اسی لیے یہ کہنا زیادہ درست ہوگا کہ مسلمانوں کا اصل مسئلہ قرآن کا نہ ہونا نہیں، قرآن کا زندگی میں نہ ہونا ہے۔ اگر قرآن سے مراد صرف قرآن کا نسخہ ہے تو وہ ہمارے پاس آج بھی ہے، مگر ہماری حالت ہمارے سامنے ہے۔ لیکن اگر قرآن سے مراد قرآن کی ہدایت، اس کے احکام، اس کے اخلاق، اس کی ترجیحات، اس کا تصورِ انسان، اس کا تصورِ عدل اور اس کی دعوتِ عمل ہے تو پھر قرآن کو چھوڑ کر سرفرازی کا تصور ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ (طٰہٰ: 123) "پس جو میری ہدایت کی پیروی کرے گا، نہ وہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت۔ اسی لیے رسول اللہؐ نے قرآن کو زندگی سے جوڑ کر پیش کیا۔ آپؐ کی پوری زندگی قرآن کی عملی تفسیر تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپؐ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ (مسلم) "آپؐ کا اخلاق قرآن تھا۔ یہی وہ نکتہ ہے جسے سمجھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ قرآن جب قوم کے ہاتھ میں کتاب بن کر رہتا ہے تو اس کے اثرات محدود رہتے ہیں، لیکن جب قرآن قوم کے کردار میں اترتا ہے تو تاریخ بدلنے لگتی ہے۔ قرآن کو چھوڑ کر مسلمان شاید دنیا میں دولت جمع کر لیں، عمارتیں کھڑی کر لیں، ادارے قائم کر لیں، لیکن وہ وہ سرفرازی حاصل نہیں کر سکتے جس کے لیے قرآن انسان اور قوم کی تعمیر کرتا ہے۔ اگر ہمیں دنیا میں بھی باوقار اور مضبوط امت بننا ہے تو ہمیں قرآن کے دیے ہوئے اصولوں کو اپنی اجتماعی زندگی میں زندہ کرنا ہوگا۔ صرف ماضی کے قصے سنانے سے مستقبل نہیں بنتا۔ یعنی ہمیں اپنے بچوں کو صرف قرآن پڑھانا نہیں، قرآن سمجھانا ہوگا۔ اپنے نوجوانوں کو صرف ماضی کے کارنامے نہیں، مستقبل کی ذمہ داریاں بتانی ہوں گی۔ اپنے معاشرے میں صرف اختلافات گنوانے کے بجائے قرآن کے ذریعے اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ اپنی محرومیوں کا ماتم کرنے کے بجائے قرآن کے اصولوں کی روشنی میں محنت، علم، کردار اور نظم پیدا کرنا ہوگا۔ ہماری حالت اس وقت نہیں بدلے گی جب ہم صرف یہ کہیں گے کہ ہمارے پاس قرآن ہے؛ ہماری حالت اس وقت بدلے گی جب دنیا ہمارے کردار کو دیکھ کر کہے گی کہ قرآن اس قوم کی زندگی میں ہے۔ قرآن چھوڑنے کی سزا دنیا میں ذلت، رسوائی، پسپائی اور محکومی کی شکل میں ملے گی اور آخرت میں خود رسول اکرمؐ ہمارے خلاف گواہی دیں گے: "اے میرے رب! بے شک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا۔" (الفرقان: 30)

چھوڑ کر قرآں کو مسلم حق سے بیگانہ ہوا
دین بھی رسوا ہوا اور آپ بھی رسوا ہوا

غزل

تُم کو شہرت ہو مبارک ہمیں رُسوا نہ کرو
خود بھی بِک جاؤ گے اِک روز یہ سودا نہ کرو
شوق سے پردہ کرو،،، پردہ ہے واجب' لیکن
میری قسمت کے اندھیروں میں اِضافہ نہ کرو
ہم پہ آشفتہ نگاہی کی یہ تُہمت' کیا خُوب!
تم بھی دُزدیدہ نظر سے ہمیں دیکھا نہ کرو
چُوم لینے دو رُخِ یار کو جی بھر کے ہمیں
زندگی پیار ہے،،، تُم پیار سے روکا نہ کرو
کوششیں کرنے سے حالات بدل جاتے ہیں
خُود بگاڑی ہُوئی تقدیر کا شکوہ نہ کرو
بندگی ہی سے تو ہے' بندہ نوازی اُن کی
بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ سجدہ نہ کرو
عرش پر خاک نشینوں کا بسیرا تو یہ
جو نہ پُوری ہو کبھی' ایسی تمنّا نہ کرو
حُسن کو تم نے خُدا سمجھا ہے لیکن اے مُنیرؔ
خود بنائے ہُوئے معبود کی پُوجا نہ کرو

مُنیر آرزو

یہ ناداں گر گئے سجدوں میں جب وقت قیام آیا

عبدالغفار صدیقی۔ بجنور

مسلمانانِ ہند جس کرب ناک اور تشویش ناک صورت حال سے گزر رہے ہیں، اس سے ہر ذی شعور شخص واقف ہے۔ بلکہ اس اذیت ناک صورت حال سے نبرد آزما ہے۔ سبزی فروشوں سے لے کر اعلیٰ مناصب پر بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو ہر دن ایک نئے فتنے کا سامنا ہے۔ بنگال میں ایک مسلم آفیسر کا ان شاء اللہ اور ماشاء اللہ کہنے پر تبادلہ کر دیا گیا ہے۔ کہیں سلام کرنے پر برخواست کیا جا رہا ہے۔ ماب لنچنگ تو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہے۔ جانچ کے نام پر مسلم سرکاری ملازمین کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ مسلمان سے خطا ہو جائے تو بلڈوزر کی کارروائی کر دی جاتی ہے، جب کہ دوسرے لوگوں کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو جاتی ہے۔ اسی ہفتے تحصیل نجیب آباد (ضلع بجنور) کے ایک بلاک میں ایک سرکاری ماسٹر نوشاد کو ایک ہندو نوجوان نے گولی مار کر خود کو پولس کے حوالے کر دیا۔ نوشاد کا جرم یہ بتایا گیا کہ وہ محبت کی شادیوں کا حمایتی تھا۔ اگر گولی مارنے والا عبدل ہوتا تو اس کا مکان زمین دوز کر دیا جاتا، یا اس کا انکاؤنٹر کر دیا جاتا۔ کل لکھنؤ میں ایک بریانی والے کو اس لیے مارا پیٹا گیا کہ لوگوں کو شک تھا کہ گائے کی گوشت کی بریانی بیچ رہا ہے۔ مساجد کو گرانے کا عمل بھی مستقل جاری ہے۔ مقدمات عدالتوں میں زیر التوا ہونے کے باوجود بغیر کسی نوٹس کے اور مسلم فریق کو سنے بغیر بلڈوزر چلوا دیا جاتا ہے۔ ایک عجیب سی صورت حال ہے۔ سپریم کورٹ کی ہدایت اور حکم کے باوجود بلڈوزر پر کوئی لگام نہیں ہے۔ دوسری طرف مسلم قیادت مذمتی بیان کی حد تک محدود ہے۔ سہارن پور میں تین ہزار سے زیادہ مدارس ہیں، دیوبند خود ضلع سہارن پور میں ہی ہے۔ دو عظیم الشان دار العلوم شہر دیوبند میں ہیں اور دو عظیم مظاہر العلوم سہارن پور میں ہیں۔ ان میں ہزاروں طلبہ ہیں، سیکڑوں اساتذہ ہیں، ان سے وابستہ افراد بھی لاکھوں میں ہیں، مگر مجال ہے جو کسی حضرت نے اپنی خانقاہ سے نکلنے کی زحمت کی ہو۔ مسجد گرا دی گئی اور مدارس میں قال اللہ کا درس چلتا رہا۔ اللہ کا گھر گرا دیا گیا اور اللہ والوں کی نشان زدہ جبینوں پر شکن تک نہ آئی۔ کیا ہوگا اگر اللہ تعالیٰ ان بستیوں کو الٹنے کا حکم دے اور فرشتے کہیں کہ پروردگار وہاں تو تیرے نمازی بندے تیرے ذکر میں مشغول ہیں، تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ ان سمیت بستی کو پلٹ دو۔ جیسا کہ قوم لوط کے بارے میں ہوا تھا۔ اگر سہارن پور یا اس کے آس پاس رہنے والے مسلمان مسجد کے چاروں طرف حصار بنا لیتے تو کیا مجال تھی کہ کوئی بلڈوزر مسجد کی جانب آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتا۔ ایک بات اور نا قابل فہم ہے۔ ہماری کتابوں میں بزرگوں کی کرامتیں بھری پڑی ہیں، دینی جلسوں میں چیخ چیخ کر واعظین اولیائے کرام کے کارنامے بیان کرتے ہیں، ان کی زندگی کے ہی نہیں، بلکہ بعد وفات بھی ان کے فیوض و برکات سے استفادے کے قصے سنائے جاتے ہیں۔ حضرت صابر کلیریؒ، حضرت امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت اشرف علی تھانویؒ اور دیگر پیروں، ولیوں اور مرشدوں کے نام سے ہزاروں داستانیں گشت کر رہی ہیں، لیکن ہمارے دور میں ان کی کرامتیں کہیں نظر نہیں آرہی ہیں، سارے قطب اور ابدال بھی قبروں میں حوروں کے ساتھ محو استراحت ہیں۔ کسی کو توفیق نہیں ہوتی کہ وہ مسجدوں، مدرسوں اور خانقاہوں کو بچانے آ جائے۔ ہزاروں زندہ پیر بھی موجود ہیں، جو درگاہوں میں نذرانے وصول کر رہے ہیں، جن کے قبضے میں موکلوں (جنوں) کی بڑی تعداد ہے، مگر وہ بھی تماشا دیکھ رہے ہیں۔ جن کو بوتل میں بند کرنے والے، اسلام دشمنوں کا بال بیکا کرنے کی صلاحیت بھی نہیں رکھتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سب افسانے اور کہانیاں ہیں اور قوم کا الو بنانے کے طریقے ہیں۔ مصلحت کوش قیادت کو بھی آپ اور ہم دیکھ رہے ہیں۔ مسلم پرسنل لا بورڈ نے جنتر منتر پر دھرنے کی کال دی، عین وقت پر دھرنا کینسل کر دیا۔ پریس کانفرنس میں ان کے ترجمان نے بتایا کہ پولس نے اجازت نہیں دی، وجہ بتائی کہ "پولس کے اعلیٰ عہدیداران نے بتایا کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس دھرنے میں آنے والی ہے، یہاں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ کھڑا ہو جاتا اس لیے اجازت نہیں دی جا سکتی۔" لیکن موصوف نے پولس کا تحریری بیان نہیں دکھایا۔ ذرائع سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ پولس نے تین سو افراد کے ساتھ دھرنے کی اجازت دی تھی لیکن بورڈ کے پاس تین سو افراد بھی نہیں تھے۔ اس لیے دھرنا ملتوی کرنے میں ہی عافیت سمجھی گئی۔ لوگوں نے کال پر اس لیے توجہ نہیں دی کہ لوگوں کو گمان تھا کہ دھرنا کینسل ہو جائے گا۔ کیوں کہ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ بورڈ اپنے پروگرام کینسل کر چکا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بورڈ کے ذمہ داران کو اجازت کے بغیر بھی جنتر منتر کے لیے نکلنا چاہیے تھا۔ ظاہر ہے کہ ایک خاص مقام پر پولس کی طرف سے انھیں روک دیا جاتا تو بقول ایک فیس بک صارف کے "بورڈ کے ذمہ داران کو وہیں اپنے دوپٹے بچھا کر بیٹھ جانا چاہیے تھا۔" جمہوریت میں دھرنا دینا، احتجاج کرنا اور جلوس نکالنا عوام کا حق ہے۔ جنتر منتر پر آئے دن ایسے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں، جب بغیر اجازت کے کوئی پروگرام کیا جاتا ہے اور پولس ایکشن ہوتا ہے۔ مگر ہمارے بزرگوں کو شاید جیل جانے سے ڈر لگتا ہے۔ سننے میں یہ بھی آرہا ہے کہ بیشتر بورڈ ذمہ داران کی فائلیں سرکار کے پاس ہیں۔ جس کی وجہ سے بورڈ کوئی خطرہ مول نہیں لینا چاہتا۔ ہمارے ایک اور خیر خواہ جناب محمد ادیب صاحب نے بھی 51 رکنی کمیٹی بنائی ہے۔ مگر موصوف نے اس عمر میں کچھ کرنے کی ٹھانی ہے جب گھٹنے جواب دے چکے ہیں۔ انھوں نے اپنے ساتھ جن لوگوں کو شامل کیا ہے ان میں سے زیادہ تر وہی چہرے مہرے ہیں جو دوسری ملی جماعتوں اور پرسنل لا بورڈ میں نظر آتے ہیں۔ دعا تو ہماری یہی ہے کہ موصوف کی قیادت میں کچھ کام ہو جائے۔ مگر حالات کہہ رہے ہیں کہ ان سے کسی بڑے اقدام کی توقع رکھنا فضول ہے۔ عام طور پر ہمارے رہنماؤں کو عوام سے یہ شکایت رہتی ہے کہ وہ قیادت کا ساتھ نہیں دیتے، اس پر اعتماد نہیں کرتے۔ حالانکہ اس معاملہ میں مسلم عوام نے کبھی مایوس نہیں کیا ہے۔ آزادی سے پہلے کی بات تو چھوڑیے، آزادی کے بعد جس نے بھی قوم کی مسیحائی کا دم بھرا اور آواز دی قوم اپنے وسائل کے ساتھ اس کے شانہ بشانہ کھڑی ہوگئی۔ مسلم مجلس مشاورت کی ابتدائی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے، یا مسلم پرسنل لا بورڈ کی تاریخ پڑھ لیجیے۔ یا آج دیکھ لیجیے جس کے بارے میں قوم کو لگتا ہے کہ یہ ہمارے زخموں پر مرہم لگائے گا، ہماری ڈوبتی کشتی کو بچائے گا، ہمارے مسائل کو کم کرے گا وہ اسی کے پیچھے ہو لیتی ہے، اس سلسلہ میں وہ مذہب کا فرق بھی مٹا دیتی ہے۔ کیا اس ملک میں گزشتہ چالیس برسوں میں ہم نے نہیں دیکھا کہ یوپی میں کانشی رام، مایاوتی، ملائم سنگھ کو مسلمانوں نے سر آنکھوں پر بٹھایا، بہار میں لالو یادو کی لالٹین انھیں کے دم سے جلتی رہی، اس وقت اویسی صاحب کے لیے قوم کی دیوانگی قابل دید ہے۔ مگر رہنماؤں نے قوم کو مایوس کیا۔ انھوں نے ہر بار آنکھیں بدل لیں۔ ہر بار قوم رہبر کے ہاتھوں لٹتی رہی۔ ہمارے یہ بدتر حالات بلا وجہ نہیں ہیں۔ سیکڑوں برس سے جاری مسلک کے لیے اکھاڑے، جماعتوں کے نام پر عصبیتیں، برادری واد کے نام پر اونچ نیچ، نے ہماری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ سنگھ پریوار کے اداروں کی سو سالہ محنت نے ہر مسلمان کو "بابر کی اولاد" بنا ڈالا ہے۔ اسی کے ساتھ ہماری بدترین اخلاقی حالت نے ہمسایہ قوم کو بدگمان کر دیا ہے۔ اب حالات اس قدر سنگین ہیں کہ راستہ سجھائی نہیں دے رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ان حالات میں ہمیں اپنے اندر تین خوبیاں پیدا کرنا چاہئیں۔ سب سے پہلی خوبی "ایمان" ہے۔ وہی ایمان جس کا دعویٰ ہم کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے ایمان کی کیفیت کا جائزہ لینا چاہیے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سربلندی کو ایمان کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ (تم ہی سربلند ہوگے اگر تم مومن ہو۔ آل عمران) دوسری خوبی "عمل صالح" ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کھا کر یہ بات کہی ہے کہ نقصان سے وہی لوگ بچیں گے جو نیک عمل کرنے والے ہوں گے اور تیسری خوبی "اخلاص" ہے۔ اس کے بغیر پہلی دو خوبیاں بھی نامکمل اور غیر نتیجہ خیز ہیں۔ میں اپنے اردگرد نظر ڈالتا ہوں تو ان تینوں خوبیوں سے ہی اکثر مسلمانوں کو خالی پاتا ہوں۔ دل ایمان سے خالی ہیں اور عمل سے صالح غائب ہے۔ اخلاص کی جگہ ریاکاری، خود غرضی اور مفاد پرستی نے لے لی ہے۔

یہ مصرع لکھ دیا کس شوخ نے محرابِ مسجد پر
یہ ناداں گر گئے سجدوں میں جب وقتِ قیام آیا

چندہ چوری: بڑی مچھلیوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں؟

پی ایم نریندر مودی کی خاموشی پر کانگریس نے اٹھائے سوال

جے رام رمیش نے 'ایکس' پر لکھا کہ "اگر 25 ستمبر تک چارج شیٹ داخل نہیں ہوئی تو ملک کی سب سے شرمناک چڑھاوے کی چوری کے چھوٹے کرداروں کو ضمانت ملنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔" کانگریس نے رام مندر میں عطیات کی مبینہ چوری کو لے کر بی جے پی اور وزیراعظم نریندر مودی کو ایک بار پھر ہدف تنقید بنایا ہے۔ راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس حوالے سے ایک طویل پوسٹ کی۔ انہوں نے لکھا کہ "چندہ چوری آستھا (عقیدت) سے دھوکہ۔ دیکھو او بی جے پی والو، تم یہ کام نہ کرو، رام کا نام بدنام نہ کرو، بدنام نہ کرو!" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "ایودھیا کے بھگوان شری رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کے معاملے میں تحقیقات شروع ہوئے 3 ماہ مکمل ہونے میں صرف 3 روز باقی ہیں، لیکن شرمناک بات یہ ہے کہ اب تک ملزمان کے خلاف چارج شیٹ داخل نہیں ہوئی ہے۔ اگر 25 ستمبر تک چارج شیٹ داخل نہیں ہوئی تو ملک کی سب سے شرمناک چڑھاوے کی چوری کے چھوٹے کرداروں کو ضمانت ملنے کا راستہ صاف ہو جائے گا۔" جے رام رمیش نے اپنی 'ایکس' پوسٹ میں مزید لکھا کہ "ہم یہ واضح کر دیں ملک کے عوام کو ایسی ایس آئی ٹی اور ایسی کسی بھی سرکاری چارج شیٹ پر بالکل بھی بھروسہ نہیں ہے، جس میں بڑی مچھلیوں کو بچانے کا خدشہ برقرار ہے۔ جو لوگ کہتے تھے کہ کچھ بھی رپورٹ کے لائق نہیں ہے ان کی اپنی تحقیقات اب خود تسلیم کر رہی ہیں کہ چڑھاوے کی چوری 70 نہیں بلکہ 170 بار توسی سی ٹی وی میں ہی سامنے آچکی ہیں جسے وہ چاہ کر بھی جھٹلا نہیں پا رہے ہیں۔" راجیہ سبھا رکن جے رام رمیش کے مطابق یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ چارج شیٹ داخل ہونے میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔ معاملہ بڑے چوروں اور ان کے سرپرستوں سے توجہ ہٹانے کا ہے۔ سوال یہ بھی اٹھ رہا ہے کہ ایودھیا کے بھگوان شری رام مندر میں منصوبہ بند طریقے سے کی گئی چڑھاوا چوری کے سرغنوں کو کون اور کیوں بچا رہا ہے؟ اس سنگین معاملے میں وزیر اعظم نریندر مودی کی خاموشی اور چڑھاوا چوری کے ملزمان کی مدد پر بھی مسلسل سنگین سوال اٹھ رہے ہیں۔ اپنی 'ایکس' پوسٹ میں جے رام رمیش نے یہ بھی لکھا کہ "عوام کے ذہن میں سیدھے اور واضح سوالات ہیں، معاملے میں بڑی مچھلیوں پر اب تک کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟ ان سے سخت پوچھ تاچھ کب ہوگی؟ اصل قصورواروں کو بچانے کے لیے سپریم کورٹ کی نگرانی میں تحقیقات سے کون اور کیوں بچنا چاہتا ہے؟ ٹرسٹ کو اب تک تحلیل کیوں نہیں کیا گیا؟" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "ہمارا ماننا ہے کہ ایس آئی ٹی کے نام پر بی جے پی کی ڈبل انجن حکومتوں کے ذریعہ بی جے پی-آر ایس ایس سے وابستہ چڑھاوا چوری کے ملزمان کو بچانے کی کارروائی چل رہی ہے۔ سوال اب صرف ملزمان کا نہیں بلکہ ان لوگوں کی جوابدہی کا بھی ہے جن کی نگرانی میں یہ سب ہوا۔" پوسٹ کے آخر میں جے رام رمیش نے لکھا کہ "وزیراعظم جی یاد رہے کہ ملک کی عقیدت سے جڑے اس سنگین معاملے پر خاموشی کے لیے آپ کو جواب دینا ہی ہوگا۔ کانگریس کا مطالبہ بالکل واضح ہے۔ پورے نظام کا فارنسک آڈٹ ہو، ذمہ دار لوگوں کے خلاف سخت کارروائی ہو اور تحقیقات مکمل شفافیت کے ساتھ ہو۔" ساتھ ہی انہوں نے لکھا کہ "مودی جی چڑھاوا بھگوان شری رام کے نام پر آیا تھا۔ جو لوگ اس کے انتظام اور منتظمین کے انتخاب کا سہرا اپنے سر باندھتے رہے ہیں انہیں اس چندہ چوری کی ذمہ داری بھی لینی ہوگی۔"

کمپنیوں کو بغیر ڈیٹا والے پلان کا آپشن دینا ہوگا، ٹرائی کا بڑا فیصلہ

'ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا' نے ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کو کم مدت والے صرف وائس کال اور ایس ایم ایس پلان پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان پلان میں ٹیرف میں مناسب کمی بھی کرنی ہوگی۔

'ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا' نے ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کو کم مدت والے صرف وائس کال اور ایس ایم ایس پلان پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان پلان میں ٹیرف میں مناسب کمی بھی کرنی ہوگی۔ ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی آف انڈیا (ٹرائی) نے کم آمدنی والے ٹیلی کام صارفین کے لیے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ ٹرائی نے ٹیلی کام سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کو کم مدت والے صرف وائس کال اور ایس ایم ایس پلان پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان پلان میں ٹیرف میں مناسب کمی بھی کرنی ہوگی۔ اس فیصلے سے ان صارفین کو زیادہ سستے اور موزوں ریچارج کے آپشن ملیں گے، جنہیں ڈیٹا سروسز کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹرائی نے اپنے ٹیلی کام صارفین کے تحفظ (تیرہویں ترمیم) ضوابط، 2026 میں یہ بات کہی ہے۔ اس قدم سے صارفین کو اپنی ضروریات اور مالی استطاعت کے مطابق ریچارج کرنے کے زیادہ آپشن ملیں گے۔ نئے ضابطے کے تحت سروس فراہم کرنے والی کمپنیوں کو 30 دن اور اس سے کم مدت والے صرف وائس اور ایس ایم ایس ایس ٹی وی (اسپیشل ٹیرف واؤچر) پیش کرنے ہوں گے۔ اس کے ساتھ ہی، فی الحال وائس، ایس ایم ایس اور ڈیٹا کے لیے دیے جارہے ایس ٹی وی کی مدت کے مطابق ٹیرف میں مناسب کمی بھی کرنی ہوگی۔ ٹرائی نے اپنے ایک آفیشیل بیان میں بتایا کہ ٹیلی کام صارفین کے تحفظ (بارہویں ترمیم)، 2024 کے نفاذ کے بعد مارکیٹ میں صرف وائس اور ایس ایم ایس ایس ٹی وی کی دستیابی محدود ہوگئی تھی۔ دستیاب پلان بنیادی طور پر طویل مدت پر مرکوز تھے۔ اس کی وجہ سے کم آمدنی والے صارفین سستے کم مدت والے آپشن سے محروم ہو رہے تھے۔ ریگولیٹر نے محسوس کیا کہ اس صورت حال کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ نئی ہدایات کے تحت آپریٹرز کو ایک ایسا صرف وائس اور ایس ایم ایس ایس ٹی وی بھی دینا ہوگا، جسے ہر ماہ ایک ہی تاریخ کو ری نیو کیا جا سکے۔ اگر کسی خاص ماہ میں ری نیو کرنے کی متعلقہ تاریخ موجود نہیں ہے تو رینیول اس ماہ کی آخری تاریخ کو ہوگا۔ اس کے علاوہ ٹیلی کام آپریٹرز کو کم مدت اور ماہانہ مدت والے آپشن کے ساتھ طویل مدت والا کم از کم ایک صرف وائس اور ایس ایم ایس ایس ٹی وی بھی پیش کرنا ہوگا۔ یہ پلان بھی وائس، ایس ایم ایس اور ڈیٹا کے لیے دیے جارہے ایس ٹی وی کی مدت کے مطابق ہوگا۔ ٹرائی کا ماننا ہے کہ ٹیرف کے اس ترمیم شدہ نظام سے صارفین کی ضروریات کافی حد تک پوری ہوں گی۔ اس ترمیم سے خاص طور پر کم آمدنی والے صارفین اور ان صارفین کو فائدہ ہوگا جو ڈیٹا سروسز کے ساتھ بنڈل ٹیلی کام پلان نہیں خریدنا چاہتے۔ اس تبدیلی سے مختلف مدت والے صرف وائس اور ایس ایم ایس آپشن کی دستیابی بہتر ہونے کی امید ہے۔ اس سے صارفین کو اپنے استعمال اور استطاعت کے مطابق ریچارج پلان منتخب کرنے میں زیادہ سہولت ملے گی۔

معروف گلوکار سمنتا شیکھر نے بی جے پی کی بنیادی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا

موسیقی کے شعبے میں مقبولیت کے بعد سمنتا نے بی جے پی کے ساتھ فعال سیاست میں قدم رکھا تھا۔

موسیقی کے شعبے میں مقبولیت کے بعد سمنتا نے بی جے پی کے ساتھ فعال سیاست میں قدم رکھا تھا۔ 2022 میں ہیمنت بسوا سرما نے انہیں آسام اسٹیٹ فلم فائنس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کا چیئرمین مقرر کیا تھا۔ آسامی گلوکار اور بی جے پی لیڈر سمنتا شیکھر نے منگل کو بھارتیہ جنتا پارٹی اور آسام اسٹیٹ فلم فائنس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے چیئرمین کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے ذاتی وجوہات کا حوالہ دیا اور واضح کیا کہ مستقبل میں کسی دوسری سیاسی جماعت میں شامل نہیں ہوں گے۔ ان کا استعفیٰ آسام بی جے پی کے لیے ایک بڑا جھٹکا مانا جارہا ہے۔ انہوں نے بی جے پی کی آسام ریاستی ایگزیکٹو کمیٹی اور پارٹی کی بنیادی رکنیت سے بھی استعفیٰ دے دیا ہے۔ حالانکہ آسام حکومت کی سرکاری ویب سائٹ پر فی الحال سمنتا شیکھر کا نام چیئرمین کے طور پر درج ہے۔ رپورٹس کے مطابق سمنتا شیکھر نے آسام کے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما اور ریاستی بی جے پی صدر دلیپ سائکیا کو اپنا استعفیٰ سونپا ہے۔ انہوں نے ذاتی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے بی جے پی کی بنیادی رکنیت اور اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ وہ مستقبل میں کسی بھی سیاسی پارٹی میں شامل نہیں ہوں گے۔ استعفیٰ دینے کے بعد انہوں نے وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما کے لیے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا اور کہا کہ انہیں امید ہے کہ ان کی قیادت میں آسام کی ترقی جاری رہے گی۔ سمنتا شیکھر آسام کے معروف گلوکار، موسیقار اور میوزک پروڈیوسر ہیں۔ ان کی پیدائش 18 مئی 1985 کو آسام کے تیہو میں ہوئی تھی۔ اسکول کے زمانے سے ہی وہ گلوکار بننا چاہتے تھے۔ موسیقی میں کیریئر بنانے سے قبل انہوں نے ڈبروگڑھ یونیورسٹی سے فارماسیوٹیکل سائنس کی تعلیم حاصل کی تھی، لیکن اپنے دل کی آواز سننے کے لیے انہوں نے اس شعبے کو چھوڑ دیا۔ ان کا پہلا مقبول گانا 'تورادوئی' کافی ہٹ ہوا تھا۔ وہ 2013 میں کوک اسٹوڈیو میں گلوکار پاپون کے ساتھ 'جھومور' میں نظر آئے تھے۔ موسیقی کے شعبے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد سمنتا شیکھر نے بی جے پی کے ساتھ فعال سیاست میں قدم رکھا تھا۔ 2022 میں وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما نے انہیں آسام اسٹیٹ فلم فائنس اینڈ ڈیولپمنٹ کارپوریشن کا چیئرمین مقرر کیا تھا۔

شرجیل امام کو کزن کی شادی میں شرکت کیلئے ۴ر سے ۱۰ر اکتوبر تک عبوری ضمانت

شرجیل پر 2020 کے معاملے میں غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) اور دیگر قانونی دفعات کے تحت مقدمہ چل رہا ہے

شرجیل امام پر 2020 کے شمال مشرقی دہلی فساد کی سازش کے معاملے میں غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) اور دیگر قانونی دفعات کے تحت مقدمہ چل رہا ہے۔ دہلی کے کڑکڑڈوما کورٹ نے جیل میں بند شرجیل امام کو اس کے چچیرے بھائی کی شادی میں شامل ہونے کے لیے عبوری ضمانت دے دی ہے۔ یہ عبوری ضمانت 4 سے 10 اکتوبر تک دی گئی ہے۔ شرجیل امام پر 2020 کے شمال مشرقی دہلی فساد کی سازش کے معاملے میں غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) اور دیگر قانونی دفعات کے تحت مقدمہ چل رہا ہے۔ امام کو یہ عبوری ضمانت اس لیے دی گئی ہے تاکہ وہ مقررہ مدت کے دوران اپنے چچیرے بھائی کی شادی کی رسومات میں شامل ہو سکے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ نے شرجیل امام کی اس عرضی پر دہلی پولیس کو نوٹس جاری کیا تھا جس میں اس نے ٹرائل کورٹ کے ذریعہ ریگولر ضمانت نہ دیے جانے کے فیصلے کو چیلنج کیا تھا۔ جسٹس پرتیبھا ایم سنگھ اور وکاس مہاجن کی ڈویژن بنچ نے پولیس سے جواب طلب کیا تھا اور معاملے کی آئندہ سماعت کی تاریخ مقرر کی تھی۔ ٹرائل کورٹ نے پہلے امام اور شریک ملزم عمر خالد کی ریگولر ضمانت کی عرضیاں خارج کر دی تھیں۔ عدالت نے سپریم کورٹ کے 5 جنوری کے اس حکم کا حوالہ دیا تھا جس میں انہیں ضمانت دینے سے انکار کیا گیا تھا اور وہ حالات بھی بتائے گئے تھے جن میں وہ اپنی عرضیاں دوبارہ داخل کر سکتے تھے۔ دراصل رواں سال کی شروعات میں سپریم کورٹ نے شرجیل امام اور عمر خالد کو ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ عدالت نے کہا تھا کہ استغاثہ کے پیش کردہ ثبوتوں کو پہلی نظر میں دیکھنے سے ایسا لگتا ہے کہ ان پر یو پی اے کی دفعہ 43 ڈی (5) کے تحت قانونی پابندی عائد ہوتی ہے، جبکہ 5 دیگر شریک ملزمان کو ضمانت دے دی گئی تھی۔ دوسری جانب حال ہی میں سپریم کورٹ نے شریک ملزم تسلیم احمد اور خالد سیفی کو 6 ماہ کی عبوری ضمانت دی تھی۔ ساتھ ہی عدالت نے ایک بڑی بنچ کو یہ سوال بھیجا تھا کہ کیا یو اے پی اے کی دفعہ 43 ڈی (5) کے تحت پابندیوں کے باوجود طویل عرصے تک جیل میں رہنے اور ٹرائل میں تاخیر کی بنیاد پر ضمانت دی جا سکتی ہے۔ دہلی پولیس نے ہائی کورٹ میں شرجیل امام اور عمر خالد کی ضمانت کی عرضیوں کی مخالفت کی ہے۔ پولیس نے انہیں مبینہ سازش کا ماسٹر مائنڈ قرار دیا ہے اور دلیل دی ہے کہ سپریم کورٹ کے 5 جنوری کے حکم کو دیکھتے ہوئے ان کی نئی عرضیاں قابل غور نہیں ہیں۔ یہ معاملہ فروری 2020 کے دہلی فساد کے پیچھے کی مبینہ بڑی سازش سے متعلق ہے۔ شرجیل امام ان ملزمان میں شامل ہیں، جن کے خلاف یو اے پی اے اور دیگر قانونی دفعات کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ شرجیل امام کے وکلا (احمد ابراہیم اور عائشہ زیدی) کے مطابق، ان کے چچیرے بھائیوں (دانش امام اور فہد امام) کی شادی کی تقریبات ۴ر اکتوبر کو دہلی اور ۷ر اکتوبر کو ساسارام، بہار میں منعقد ہونی ہیں، جبکہ ریپشن ۹ر اکتوبر کو ان کے آبائی شہر جہان آباد میں طے ہے

بھارت کی وائرولوجی برادری کی تحقیق، عملی اطلاق اور وبائی تیاری کو آگے بڑھانے کے لیے نویں مالیکیولر وائرولوجی میٹنگ میں شرکت

نئی دہلی: نویں مالیکیولر وائرولوجی میٹنگ (ایم وی ایم 2026) 18 ستمبر 2026 کو نئی دہلی کے بی آر آئی سی-نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف امیونولوجی (بی آر آئی سی-این آئی آئی) میں اختتام پذیر ہوئی۔ اس میٹنگ میں بھارت بھر سے تقریباً 200 طبی ماہرین، محققین اور طلبہ نے شرکت کی۔ میٹنگ میں وائرس کی حیاتیات سے متعلق ابھرتے ہوئے سوالات اور وائرولوجی تحقیق کو ویکسین، علاج، تشخیصی طریقوں اور عوامی صحت کی صلاحیتوں میں تبدیل کرنے کے موضوعات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سال 2009 میں شروع ہونے والی مالیکیولر وائرولوجی میٹنگ اب بھارتی وائرولوجی برادری کے لیے ایک سالانہ فورم کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس میں وائرس کے انفیکشن کے مالیکیولر میکانزم اور میزبان و وائرس کے باہمی تعامل سے لے کر وائرل پیتھوجینیسس، مدافعت، ارتقا اور مدافعتی نظام سے بچنے کی حکمت عملی، وبائی امراض کے علم، کلینیکل وائرولوجی اور عملی اطلاق پر مبنی تحقیق تک مختلف شعبوں میں کام کرنے والے محققین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوتے ہیں۔ سال 2026 کی میٹنگ کی میزبانی بی آر آئی سی-این آئی آئی نے انٹرنیشنل سینٹر فار جینیٹک انجینئرنگ اینڈ بایوٹیکنالوجی (آئی سی جی ای بی) اور ریجنل سینٹر فار بایوٹیکنالوجی (آر سی بی) کے تعاون سے کی۔ اس میٹنگ نے مختلف اداروں اور شعبوں سے وابستہ محققین کو اپنے تحقیقی نتائج کا تبادلہ کرنے، تحقیق کے ابھرتے ہوئے رخ کی نشاندہی کرنے اور وائرولوجی تحقیق کو عوامی صحت کے لیے ٹیکنالوجیز اور حل میں تبدیل کرنے کے عمل کو مضبوط بنانے کے مواقع پر تبادلہ خیال کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کیا۔

عبدالغفور مرحوم کی یاد میں منعقدہ کامیاب پروگرام پر پیش کیا مبارکباد

حاجی پور،: گزشتہ دن پٹنہ کے ہال میں ریاست بہار کے سابق وزیر اعلی جناب عبدالغفور کی یاد میں ایک پروگرام کا شاندار انعقاد کا سہرا عبدالغفور فاؤنڈیشن کے سرپرست جناب احمد اشفاق کریم اور فاؤنڈیشن کے صدر جناب محمد منہاج ڈھاکوی، سکریٹری جناب محمد رفیع و جملہ اراکین کے سر جاتا ہے۔ ان لوگوں نے جناب عبدالغفور کے یاد میں پروگرام کا انعقاد کر سابقہ تاریخ کو رقم کرنے کا کام کیا ہے۔ مندرجہ بالا باتیں اردو ایکشن کمیٹی ویشالی کے صدر جناب محمد عظیم الدین انصاری، سکریٹری جناب محمد شاہنواز عطا، خازن عبدالقادر بہاری نے اپنے اپنے پریس بیان جاری کر کہا کہ اپنے زمانہ طالب علمی میں جناب عبدالغفور کا نام جس انداز سے سننے کو ملتا تھا مذکورہ پروگرام میں ان کی خدمات، ان کی انسانی دوستی، جزبہ حب الوطنی، ان کی تعلیم اور بیش بہا خدمات کے حوالے سے جو معلومات حاصل ہوئی ہے یہ قابل تعریف اور قابل تقلید ہے۔ نئی نسل خصوصاً طالب علموں کو مرحوم عبدالغفور سابق وزیر اعلی بہار کی حیات و خدمات سے سبق لینے کی ضرورت ہے تاکہ ایک اچھا شہری اور معاشرے کی اصلاح بہبود کے تئیں جزبہ ایثار و قربانی پیدا ہو۔ موجودہ وقت اور حالات میں اس کی نہایت ضرورت ہے۔ اس پروگرام کا میاب انعقاد پر 15 نکاتی مطالبات رکھے گئے ہیں یہ سب مطالبات صحیح اور درست ہیں۔ حکومت بہار کے وزیر محکمہ دیہی ترقیات اور اصلاحات وتعلقات عامہ جناب شرون کمار نے یقین دہانی کرائی ہے۔ امید قوی ہے کہ یہ سب مطالبات پورے ہونگے۔ اس کامیاب پروگرام کے کامیاب انعقاد عبدالغفور میموریل فاؤنڈیشن کے سرپرست اعلی، کٹیہار میڈیکل کالج واسپتال کے چیئرمین اور سابق رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر احمد اشفاق کریم اور فاؤنڈیشن کے صدر منہاج ڈھاکوی، سکریٹری محمد رفیع و جملہ اراکین کو دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی ہے۔

ہندوستان کی اگلی کھپت میں اضافہ آمدنی میں اضافے سے ہوگا۔ سیتارمن

نئی دہلی: بھارت کی کھپت کی نمو کا اگلا مرحلہ گھرانوں کے اعلی آمدنی والے گروہوں میں منتقل ہونے سے چلایا جائے گا، بڑھتی ہوئی ڈسپوزایبل آمدنی صوابدیدی اشیا اور خدمات پر اخراجات کو تیز کرتی ہے۔ وزیر خزانہ نرملا سیتارامن نے کارپوریٹ قیادت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ وہ "رسمی شہری اشرافیہ" سے باہر نظر آئیں۔ پلاٹینم جوبلی نیشنل مینجمنٹ کنونشن 2026 سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر خزانہ سیتارمن نے کہا کہ نوجوانوں کا کم انحصار اور زیادہ لمبی عمر گھریلو بجٹ کو صحت کی دیکھ بھال، ذاتی فلاح و بہبود، صارفین کے پائیدار اور معیاری خدمات" کی طرف منتقل کرے گی۔ "کھپت کا اگلا مرحلہ اوپر کی نقل و حرکت کے ذریعے بریکٹ میں چلا جائے گا جہاں صوابدیدی اخراجات میں تیزی آتی ہے۔ وزیر خزانہ نے زور دیتے ہوئے کہا کہ کارپوریٹ قیادت کو اس کے باوجود صرف رسمی شہری اشرافیہ کے لیے ڈیزائن کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حکومت خلائی اور جوہری توانائی جیسے شعبوں کو زیادہ سے زیادہ نجی شراکت کے لیے کھولتی ہے، سیتارمن نے کہا کہ ہندوستان کی ترقی کی زیادہ ضرورتیں مارکیٹ کے ذریعے پوری کی جاسکتی ہیں، صنعت سے توقع ہے کہ وہ ان کو حل کرنے کے لیے آگے بڑھے گی۔ انہوں نے حکمرانی اور اعتماد کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ ساؤنڈ گورننس صرف بیرونی ضابطوں کا ایک مجموعہ نہیں ہے جسے تھوک میں اپنایا جائے۔

بلرام پور، گنیش وسرجن کے دوران طالبہ کی اچانک موت

ڈی جے کی تیز آواز پر اٹھے سوال

ڈیوائن پبلک اسکول کی طالبہ کی وسرجن تقریب کے دوران اچانک طبیعت بگڑی، بعد میں موت ہوگئی، اہل خانہ نے تیز ڈی جے اور شور کو وجہ قرار دیا، تاہم اصل طبی وجہ میڈیکل اور انتظامی جانچ کے بعد ہی واضح ہوگی۔ اتر پردیش کے بلرام پور میں گنیش وسرجن کے دوران ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا، جس کے بعد شہر میں غم کا ماحول ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ ڈیوائن پبلک اسکول کی ایک طالبہ کی وسرجن پروگرام کے دوران اچانک طبیعت خراب ہوگئی۔ حالت بگڑنے کے بعد اسے طبی امداد دی گئی، لیکن بعد میں اس کی موت ہوگئی۔ واقعے کے بعد اہل خانہ اور مقامی لوگوں میں غم کے ساتھ کئی سوالات بھی اٹھ رہے ہیں۔ اہل خانہ کا دعویٰ ہے کہ گنیش وسرجن کے دوران تیز ڈی جے اور آس پاس کے شور کے درمیان طالبہ کی طبیعت خراب ہوئی تھی۔ تاہم، فی الحال اس بات کی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ طالبہ کی موت کا براہ راست تعلق تیز آواز یا ڈی جے سے تھا۔ موت کی اصل طبی وجہ میڈیکل جانچ، طبی رپورٹ اور انتظامی تحقیقات کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔ گنیش اتسو اور وسرجن جیسے مذہبی پروگرام لوگوں کی عقیدت اور اجتماعی شرکت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ ایسے پروگراموں میں بڑی تعداد میں عقیدت مند شریک ہوتے ہیں، جبکہ بھکتی موسیقی، ڈھول، نگاڑے اور ڈی جے بھی تقریبات کا حصہ ہوتے ہیں۔ تاہم اس واقعے کے بعد مذہبی پروگراموں کے دوران آواز کی شدت اور لوگوں کی حفاظت کو لے کر بحث تیز ہوگئی ہے۔ مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ مذہبی جذبات کا احترام کرتے ہوئے پروگراموں میں مقررہ صوتی حدود کی پابندی کی جانی چاہیے۔ خاص طور پر بچوں، بزرگوں، حاملہ خواتین اور صحت سے متعلق مسائل کا سامنا کرنے والے افراد کے لیے بہت زیادہ تیز آواز پریشانی کا سبب بن سکتی ہے۔ واقعے کے بعد مقامی سطح پر معاملے کی غیر جانبدارانہ جانچ کا مطالبہ بھی کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے ذریعے یہ واضح کیا جانا چاہیے کہ طالبہ کی طبیعت اچانک کیوں خراب ہوئی اور اس کی موت کی اصل وجہ کیا تھی۔ ساتھ ہی، اگر تحقیقات میں کسی قسم کی قواعد کی خلاف ورزی سامنے آتی ہے تو ذمہ داری طے کر کے ضروری کارروائی کی جانی چاہیے۔ فی الحال طالبہ کی موت اور تیز ڈی جے کے درمیان براہ راست تعلق کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ ایسے میں طبی اور انتظامی تحقیقات کی رپورٹ اہم ہوگی۔ تحقیقات کے نتائج سامنے آنے کے بعد ہی واقعے کی اصل وجہ اور ممکنہ لاپروائی کی صورت حال واضح ہو سکے گی۔ یہ واقعہ مذہبی تقریبات میں جوش وخروش کے ساتھ حساسیت اور ذمہ داری کی ضرورت کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ عقیدت اور جشن کے ماحول میں اگر آواز کی مقررہ حد، بھیڑ کے انتظام اور صحت سے متعلق احتیاطی تدابیر کا خیال رکھا جائے تو ایسے پروگراموں کو مزید محفوظ بنایا جاسکتا ہے۔

تمل ناڈو کے اسکولوں میں اب طلبہ کو ملے گا ناشتہ

وزیراعلیٰ وجے نے بھی بچوں کے ساتھ کھایا، ویڈیو وائرل

نئی دہلی: تمل ناڈو حکومت نے پیرونتھلایور کامراج ناشتہ اسکیم کے بہتر نفاذ کے لیے حکام کو سماجی بہبود محکمہ، اسکولی تعلیم محکمہ، مقامی اداروں اور اسکول انتظامیہ کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے کی ہدایت دی ہے۔ حکومت کا مقصد اسکیم کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنا اور زیادہ سے زیادہ مستحق طلبہ تک اس کا فائدہ پہنچانا ہے۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے نے منگل 22 ستمبر کو اسکولی طلبہ کے لیے ناشتہ اسکیم کی توسیع کا آغاز کیا۔ اس موقع پر انہوں نے چنئی کے ایک اسکول میں خود طلبہ کو کھانا پیش کیا اور ان سے بات چیت بھی کی۔ اس دوران وزیر اعلیٰ کے بچوں کے ساتھ ناشتہ کرنے کی ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ حکام کے مطابق ناشتہ اسکیم میں توسیع سے ریاست کے 454,15 سرکاری اور ریاستی امداد یافتہ اسکولوں میں چھٹی سے آٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کرنے والے تقریباً 15.30 لاکھ اضافی طلبہ کو فائدہ پہنچے گا۔ وزیر اعلیٰ وجے نے چنئی کے اسکول میں صرف بچوں کو کھانا ہی نہیں پیش کیا بلکہ ان کے ساتھ بیٹھ کر خود بھی ناشتہ کیا۔ اس کے بعد انہوں نے اسکول کے مختلف کلاس رومز کا دورہ کیا اور کئی طلبہ سے گفتگو کرتے ہوئے ان کے مسائل بھی سنے۔ ٹی وی کے حکومت کی جانب سے یہ اسکیم پورے تمل ناڈو میں نافذ کی گئی ہے۔ سی جوزف وجے کے تمل ناڈو کا وزیر اعلیٰ بننے کے بعد وزیر اعلیٰ ناشتہ اسکیم' کا نام تبدیل کر کے 'پیرونتھلایور کامراج ناشتہ اسکیم' کر دیا گیا تھا۔ اس اسکیم کا نام سابق وزیر اعلیٰ کامراج کے احترام میں رکھا گیا ہے۔ کامراج نے تمل ناڈو میں اسکولی تعلیم کے فروغ اور طلبہ کے لیے فلاحی اقدامات شروع کرنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ابتدا میں یہ اسکیم صرف سرکاری اسکولوں کی ابتدائی جماعتوں میں پڑھنے والے بچوں کے لیے تھی، اب اسے چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کے طلبہ کے لیے بھی توسیع دی گئی ہے۔ اس توسیع سے بڑی تعداد میں خاص طور پر معاشی طور پر کمزور خاندانوں سے تعلق رکھنے والے بچوں کو فائدہ پہنچنے کی توقع ہے۔ وجے حکومت کا ماننا ہے کہ کلاس شروع ہونے سے پہلے طلبہ کو غذائیت سے بھرپور ناشتہ فراہم کرنے سے ان کی اسکول میں حاضری بہتر ہوگی۔ اس کے علاوہ پیٹ بھرا ہونے کی وجہ سے بچے کلاس میں بھوک محسوس نہیں کریں گے اور ان کی توجہ پڑھائی پر مرکوز رکھنے میں بھی مدد ملے گی۔ تمل ناڈو حکومت نے پیرونتھلایور کامراج ناشتہ اسکیم کے بہتر نفاذ کے لیے حکام کو سماجی بہبود محکمہ، اسکولی تعلیم محکمہ، مقامی اداروں اور اسکول انتظامیہ کے درمیان بہتر تال میل قائم کرنے کی ہدایت دی ہے۔

چین نے ایرانی ایئر لائنز پر امریکی پابندیوں کو 'غیر قانونی' قرار دے کر مخالفت کی

چین نے ایرانی ایئر لائنز پر امریکی پابندیوں کو 'غیر قانونی' قرار دیتے ہوئے مخالفت کی ہے۔ بیجنگ نے کہا کہ وہ بین الاقوامی قانون یا سلامتی کونسل کی منظوری کے بغیر یک طرفہ پابندیوں کے خلاف ہے

بیجنگ: چین نے ایرانی ایئر لائنز پر امریکہ کی جانب سے عائد پابندیوں کو 'غیر قانونی' قرار دیتے ہوئے ان کی مخالفت کی ہے۔ چینی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ بیجنگ ایسے یک طرفہ پابندیوں کی مخالفت کرتا ہے جن کی بنیاد بین الاقوامی قانون میں نہ ہو یا جنہیں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری حاصل نہ ہو۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان گو جیاکون نے منگل کو ایک پریس کانفرنس کے دوران ایرانی ایئر لائنز کے خلاف امریکی پابندیوں سے متعلق سوال کے جواب میں کہا کہ چین ہمیشہ ایسے یک طرفہ اور غیر قانونی پابندیوں کی مخالفت کرتا رہا ہے، جن کے لیے بین الاقوامی قانون میں کوئی بنیاد موجود نہیں یا جنہیں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے منظور نہیں کیا ہے۔ چین کا یہ بیان امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ کے اس دعوے کے ایک روز بعد سامنے آیا ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ 23 ستمبر سے ایرانی ایئر لائنز کے لیے دنیا بھر میں فضائی آپریشن جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ بیسنٹ نے امریکی پابندیوں کے ممکنہ اثرات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایرانی طیاروں کو ایندھن یا ہوائی اڈے کی دیگر خدمات فراہم کرنے والی کمپنیوں اور ہوائی اڈوں کو بھی امریکی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر ایرانی طیارے کسی ملک کے ہوائی اڈے پر اترتے ہیں تو انہیں ایندھن یا دیگر ہوائی اڈے کی خدمات فراہم کرتے، یا ان کے ٹکٹ فروخت کرنے والے اداروں کے خلاف بھی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ بیسنٹ کے مطابق، امریکی پابندیوں کی خلاف ورزی کرنے والے اداروں کو ڈالر پر مبنی عالمی مالیاتی نظام سے خارج کیے جانے کا خطرہ ہوگا۔ امریکی وزیر خزانہ نے حالیہ دنوں میں ایران پر عائد پابندیوں کے معاملے پر چین کے نائب وزیر اعظم کے ساتھ بھی بات چیت کی ہے۔ بیسنٹ کے مطابق، ایران سے متعلق امریکی پابندیاں آئندہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چینی صدر شی جن پنگ کے درمیان ہونے والی ملاقات میں زیر بحث آنے والے موضوعات میں شامل ہو سکتی ہیں۔ چینی وزارت خارجہ کا تازہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ٹرمپ اور شی جن پنگ کے درمیان اسی ہفتے ملاقات متوقع ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تجارتی اور اقتصادی معاملات کے ساتھ ساتھ ایران سے متعلق امریکی پابندیوں کا معاملہ بھی بات چیت کا حصہ بن سکتا ہے۔ ایرانی ایئر لائنز پر امریکی دباؤ کا مقصد ایران کی فضائی اور مالیاتی سرگرمیوں کو محدود کرنا ہے۔ امریکہ کی جانب سے ثانوی پابندیوں کی دھمکی کا مطلب یہ ہے کہ ایرانی ایئر لائنز کے ساتھ کاروباری یا ہوابازی کی خدمات میں تعاون کرنے والے غیر ملکی ادارے بھی امریکی کارروائی کی زد میں آ سکتے ہیں۔ چین نے تاہم واضح کیا ہے کہ وہ ایسے یک طرفہ پابندیوں کو تسلیم نہیں کرتا جنہیں بین الاقوامی قانون یا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری حاصل نہ ہو۔ بیجنگ کا یہ مؤقف ایران سے متعلق امریکی پالیسی کے حوالے سے دونوں بڑی طاقتوں کے درمیان اختلافات کی بھی عکاسی کرتا ہے۔

جموئی واقعہ پر تیجسوی یادو کا حکومت پر حملہ، ریاست میں بچیاں محفوظ نہیں

واقعہ انتہائی سنگین اور شرمناک، تیجسوی یادو نے جموئی واقعہ پر بہار حکومت کو گھیرتے ہوئے خواتین اور بچیوں کی سلامتی پر سوال اٹھائے۔ انہوں نے ملزمان کی گرفتاری، مڈبھیڑ کی شفاف تحقیقات اور جیل میں قیدی کی موت کی جانچ کا مطالبہ کیا

پٹنہ: بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی ورکنگ صدر تیجسوی یادو نے جموئی واقعہ کو انتہائی سنگین اور شرمناک قرار دیتے ہوئے ریاستی حکومت کو قانون و انتظام کے معاملے پر سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ منگل کو پریس کانفرنس میں انہوں نے خواتین اور بچیوں کی سلامتی پر سوال اٹھاتے ہوئے حکومت سے جواب طلب کیا اور وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری سے ان کے سابقہ بیان کے حوالے سے استعفے کا مطالبہ کیا۔ تیجسوی یادو نے کہا کہ جموئی میں پیش آنے والے واقعہ کو کسی بھی صورت معمولی یا الگ تھلگ واقعہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ ان کے مطابق ریاست میں خواتین اور بچیاں خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہی ہیں۔ انہوں نے حکومت کے بعض رہنماؤں کے ان بیانات کا بھی حوالہ دیا، جن میں اس طرح کے واقعات کو 'چھٹ پٹ' یا 'انفرادی' واقعہ قرار دیا گیا تھا۔ تیجسوی نے کہا کہ ایسے واقعات کی سنگینی کو کم کر کے نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ جموئی معاملے میں پولیس کارروائی پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے تیجسوی نے کہا کہ پولیس کے مطابق واقعے میں سات سے آٹھ افراد کے ملوث ہونے کی بات سامنے آئی ہے، اس لیے تمام ملزمان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ منگل کو پولیس نے مبینہ مرکزی ملزم نندن یادو کو ایک مڈبھیڑ کے دوران ٹانگ میں گولی لگنے کے بعد گرفتار کیا۔ پولیس کے مطابق کارروائی کے دوران مڈبھیڑ ہوئی اور ملزم زخمی ہو گیا۔ اس سے قبل تین ملزمان کو گرفتار کیا جا چکا تھا، جبکہ معاملے کی تفتیش کے لیے خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) تشکیل دی گئی ہے۔ تیجسوی یادو نے مڈبھیڑ کی کارروائی کی شفافیت پر بھی سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ مڈبھیڑ کن حالات میں ہوئی اور پولیس کارروائی کے دوران کیا طریقہ کار اختیار کیا گیا۔ ان کے مطابق جرائم میں ملوث افراد کے خلاف قانونی کارروائی ضروری ہے، لیکن ہر کارروائی میں جواب دہی اور شفافیت بھی یقینی بنائی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جموئی واقعے

میں ملوث تمام افراد کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے اور متاثرہ خاندان کو انصاف ملنا چاہیے۔ تیجسوی نے خواتین اور بچیوں کے خلاف حالیہ دیگر واقعات کا بھی ذکر کیا اور حکومت سے ان معاملات میں اب تک کی کارروائی کی تفصیلات بتانے کا مطالبہ کیا۔ پریس کانفرنس میں تیجسوی نے روہتاس کے ساسارام منڈل جیل میں ایک زیر سماعت قیدی کی موت کا معاملہ بھی اٹھایا۔ انہوں نے معاملے کی عدالتی تحقیقات، ذمہ دار افسران کے خلاف کارروائی اور متاثرہ خاندان کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا۔ ان کے مطابق قیدی کو 13 ستمبر کو عدالتی حراست میں بھیجا گیا تھا اور 15 ستمبر کو صدر اسپتال میں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ تیجسوی نے پولیس انتظامیہ میں تبادلے اور تعیناتی میں بے ضابطگیوں کا الزام بھی لگایا اور کہا کہ خواتین و بچیوں کے خلاف جرائم اور حراست میں اموات جیسے معاملات میں حکومت کو وقت مقرر کر کے کارروائی کرنی چاہیے۔ بہار کے جموئی میں اسکولی طالبہ کے ساتھ بدسلوکی اور ہراسانی کے ہولناک واقعے پر حزب اختلاف کے رہنما تیجسوی یادو نے نتیش کمار حکومت پر سخت حملہ کیا ہے۔ انہوں نے اس واقعے کو انتہائی سنگین اور شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں بچیاں اب محفوظ نہیں رہی ہیں۔

بھارت۔ یورپی یونین شراکت داری مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجیز، سیمی کنڈکٹرز اور جدید تحقیق میں تعاون کے نئے راستے کھولتی ہے: ڈاکٹر جتیندر

نئی دہلی: یورپی پارلیمنٹ کی صنعت، تحقیق اور توانائی کمیٹی کے وفد نے جس کی قیادت آسٹریا کی اینجلیکا ونزِگ اور رافیل اسٹانکا نیلی کر رہے تھے آج سائنس و ٹیکنالوجی اور ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ سے ملاقات کی۔ اس دوران ہندوستان۔یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کے مؤثر نفاذ اور سائنس، ٹیکنالوجی، تحقیق اور اہم و ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے شعبوں میں یورپی یونین کے ساتھ گہرے تعاون پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔ وزیر نے کہا کہ ہندوستان۔یورپی یونین اسٹریٹجک شراکت داری باہمی ترجیح کے شعبوں میں قریبی تعاون کے اہم مواقع فراہم کرتی ہے، جس میں سائنس اور تحقیق اس شراکت داری کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ وفد کی جانب سے بات کرتے ہوئے، آسٹریا سے تعلق رکھنے والی رکن یورپی پارلیمنٹ اور آئی ٹی آر ای کی کل وقتی رکن، اینجلیکا ونزِگ نے ملاقات کے لیے وزیر کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہندوستان یورپی یونین کے لیے ایک کلیدی اسٹریٹجک شراکت دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفد کے دورے کا مقصد ہندوستان کی صنعتی اور ٹیکنالوجی پالیسیوں کے بارے میں گہری سمجھ بوجھ حاصل کرنا اور قریبی تعاون کے شعبوں کی نشاندہی کرنا تھا۔ انہوں نے صنعتی مسابقت کو مضبوط بنانے، محفوظ اور لچکدار اہم سپلائی چینز کو یقینی بنانے، اور گرین (ماحول دوست) و ڈیجیٹل تبدیلیوں کو آگے بڑھانے میں مشترکہ مفادات کا ذکر کیا، اور ان امور پر ہندوستان اور یورپی پارلیمنٹ کے درمیان جاری بات چیت کا خیر مقدم کیا۔ بات چیت کے دوران، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان۔یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدہ کا جلد اور مؤثر نفاذ ایک اجتماعی ترجیح ہونی چاہیے اور اس معاہدے پر جلد دستخط اور توثیق کے لیے یورپی پارلیمنٹ کی مسلسل حمایت کی توقع ظاہر کی۔ انہوں نے کہا کہ آزاد تجارتی معاہدہ کاروباروں، صارفین اور ہنرمند پیشہ ور افراد کے لیے نئے مواقع کھولے گا اور ہندوستان۔یورپی یونین کی کثیر جہتی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید تقویت دے گا۔ ہندوستان کی تحقیق اور جدت طرازی کی ترجیحات پر بات کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ تحقیق اور جدت طرازی حکومت کے وکست بھارت 2047 کے وژن کا مرکزی حصہ ہیں، جس میں زیادہ اثر والی تحقیق، تحقیق کو ٹیکنالوجیز اور مصنوعات میں تبدیل کرنے، اور صنعت کی بڑھتی ہوئی شرکت پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ انہوں نے انوسندھان نیشنل ریسرچ فاؤنڈیشن اور 10 ارب یورو مالیت کے ریسرچ، ڈیولپمنٹ اینڈ انوویشن اقدام کا حوالہ دیا، جس کا مقصد زیادہ خطرے اور گہرے اثرات کی حامل تحقیق کو فروغ دینا اور ڈیپ ٹیک اسٹارٹ اپس کی آبیاری کرنا ہے۔

منشیات کے خلاف اب مضبوط اور فیصلہ کن کارروائی کرنے کا وقت آگیا ہے

تقریب کے دوران ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی اے این ٹی ایف کو بھی اعزاز سے نوازا گیا

نئی دہلی: امور داخلہ و امداد باہمی کے مرکزی وزیر جناب امت شاہ نے آج نئی دہلی میں ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی انسداد منشیات ٹاسک فورس (اے این ٹی ایف) کے سربراہان کی تیسری قومی کانفرنس کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر مرکزی وزیر داخلہ نے منشیات کے خلاف بیداری پھیلانے کے لیے ٹیلی ویژن اشتہارات (ٹی وی سیز) جاری کیے اور لکھنؤ اور دہرادون میں نارکوٹکس کنٹرول بیورو (این سی بی) کے نئے زونل کمپلیکس کی بنیاد رکھی۔ تقریب کے دوران ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی اے این ٹی ایف کو بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کے علاوہ مرکزی وزیر داخلہ نے این سی بی کی نئی ڈیزائن کی گئی ویب سائٹ کا بھی آغاز کیا۔ این سی بی کی جانب سے منعقد کی گئی دو روزہ کانفرنس میں 36 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے اے این ٹی ایف سربراہان کے ساتھ متعلقہ سرکاری محکموں اور دیگر متعلقہ فریقوں کے نمائندے بھی شرکت کر رہے ہیں۔ اپنے خطاب میں مرکزی وزیر داخلہ جناب امت شاہ نے کہا کہ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہم گزشتہ پانچ برسوں سے منشیات سے پاک ہندوستان کے مشکل ہدف کو حاصل کرنے کی کوشش میں ایک کے بعد ایک قدم اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ملک اور دنیا کے لیے سب سے سنگین خطرہ بن چکی منشیات کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کی جائے اور اجتماعی کوششوں کے ذریعے اس کے خلاف کامیابی حاصل کی جائے۔ جناب شاہ نے کہا کہ 31 دسمبر 2029 تک ہم سب مل کر ہندوستان سے منشیات کے کاروبار کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں کامیاب ہوں گے۔ جناب امت شاہ نے کہا کہ گزشتہ پانچ برسوں میں ہم نے کشمیر میں دہشت گردی، شمال مشرق میں شورش اور نکسل ازم جیسے کئی چیلنجز کے خلاف کامیابی حاصل کی ہے۔ وزارت داخلہ نے تمام ریاستوں کے تعاون سے ملک کو کئی دہائیوں سے درپیش ان بڑے مسائل کو ختم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منشیات کے خلاف جنگ تمام جنگوں میں سب سے مشکل ہے، لیکن ہم اس جنگ کو ادھورا نہیں چھوڑ سکتے۔ جناب شاہ نے کہا کہ 2047 تک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر، آنے والی نسلوں کو محفوظ رکھنے اور نوجوانوں کو ہندوستان کی ترقی سے جوڑنے کے لیے ہمارے سامنے واحد راستہ ہندوستان کو منشیات سے پاک بنانا ہے۔ ہمیں متحد ہو کر اور پورے عزم کے ساتھ اس مسئلے کے خلاف لڑنا ہوگا اور کامیابی حاصل کرنی ہوگی۔ منشیات کے خلاف اب واقعی ایک مضبوط، منظم اور فیصلہ کن کارروائی کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ یہ مسئلہ نہ صرف فرد کی صحت کو تباہ کرتا ہے بلکہ پورے خاندان اور معاشرے کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیتا ہے۔ نوجوان نسل، جو کسی بھی قوم کا اصل اثاثہ ہوتی ہے، اس وباء کا سب سے آسان شکار بن رہی ہے۔

دہلی میں پھر دہلا دینے والی واردات، ۷ سالہ بچی سے عصمت دری

پولیس چوکی کے باہر مشتعل لوگوں کا ہنگامہ

دہلی کے دیش بندھو گپتا روڈ تھانہ علاقے کے کشن گنج میں 7 سالہ بچی کے ساتھ مبینہ عصمت دری کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پولیس نے ملزم کو حراست میں لے لیا ہے، جبکہ متاثرہ بچی کا طبی معائنہ کرایا جا رہا ہے۔ دہلی کے دیش بندھو گپتا روڈ تھانہ علاقے کے کشن گنج میں 7 سالہ بچی کے ساتھ مبینہ عصمت دری کا معاملہ سامنے آنے کے بعد علاقے میں کشیدگی پیدا ہو گئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ایک شخص کو حراست میں لے لیا اور اسے طبی جانچ کے لیے بھیجا گیا۔ مقامی لوگوں کے احتجاج اور ہنگامے کے درمیان ملزم کے خلاف POCSO ایکٹ اور بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی متعلقہ دفعات کے تحت ایف آئی آر درج کرنے کی کارروائی شروع کی گئی ہے۔ پولیس پورے معاملے کی تفتیش کر رہی ہے۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ شِدھی پورہ پولیس چوکی کے حدود میں آتا ہے، جو دیش بندھو گپتا روڈ تھانے سے منسلک ہے۔ پیر کی شام تقریباً 6:30 بجے مقامی لوگ 7 سالہ متاثرہ بچی اور اس کے اہل خانہ کے ساتھ شِدھی پورہ پولیس چوکی پہنچے۔ مقامی افراد مبینہ ملزم کو پکڑ کر اپنے ساتھ لائے تھے۔ پولیس نے ملزم کی شناخت کشن گنج علاقے کے رہنے والے 34 سالہ انکت کے طور پر کی ہے۔ پولیس کے مطابق مقامی لوگوں نے اسے کشن گنج علاقے میں بچی کے ساتھ مبینہ جنسی زیادتی کرتے ہوئے پکڑا تھا، جس کے بعد اسے حراست میں لے کر پولیس چوکی لایا گیا۔ واقعے کی خبر پھیلتے ہی بڑی تعداد میں مقامی لوگ پولیس چوکی پر جمع ہو گئے۔ لوگوں نے چوکی کا گھیراؤ کرتے ہوئے ملزم کے خلاف سخت قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا اور نعرے بازی کی۔ کچھ مظاہرین نے ملزم کے لیے سزائے موت کا مطالبہ بھی کیا۔ صورتحال کو دیکھتے ہوئے علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے بڑی تعداد میں پولیس اہلکار تعینات کیے گئے۔ وسطی دہلی ضلع کے سینئر افسران بھی موقع پر پہنچے اور لوگوں کو سمجھا بجھا کر حالات کو قابو میں کیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ متاثرہ بچی کا طبی معائنہ کرایا جا رہا ہے۔ اہل خانہ کے بیانات کی بنیاد پر POCSO ایکٹ سمیت متعلقہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کرنے کی کارروائی کی جا رہی ہے۔ پولیس ملزم سے پوچھ گچھ بھی کر رہی ہے۔ فی الحال علاقے میں صورتحال قابو میں بتائی گئی ہے، تاہم احتیاطی طور پر پولیس فورس تعینات رکھی گئی ہے۔

ٹیکنالوجی کو انسانیت کی خدمت گار رہنا چاہیے، اس کا آقا نہیں

انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی کو انسانیت کی خدمت گار رہنا چاہیے، اس کا آقا نہیں۔

جموں: جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا ہے کہ مصنوعی ذہانت کے موجودہ دور میں طلبہ کو مسلسل سیکھنے کے ساتھ ساتھ تخلیقی صلاحیت، ہمدردی اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ٹیکنالوجی کو انسانیت کی خدمت گار رہنا چاہیے، اس کا آقا نہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے یہ بات یونیورسٹی آف جموں میں تقریباً 10 کروڑ روپے کی لاگت سے تیار کیے گئے مختلف نئے منصوبوں کا افتتاح کرنے کے بعد خطاب کرتے ہوئے کہی۔ افتتاح کیے گئے منصوبوں میں جدید اسپورٹس کمپلیکس، شوٹنگ رینج، کرکٹ اسٹیڈیم کے لیے ہائی ماسٹ لائٹس اور توی گیسٹ ہاؤس کمپلیکس شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے باعث موجودہ دور میں تبدیلی کی رفتار بے مثال ہے اور ایسے میں تعلیمی نظام کو بھی تیزی سے بدلتے حالات کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رٹنے کے بجائے طلبہ میں تجسس، غور و فکر، استدلال اور عملی صلاحیتوں کو فروغ دیا جانا چاہیے۔ منوج سنہا نے کہا کہ انسانی وقار، روزگار، صحت، تعلیم اور آزادی سے متعلق اہم فیصلے ہمیشہ جواب دہ انسانوں کی جانب سے کیے جانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ مشینیں حساب اور پیش گوئی کر سکتی ہیں، لیکن احساس اور ذمہ داری کا بوجھ نہیں اٹھا سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ کوئی ٹیکنالوجی استاد کی جگہ نہیں لے سکتی، تاہم ٹیکنالوجی مستقبل میں استاد کے کردار کو ضرور تبدیل کرے گی۔ مستقبل کا استاد محض معلومات فراہم کرنے والا نہیں بلکہ رہنما، سوال اٹھانے والا اور طلبہ میں تجسس و کردار سازی پیدا کرنے والا ہوگا۔ لیفٹیننٹ گورنر نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ زندگی بھر سیکھنے کا جذبہ برقرار رکھیں، مختلف شعبوں کے درمیان روابط قائم کریں، قومی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں، تعلیم کے ساتھ کھیلوں کو بھی اہمیت دیں اور اپنی روایات و اقدار سے جڑے رہیں۔ انہوں نے نوجوانوں سے بڑے خواب دیکھنے اور اپنی صلاحیتوں کو معاشرے اور ملک کی خدمت کے لیے استعمال کرنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ نسل مصنوعی ذہانت کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے اور اس پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ایسا مستقبل تشکیل دے جس میں انسانیت کی ترقی اور بہبود کو یقینی بنایا جا سکے۔

بھارت اور ناروے کے درمیان

ماحولیاتی اور موسمیاتی تعاون مزید مضبوط بنانے پر اتفاق

اوسلو: ہندوستان اور ناروے نے ماحولیات کے شعبے میں باہمی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان ماحولیات سے متعلق مشترکہ ورکنگ گروپ کی 12 ویں میٹنگ 10 اور 11 ستمبر کو ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں ہوئی، جس میں سمندری آلودگی، پلاسٹک اور کیمیائی آلودگی، ماحولیاتی تحقیق، کچرے کی ری سائیکلنگ، موسمیاتی تبدیلی اور سمندروں کے پائیدار انتظام سمیت مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ناروے میں ہندوستانی سفارتخانے کے مطابق یہ میٹنگ گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے تحت ماحولیات اور موسمیاتی تبدیلی کے شعبے میں دونوں ملکوں کے تعاون کو آگے بڑھانے کے مشترکہ عزم کی عکاس ہے۔ ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے سکریٹری تنمے کمار نے کی۔ میٹنگ میں پلاسٹک آلودگی، سرکلر اکانومی، موسمیاتی تبدیلی، کاربن اخراج، کاربن مارکیٹ اور سمندروں کے پائیدار انتظام پر خصوصی توجہ دی گئی۔ اس کے علاوہ دونوں ملکوں کے درمیان سمندری آلودگی، ماحولیاتی تحقیق، پلاسٹک اور کیمیائی آلودگی، کچرے کی ری سائیکلنگ اور سمندری وسائل کے انتظام کے شعبوں میں جاری تعاون کا بھی جائزہ لیا گیا۔ ہندوستانی سفارتخانے نے کہا کہ بات چیت کے دوران دونوں ممالک نے گرین اسٹریٹجک پارٹنرشپ کے تحت ماحولیات اور موسمیاتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کی تصدیق کی۔ ہندوستان اور ناروے کے درمیان ماحولیات کے ساتھ ساتھ دیگر شعبوں میں بھی تعاون بڑھ رہا ہے۔ جون میں ناروے کی ہندوستان میں سفیر مے ایلن اسٹینر اور وزارت خارجہ میں پالیسی پلاننگ اینڈ ریسرچ کی جوائنٹ سکریٹری اپرنا رے کے درمیان ملاقات ہوئی تھی۔ اس دوران بدلتی ہوئی عالمی ترجیحات اور ہندوستان و ناروے کے درمیان کثیر جہتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا۔ اس ملاقات کے بعد ناروے کی سفیر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا تھا کہ دونوں ملکوں نے عالمی ترجیحات میں آنے والی تبدیلیوں اور ہندوستان و ناروے کی کثیر جہتی شراکت داری کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر بات کی۔ ہندوستان اور ناروے کے تعلقات میں اہم پیش رفت مئی میں ہوئی، جب وزیر اعظم نریندر مودی نے ناروے کا دو روزہ سرکاری دورہ کیا اور انڈیا۔نورڈک سربراہ اجلاس میں شرکت کی۔

شراکت داریوں کے ذریعے بھارت

عالمی ترقی کے محرک کے طور پر ابھر رہا ہے: گوئل

نئی دہلی: مرکزی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت تجارت، مینوفیکچرنگ اور بین الاقوامی اتحادوں کے ذریعے عالمی ترقی کے بنیادی محرک کے طور پر کام کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل ان لوگوں کا ہے جو شراکت داریاں قائم کرتے ہیں۔ منگل کو ویڈیو کال کے ذریعے آنندراٹھی کانفرنس اور جی 200 سمٹ 2026 سے خطاب کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ بھارت 2047 تک ایک ترقی یافتہ ملک بننے کی بنیاد رکھ رہا ہے۔ اس عمل کو تین نکاتی ایجنڈے کے ذریعے آگے بڑھایا جا رہا ہے جس کا مرکز میکرو اکنامک استحکام، بڑے پیمانے پر بنیادی ڈھانچے کی توسیع اور سماجی بہبود کی ہدف شدہ خدمات کی فراہمی ہے۔ گوئل نے کہا، مستقبل ان لوگوں کا ہے جو شراکت داریاں قائم کرتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی کو دیکھیں۔ وہ دنیا بھر میں شراکت داریاں قائم کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ وہ ترقی یافتہ ممالک کے ساتھ ساتھ ترقی پذیر دنیا کے عالمی رہنماؤں کے ساتھ بھی تعلقات استوار کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ بین الاقوامی رہنما وزیر اعظم کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں، جس کی بدولت شدید عالمی تقسیم اور جاری جغرافیائی سیاسی تنازعات کے باوجود اعلیٰ سطحی سربراہی اجلاسوں میں 50 سے زائد ٹھوس نتائج پر اتفاق رائے پیدا کرنے میں مدد ملی۔ ملک کی داخلی پیش رفت پر روشنی ڈالتے ہوئے وزیر نے کہا کہ آزادی کے 80 ویں سال میں داخل ہونا معیشت کو ایک اہم موڑ پر لے آیا ہے۔ گوئل نے کہا، "ہم پہلے ہی اپنے ملک سے عالمی ترقی کے تقریباً پانچویں حصے (20 فیصد) کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ہم بلاشبہ تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت ہیں، لیکن ہم ایک ایسی سرزمین بھی ہیں جہاں نوجوان آبادی موجود ہے جو بلند عزائم رکھتی ہے، ڈیجیٹل دنیا میں رہتی ہے، جہاں ایک ارب انٹرنیٹ صارفین ہیں اور جو دنیا کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے جڑی ہوئی ہے۔

بھارت کی پہلی معدنیات کی منڈی اگلے مالی سال تک فعال ہو سکتی ہے

نئی دہلی: حکومت کے ایک اعلیٰ عہدیدار کے مطابق، بھارت کی پہلی منرل ایکسچینج (معدنیات کی منڈی) جو معدنیات کی شفاف اور الیکٹرانک ترسیل پر مبنی تجارتی پلیٹ فارم فراہم کرے گی، اگلے مالی سال تک رجسٹرڈ اور فعال ہونے کا امکان ہے۔ یہ پیش رفت وزارت کان کنی کی جانب سے جون میں منرل ایکسچینج رولز، 2026 کے نوٹیفکیشن کے بعد سامنے آئی ہے۔ یہ ایکسچینج معدنیات کے لیے ایک شفاف اور الیکٹرانک ترسیل پر مبنی تجارتی پلیٹ فارم تشکیل دے گی، مارکیٹ کی بنیاد پر قیمتوں کے تعین میں سہولت فراہم کرے گی اور پیداوار کنندگان اور خریداروں کے درمیان معلومات کے فرق کو کم کرے گی۔ فیڈریشن آف انڈین منرل انڈسٹریز (FIMI) کے 60 ویں سالانہ اجلاسِ عام کے دوران، کان کنی کی ایڈیشنل سکریٹری وینا کماری ڈرمل نے کہا، "ہمیں توقع ہے کہ اگلے مالی سال تک پہلی منرل ایکسچینج رجسٹرڈ اور فعال ہو جائے گی۔ اس وقت ایکسچینج کی رجسٹریشن کا کام جاری ہے۔" انہوں نے کہا کہ وزارت نے شفاف قیمتوں کے تعین اور معیار کی معیاری جانچ کے حامل جدید ترین پلیٹ فارم کی تشکیل کے لیے جون میں منرل ایکسچینج رولز کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ ڈرمل نے کہا کہ اس ایکسچینج میں مارکیٹ میں ہیرا پھیری کو روکنے اور شرکاء کے تحفظ کے لیے رسک مینجمنٹ کے طریقہ کار بھی شامل ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پیداوار کنندگان اور خریداروں کو معدنیات کے لیے ایک قابلِ اعتماد اور عالمی سطح پر مسابقتی مارکیٹ فراہم کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ معدنیات بنیادی ڈھانچے، مینوفیکچرنگ اور قومی توانائی کے تحفظ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جیسے جیسے ملک 'وکست بھارت 2047' کے وژن کی جانب بڑھ رہا ہے، بھارت کا بنیادی مقصد ایک خود انحصار معیشت کی تعمیر ہے۔ اس کام کی اہمیت کا اندازہ ملک کے درآمدی اعداد و شمار سے لگایا جا سکتا ہے۔ صرف مالی سال 26-2025 میں، بھارت نے 10,12,000 کروڑ روپے مالیت کی معدنیات درآمد کیں۔ قومی خزانے پر اس بھاری بوجھ کو کم کرنے کے لیے، صنعت کو وسعت دینے، ملکی صلاحیت بڑھانے، پیداوار میں اضافہ کرنے اور اپنے مقامی وسائل کا بہترین استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔ گزشتہ دہائی میں کان کنی کے شعبے میں غیر معمولی ترقی دیکھی ہے۔ سال 14-2013 میں معدنی پیداوار کی مالیت 49,900 سے 50,000 کروڑ روپے تھی جو 26-2025 میں بڑھ کر 1.86 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی، جس سے 11.6 فیصد کی مجموعی سالانہ شرح نمو ظاہر ہوتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس ترقی کا محرک وزارت کان کنی کی جانب سے کی جانے والی پالیسی اصلاحات ہیں۔

عمران مسعود بمقابلہ اقرا حسن

انتخابات سے پہلے مغربی یوپی میں مسلم سیاست کے دو بڑے چہروں کی لفظی جنگ تیز

اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے قبل سماج وادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس کے درمیان اتحاد اور سیٹوں کی تقسیم کو لے کر جاری سیاسی کشمکش اب عمران مسعود اور اقرا حسن کی بیان بازی تک پہنچ گئی ہے۔ عمران مسعود جلد سیٹوں کی تقسیم طے کرنے پر زور دے رہے ہیں، جبکہ اقرا حسن نے جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست میں بی جے پی کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت صرف اکھلیش یادو میں ہے۔ اتر پردیش میں 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان اتحاد کو لے کر جاری سیاسی کشمکش ایک نئے مرحلے میں داخل ہو گئی ہے۔ سیٹوں کی تقسیم کو لے کر دونوں جماعتوں کے درمیان اختلافات کے درمیان مغربی اتر پردیش کے دو نمایاں مسلم سیاسی چہرے عمران مسعود اور اقرا حسن بھی ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے ہیں۔ یہ معاملہ سہارنپور سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود اور کیرانہ سے ایس پی کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن کے درمیان سیاسی بیان بازی کی شکل اختیار کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ سہارنپور سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود مسلسل سماج وادی پارٹی پر تنقید کر رہے ہیں۔ وہ اکھلیش یادو کی مسلم سیاست پر بھی سوال اٹھاتے رہے ہیں۔ عمران مسعود کا کہنا ہے کہ اتحاد کے حوالے سے جو بھی فیصلہ ہونا ہے، اسے جلد حتمی شکل دی جانی چاہیے۔ ان کے مطابق تاخیر سے نقصان ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کانگریس کے بغیر بی جے پی کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ عمران مسعود نے یہ موقف بھی ظاہر کیا کہ اگر اکھلیش یادو اتحاد میں بڑا دل نہیں دکھاتے تو کانگریس اکیلے انتخابی میدان میں اترنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹے گی۔ انہوں نے اپنے ضلع کی نشستوں پر کسی رعایت سے بھی انکار کیا ہے۔ ان کے اس موقف کو کانگریس کی اس حکمت عملی سے جوڑا جا رہا ہے جس کے تحت پارٹی مغربی اتر پردیش اور مسلم اکثریتی نشستوں پر سیٹوں کی تقسیم میں اپنی پوزیشن مضبوط رکھنا چاہتی ہے۔ عمران مسعود کے بیانات کے جواب میں ایس پی کی رکن پارلیمنٹ اقرا حسن نے کہا کہ اتر پردیش میں اگر کوئی لیڈر بی جے پی کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو وہ اکھلیش یادو ہیں۔ اقرا حسن نے کانگریس کی انتخابی پوزیشن پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر کانگریس اپنے دم پر اکیلے انتخابات لڑتی ہے تو وہ کچھ نہیں کر پائے گی۔ ایس پی اور کانگریس کے اتحاد کے حوالے سے اقرا حسن نے کہا کہ اتحاد برقرار رہتا ہے تو بہتر ہے، ورنہ اس کا نقصان کانگریس کو ہوگا، سماج وادی پارٹی کو نہیں۔ ان کے اس بیان کے بعد ریاست میں دونوں جماعتوں کے تعلقات اور سیٹوں کی تقسیم کو لے کر سیاسی بحث مزید تیز ہو گئی ہے۔ عمران مسعود اور اقرا حسن دونوں مغربی اتر پردیش سے تعلق رکھنے والے نمایاں مسلم سیاسی خاندانوں سے آتے ہیں۔ ان کے درمیان جاری بیان بازی کو ایس پی اور کانگریس کے درمیان سیٹوں کی تقسیم اور سیاسی اثر و رسوخ کو لے کر جاری اختلافات کے تناظر میں دیکھا جا رہا ہے۔ مغربی یوپی میں مسلم ووٹروں کے درمیان دونوں جماعتوں کی سیاسی رسائی بھی اس بحث کا ایک اہم پہلو ہے۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

شیفالی چوتھے نمبر پر پہنچیں، سری چرنی اور دیپتی ٹاپ گیند باز برقرار

ہندوستان کی سری چرنی اور دیپتی شرما نے آئی سی سی خواتین کی ٹی ۲۰ گیند بازی رینکنگ میں بالترتیب پہلے اور

دوسرے مقام پر اپنی جگہ برقرار رکھی، جبکہ ایشین گیمز میں شاندار کارکردگی کے بعد شیفالی ورما بلے بازوں کی فہرست میں ٹاپ چار میں شامل ہوگئیں۔ ہندوستان کی سری چرنی اور دیپتی شرما نے آئی سی سی خواتین کی ٹی ۲۰ گیند بازی رینکنگ میں بالترتیب پہلے اور دوسرے مقام پر اپنی جگہ برقرار رکھی، جبکہ ایشین گیمز میں شاندار کارکردگی کے بعد شیفالی ورما بلے بازوں کی فہرست میں ٹاپ چار میں شامل ہوگئیں۔ شیفالی نے بلے سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی پہلی ٹی ۲۰ سنچری بنانے کے بعد چوتھا مقام حاصل کیا۔ انہوں نے ایشین گیمز کے سیمی فائنل میں بنگلہ دیش کے خلاف ۴۹ گیندوں پر ناٹ آؤٹ سنچری بنائی۔ سری چرنی اور دیپتی گیند بازی رینکنگ میں سرفہرست رہیں، جبکہ ان کی ہندوستانی ساتھی کرانتی گاؤڑ اور نندنی شرما نے بھی نمایاں بہتری حاصل کی۔ گاؤڑ ۱۵ مقام کی چھلانگ لگا کر ۵۷ ویں نمبر پر پہنچ گئیں، جبکہ نندنی ۲۲ مقام اوپر چڑھ کر ۲۷ ویں نمبر پر آ گئیں۔ گزشتہ ہفتے اپنی کارکردگی کے بعد دونوں نے کریئر کے بہترین ریٹنگ پوائنٹس حاصل کیے۔ پاکستان کی کئی کھلاڑیوں نے بھی نمایاں پیش رفت کی۔ ایشین گیمز کے کوارٹر فائنل اور سیمی فائنل میں بالترتیب ۲۵ اور ۵۴ رنز بنانے کے بعد شوال ذوالفقار بلے بازوں کی فہرست میں ۱۶ مقام اوپر چڑھ کر ۲۹ ویں نمبر پر پہنچ گئیں اور کیریئر کے بہترین ۵۵۸ ریٹنگ پوائنٹس حاصل کیے۔ عائشہ ظفر نے اس سے بھی بڑی چھلانگ لگائی۔ وہ ۳۱ مقام اوپر چڑھ کر ۴۰ ویں نمبر پر پہنچیں اور کریئر کے بہترین ۴۸۹ ریٹنگ پوائنٹس حاصل کیے۔ انہوں نے ایشین گیمز میں سری لنکا کے خلاف ۷۱ رنز بنائے تھے اور آل راؤنڈر رینکنگ میں بھی نو مقام کی بہتری کے ساتھ ۳۰ ویں نمبر پر پہنچ گئیں۔ پاکستان کی کپتان فاطمہ ثنائی ۲۰ گیند بازوں کی فہرست میں پانچ مقام اوپر چڑھ کر ۲۴ ویں نمبر پر پہنچ گئیں، جبکہ تھائی لینڈ کی اونچا کام چومفو پاکستان کے خلاف تین وکٹ لینے کے بعد چھ مقام کی بہتری کے ساتھ مشترکہ طور پر ۶۳ ویں نمبر پر آ گئیں۔ تازہ ترین رینکنگ میں زمبابوے کے خلاف جنوبی افریقہ کی ۵-۰ سے ٹی ۲۰ سیریز کی کارکردگی کا بھی اثر نظر آیا۔ سیریز میں سب سے زیادہ رنز بنانے والی کھلاڑی اینیک بوش آٹھ مقام اوپر چڑھ کر ۴۶ ویں نمبر پر پہنچ گئیں اور ٹاپ ۵۰ میں شامل ہوگئیں۔ نوجوان کھلاڑی میانے سمِٹ کے لیے بھی یہ سیریز شاندار رہی اور وہ کریئر کے بہترین مشترکہ ۵۳ ویں مقام پر پہنچ گئیں۔

ایشین گیمز 2026: ہندوستان نے جیتا پہلا گولڈ میڈل

خواتین کرکٹ ٹیم نے سری لنکا کو 147 رنز سے شکست دی

اسمرتی مندھانا نے 45 گیندوں پر 79 رنز کی اننگ میں 7 چھکے اور 5 چوکے لگائے۔ اس دوران انہوں نے اپنے 11000 بین الاقوامی رنز بھی مکمل کیے اور یہ اعزاز حاصل کرنے والی دنیا کی پہلی خاتون کرکٹر بن گئیں۔ ایشین گیمز 2026 میں ہندوستان کو پہلا گولڈ میڈل خواتین کرکٹ ٹیم نے دلایا ہے۔ ہرمن پریت کور کی قیادت میں ٹیم نے فائنل میں سری لنکا کو 147 رنز کے بڑے فرق سے شکست دی۔ شفالی ورما (48)، اسمرتی مندھانا (79) اور رچا گھوش (49) کی شاندار اننگز کی بدولت ہندوستان نے فائنل میں 216 رنز کا بڑا اسکور کھڑا کیا تھا۔ 217 رنز کے بڑے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے سری لنکا کی کپتان چماری اٹاپٹو اور ایمیشا دلانی نے اننگ کا آغاز کیا، لیکن دونوں پہلی وکٹ کے لیے صرف 18 رنز جوڑ سکیں۔ بلے سے کمال کرنے کے بعد شفالی ورما نے گیند سے بھی تباہی مچائی اور پاور پلے میں 2 وکٹیں حاصل کیں۔ انہوں نے دلانی (3) اور حسینی پریرا (0) کو آؤٹ کیا۔ پاور پلے ختم ہونے کے بعد اگلے ہی اوور میں دیپتی شرما نے سری لنکا کی سب سے اہم وکٹ حاصل کی۔ انہوں نے چماری اٹاپٹو کو کیچ آؤٹ کرایا۔ اٹاپٹو نے 21 گیندوں پر 5 چوکوں کی مدد سے 21 رنز بنائے۔ اس کے اگلے ہی اوور میں شرینکا پاٹل نے ہرشیتا مادھوی (0) کو آؤٹ کر دیا۔ ہنسما کرونارتنے (1) کی صورت میں سری لنکا کی پانچویں وکٹ 49 رنز کے اسکور پر گری۔ 49 کے اسکور پر ہی سری لنکا نے چھٹی وکٹ کاویشا دلہاری (11) کی شکل میں گنوائی، جنہیں دیپتی شرما نے اپنا شکار بنایا۔ سری لنکا کی پوری ٹیم 4.15 اوورز میں صرف 69 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ ہندوستان کی جانب سے دیپتی شرما نے 3، شفالی ورما، شرینکا پاٹل اور شری چرنی نے 2-2 وکٹیں حاصل کیں۔ ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے اتری ہندوستانی ٹیم کو شفالی ورما اور اسمرتی مندھانا کی اوپننگ جوڑی نے شاندار آغاز دلایا۔ دونوں نے پہلی وکٹ کے لیے 99 رنز بنائے۔ شفالی اپنی نصف سنچری سے صرف 2 رنز سے محروم رہ گئیں۔ انہوں نے 29 گیندوں پر 3 چھکوں اور 3 چوکوں کی مدد سے 48 رنز بنائے۔ اسمرتی مندھانا نے اپنی نصف سنچری مکمل کی اور وہ سنچری کی جانب بڑھ رہی تھیں، لیکن سگندھیکا نے 79 رنز پر ان کی اننگ ختم کر دی۔ مندھانا نے 45 گیندوں پر 79 رنز کی اننگ میں 7 چھکے اور 5 چوکے لگائے۔ اس دوران انہوں نے اپنے 11000 بین الاقوامی رنز بھی مکمل کیے اور یہ اعزاز حاصل کرنے والی دنیا کی پہلی خاتون کرکٹر بن گئیں۔ کپتان ہرمن پریت کور نے 17 گیندوں پر 19 رنز بنائے۔ اسمرتی مندھانا جب آؤٹ ہوئیں تو 16.5 اوورز میں ہندوستان کا اسکور 163 رنز تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ہندوستان 200 رنز کا ہندسہ چھو نہیں پائے گا، لیکن رچا گھوش کی طوفانی اننگ کی بدولت ہندوستان نے 216 رنز کا بڑا اسکور کھڑا کر دیا۔ صرف آخری اوور میں ہی 25 رنز بنے، جس میں رچا نے 2 چھکے لگائے۔ رچا نے 22 گیندوں پر 3 چھکوں اور 6 چوکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ 49 رنز بنائے۔ سری لنکا کی جانب سے سگندیکا کماری، کاویشا دلہاری اور چامودی پربودا نے 1-1 وکٹ حاصل کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ایشیائی کھیلوں میں بھارتی خواتین ٹیم کی کارکردگی انتہائی شاندار رہی۔ انہوں نے ٹیم کے کھیل میں اعتماد، اعلیٰ مہارت اور بہترین ٹیم ورک کی تعریف کی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بھارتی خواتین کرکٹ ٹیم نے اپنی شاندار کارکردگی کے ذریعے پورے ملک کو فخر کا موقع فراہم کیا ہے۔ ٹیم کی محنت اور اجتماعی کوششوں کا نتیجہ گولڈ میڈل کی صورت میں سامنے آیا، جو بھارتی کھیلوں کے لیے ایک اہم کامیابی ہے۔ بھارتی خواتین کرکٹ ٹیم کی یہ کامیابی ایشیائی کھیلوں میں بھارت کے لیے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ٹیم کی شاندار جیت کے ساتھ بھارت نے اس مقابلے میں اپنا پہلا سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ فائنل میں بھارتی کھلاڑیوں نے دباؤ کے باوجود پُراعتماد کھیل پیش کیا اور بہترین کارکردگی کے ذریعے خطاب اپنے نام کیا۔ وزیر اعظم مودی نے ٹیم کی اس تاریخی کامیابی کو بھارتی کرکٹ کے لیے بھی ایک قابلِ فخر لمحہ قرار دیا۔ انہوں نے کھلاڑیوں کی صلاحیت، عزم اور ٹیم اسپرٹ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی کامیابی ملک کے نوجوانوں کے لیے ایک مثال بنے گی۔ وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا کہ بھارتی خواتین کرکٹ ٹیم کی یہ تاریخی کامیابی ملک بھر کے نوجوان اور ابھرتے ہوئے کرکٹرز کے لیے تحریک کا ذریعہ بنے گی۔

مکسڈ مارشل آرٹس میں بھارت کا تاریخی کمال

وزیر اعظم نریندر مودی نے سچیکا تاریال کو دی مبارکباد

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سچیکا تاریال کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی کامیابی کو بھارت کے لیے تاریخی قرار دیا۔ وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا، "مکسڈ مارشل آرٹس میں کانسی کا تمغہ جیتنے اور اس کھیل میں بھارت کے لیے ایشین گیمز کا پہلا تمغہ لانے پر سچیکا تاریال کو مبارکباد۔" پی ایم مودی نے سچیکا کی کامیابی کو ان کی لگن اور محنت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی یہ کارکردگی خاص طور پر ان کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ ایشین گیمز میں سچیکا تاریال نے مکسڈ مارشل آرٹس (MMA) مقابلے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارت کے لیے کانسی کا تمغہ جیت کر تاریخ رقم کر دی۔ یہ مکسڈ مارشل آرٹس میں ایشین گیمز کی تاریخ میں بھارت کا پہلا تمغہ ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے اس تاریخی کامیابی پر سچیکا تاریال کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی محنت، لگن اور عزم کی ستائش کی۔ ایشین گیمز کے پلیٹ فارم سے بھارتی کھیلوں کے لیے ایک بڑی اور تاریخی خبر سامنے آئی ہے۔ بھارتی ایتھلیٹ سچیکا تاریال نے مکسڈ مارشل آرٹس (MMA) مقابلے میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کانسی کا تمغہ اپنے نام کیا۔ سچیکا کی اس کامیابی نے بھارت کے کھیلوں کے ریکارڈ میں ایک نیا باب جوڑ دیا ہے، کیونکہ مکسڈ مارشل آرٹس میں ایشین گیمز کے دوران بھارت کا یہ پہلا تمغہ ہے۔ ان کی اس کامیابی کے بعد بھارتی کھیلوں کی دنیا میں خوشی کی لہر ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سچیکا تاریال کو مبارکباد دیتے ہوئے ان کی کامیابی کو بھارت کے لیے تاریخی قرار دیا۔ وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں کہا، "مکسڈ مارشل آرٹس میں کانسی کا تمغہ جیتنے اور اس کھیل میں بھارت کے لیے ایشین گیمز کا پہلا تمغہ لانے پر سچیکا تاریال کو مبارکباد۔" پی ایم مودی نے سچیکا کی کامیابی کو ان کی لگن اور محنت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی یہ کارکردگی خاص طور پر ان کے عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ وزیر اعظم نے انہیں مستقبل کے مقابلوں کے لیے بھی نیک خواہشات پیش کیں۔ سچیکا تاریال کی یہ کامیابی اس لیے بھی اہم ہے کہ مکسڈ مارشل آرٹس ایک انتہائی مشکل اور مسابقتی کھیل ہے۔ ایشین گیمز جیسے بڑے بین الاقوامی پلیٹ فارم پر تمغہ جیت کر انہوں نے اس کھیل میں بھارت کی مضبوط موجودگی درج کرائی ہے۔ سچیکا کا تاریخی تمغہ ملک کے نوجوان کھلاڑیوں، بالخصوص خواتین ایتھلیٹس کے لیے بھی حوصلہ افزائی کا باعث بن سکتا ہے۔ ان کی کامیابی سے بھارت میں مکسڈ مارشل آرٹس کے کھیل کو مزید فروغ ملنے اور نئی صلاحیتوں کے سامنے آنے کی امید پیدا ہوئی ہے۔

پاکستان کی خواتین ٹیم نے ایشین گیمز کے کرکٹ مقابلے کا کانسے کا تمغہ جیتا

ناہیدہ اختر، شورنا اختر اور رتو مونی نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔ سنجیدہ اختر میگھلا نے ایک بلے باز کو آؤٹ کیا

کپتان فاطمہ ثناء (۴۵رن/ ایک وکٹ) کی آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت پاکستان کی خواتین ٹیم نے بنگلہ دیش کو ۳۱رن سے شکست دے کر ایشیائی کھیلوں کے کرکٹ مقابلے کا کانسے کا تمغہ جیت لیا۔ کپتان فاطمہ ثناء (۴۵رن/ ایک وکٹ) کی آل راؤنڈ کارکردگی کی بدولت پاکستان کی خواتین ٹیم نے منگل کے روز بنگلہ دیش کو ۳۱رن سے شکست دے کر ایشیائی کھیلوں کے کرکٹ مقابلے کا کانسے کا تمغہ جیت لیا۔ پاکستان کے ۱۴۵ر رنز کے جواب میں بنگلہ دیش کی ٹیم مقررہ ۲۰ر اوورز میں ۷ر وکٹوں پر ۱۱۴ر رنز ہی بنا سکی اور مقابلہ ۳۱ر رنز سے ہار گئی۔ بنگلہ دیش کا آغاز اچھا نہیں رہا اور اس نے ۲۰ر رنز کے اسکور پر اپنے تین وکٹ گنوا دیے۔ جویریہ فردوس (چار)، دلارا اختر (۱۲ر رن) اور شوبھنا موستاری (۲ر رن) رنز بنا کر آؤٹ ہوئیں۔ ایسے مشکل وقت کپتان نگار سلطانہ اور شرمین اختر نے اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ دونوں بلے بازوں نے چوتھے وکٹ کے لیے ۴۷ر رنز جوڑے۔ ۱۴ر ویں اوور میں عائشہ ظفر نے نگار سلطانہ (۲۵ر رنز) کو آؤٹ کر کے اس شراکت داری کو توڑا۔ اس کے بعد بنگلہ دیش کے بلے باز پاکستانی باؤلنگ اٹیک کے آگے بے بس نظر آئے۔ تاہم شرمین اختر ایک سرا سنبھالے کھڑی رہیں۔ انہوں نے ۴۶ر گیندوں میں چار چوکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ ۴۶ر رنز بنائے۔ ناہیدہ اختر ۱۰ر رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہیں۔ پاکستان کی طرف سے ام ہانی نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ تسمیہ رباب، فاطمہ ثناء، نشرہ سندھو اور عائشہ ظفر نے ایک ایک بلے باز کو آؤٹ کیا۔ اس سے پہلے منگل کو تیسری پوزیشن کے لیے کھیلے گئے مقابلے میں پاکستان کی خواتین ٹیم نے ٹاس جیت کر پہلے بلے بازی کرنے کا فیصلہ کیا۔ شوال ذوالفقار اور گل فیروزہ کی سلامی جوڑی نے پہلے وکٹ کے لیے ۴۶ر رنز جوڑ کر پاکستان کو اچھا آغاز فراہم کیا۔ ساتویں اوور میں ناہیدہ اختر نے گل فیروزہ کو بولڈ کر کے اس شراکت داری کو توڑا۔ گل فیروزہ نے ۲۳ر گیندوں میں چھ چوکوں کی مدد سے ۳۱ر رنز بنائے۔ اگلے ہی اوور میں سائرہ جبین (پانچ) کو شورنا اختر نے اپنا شکار بنا لیا۔ ۱۰ر ویں اوور میں شوال ذوالفقار (۱۷ر رن) کو بھی شورنا اختر نے آؤٹ کیا۔ عائشہ ظفر (۹ر رن) اور ایمن فاطمہ (صفر) پر آؤٹ ہوئیں۔ ایک وقت پر پاکستان نے ۶۷ر رنز پر اپنے پانچ وکٹ گنوا دیے تھے۔ ایسے مشکل وقت میں فاطمہ ثناء اور عالیہ ریاض کی جوڑی نے اننگ کو سنبھالا۔ دونوں بلے بازوں کے درمیان چھٹے وکٹ کے لیے ۶۷ر رنز کی شراکت داری ہوئی۔ ۱۹ر ویں اوور میں رتو مونی نے عالیہ ریاض (۲۵ر رن) کو آؤٹ کر کے اس شراکت داری کا خاتمہ کیا۔ ۲۰ر ویں اوور میں ناہیدہ اختر نے فاطمہ ثناء کو بھی آؤٹ کر کے پویلین بھیج دیا۔ فاطمہ ثناء نے ۳۰ر گیندوں میں تین چوکے اور تین چھکے لگاتے ہوئے ۴۵ر رن کی اننگز کھیلی۔

مرزاپور دی مووی 300 کروڑ پار کرنے میں کامیاب

پنکج ترپاٹھی، علی فضل اور روی کشن کی فلم مرزاپور دی مووی نے باکس آفس پر اپنی کامیابی کا سلسلہ جاری رکھا

ممبئی: پنکج ترپاٹھی، علی فضل اور روی کشن کی فلم مرزاپور دی مووی نے باکس آفس پر اپنی کامیابی کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے ریلیز کے 16ویں دن دنیا بھر میں 300 کروڑ روپے کی کمائی کا ہندسہ عبور کر لیا۔ فلم نے اب تک مجموعی طور پر 19.302 کروڑ روپے کا عالمی کاروبار کیا ہے۔ فلم کی کمائی میں مسلسل استحکام کے باعث اسے 2026 کی سب سے زیادہ کمائی کرنے والی فلموں میں شامل کیا جا رہا ہے۔ فلم نے 16ویں دن ہندوستان میں تقریباً 50.4 کروڑ روپے کا نیٹ بزنس کیا، جس کے بعد 16 دنوں میں اس کی ہندوستانی نیٹ کمائی 70.210 کروڑ روپے ہوگئی ہے۔ ہندوستان میں فلم کا گراس کلیکشن 94.250 کروڑ روپے ریکارڈ کیا گیا ہے۔ مرزاپور دی مووی نے بیرون ملک بھی اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ فلم کا اوورسیز کلیکشن اب تک 25.51 کروڑ روپے ہے۔ ہندوستانی اور بیرون ملک کمائی کو ملا کر فلم کا عالمی مجموعی کاروبار 19.302 کروڑ روپے تک پہنچ گیا ہے۔ فلم کو "مرزاپور" ویب سیریز کی مقبولیت کا بھی فائدہ حاصل ہوا ہے۔ ریلیز کے دو ہفتے سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود فلم سینما گھروں میں ناظرین کو متوجہ کرنے میں کامیاب ہے اور ویک اینڈ پر اس کی کمائی میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ فلم نے 16 دنوں میں 300 کروڑ کا ہندسہ عبور کر کے رواں سال کی زیادہ کمائی کرنے والی فلموں میں اپنی جگہ بنا لی ہے۔ فلم کی موجودہ رفتار کو دیکھتے ہوئے 400 کروڑ روپے کا عالمی کلیکشن حاصل کرنا ایک چیلنج ثابت ہو سکتا ہے۔ گزشتہ چند دنوں سے فلم تقریباً 4 کروڑ روپے روزانہ کا کاروبار کر رہی ہے اور اس کی کمائی میں اچانک بڑے اضافے کے امکانات کم دکھائی دے رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اگر فلم کو 400 کروڑ کا ہندسہ عبور کرنا ہے تو اسے آئندہ تقریباً تین ہفتوں تک موجودہ رفتار برقرار رکھنا ہوگی۔

گول مال ۵ کی ریلیز تاریخ کا اعلان، ۸ر جنوری ۲۷ء کو لوٹے گا اجے دیوگن کا گینگ

روہت شیٹی نے پہلی جھلک کے ساتھ تاریخ ظاہر کر دی، شرمن جوشی تقریباً ۲ر دہائی بعد فرنچائز میں واپس؛ اکشے کمار پہلی بار 'گول مال' کا حصہ بنے

روہت شیٹی کی مقبول کامیڈی فرنچائز 'گول مال' ایک بار پھر بڑے پردے پر واپسی کے لیے تیار ہے۔ فلم ساز نے ۱۹ر ستمبر ۲۰۲۶ء کو پانچویں فلم 'گول مال ۵' کی باضابطہ ریلیز تاریخ کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ فلم ۸ر جنوری ۲۰۲۷ء کو سنیما گھروں میں پہنچے گی۔ اس کے ساتھ فلم کی پہلی جھلک بھی جاری کر دی گئی، جس میں اجے دیوگن سمیت فرنچائز کے کئی پرانے چہرے ایک ساتھ نظر آ رہے ہیں۔ روہت شیٹی نے اعلان کے ساتھ لکھا، "ہنسی، مستی، خوشی، مسرت اور خاندان......بس، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔" فلم سازوں کی جانب سے جاری پیغام میں کہا گیا کہ ۲۰۲۷ء کا آغاز 'گول مال' کے ساتھ ہنسی، تفریح اور نئے ہنگامے سے ہوگا۔ نئی فلم میں اجے دیوگن، ارشد وارثی، کنال کھیمو، شریاس تلپڑے اور تشار کپور اپنے معروف کرداروں کے ساتھ واپس آ رہے ہیں۔ اجے دیوگن ایک بار پھر گوپال، ارشد وارثی مادھو، تشار کپور لکی اور کنال کھیمو لکشمن کے کردار میں دکھائی دیں گے، جبکہ شریاس تلپڑے بھی اپنے کردار میں واپس آئیں گے۔ اس بار فرنچائز میں ایک بڑا نیا اضافہ بھی ہوا ہے۔ اکشے کمار پہلی مرتبہ 'گول مال' کی دنیا میں داخل ہو رہے ہیں۔ روہت شیٹی نے مارچ ۲۰۲۶ء میں ان کی شمولیت کی تصدیق کی تھی۔ ان کے کردار کی مکمل تفصیل ابھی سامنے نہیں آئی، اگرچہ مختلف رپورٹس میں انہیں ممکنہ مخالف کردار میں دکھائے جانے کی بات کہی گئی ہے؛ اس کی باضابطہ تصدیق ابھی نہیں ہوئی۔ فلم میں شرمن جوشی کی واپسی بھی خاص توجہ حاصل کر رہی ہے۔ وہ ۲۰۰۶ء میں ریلیز ہونے والی پہلی فلم 'گول مال: فن ان لمیٹڈ' میں لکشمن کے کردار میں نظر آئے تھے، لیکن اس کے بعد آنے والی فلموں میں فرنچائز کا حصہ نہیں رہے۔ تقریباً ۲۰ر برس بعد ان کی واپسی پرانی کاسٹ کو دوبارہ ایک ساتھ لے آئی ہے۔ 'گول مال ۵' کی شوٹنگ ۲۰۲۶ء میں جاری رہی۔ فلم کا پہلا شیڈول اپریل میں اوٹی میں شروع ہوا تھا، جبکہ اگست تک رپورٹس کے مطابق مکالموں کی شوٹنگ مکمل ہو چکی تھی۔ اس وقت ۲ر گانوں، جن میں فلم کا مرکزی گانا بھی شامل ہے، کی شوٹنگ باقی بتائی گئی تھی۔ تشار کپور نے مئی میں اپنا انفرادی شیڈول مکمل ہونے کی اطلاع بھی دی تھی۔ نئی فلم کے ساتھ 'گول مال' فرنچائز اپنے ۲۰ر ویں سال میں داخل ہو رہی ہے۔ پہلی فلم ۲۰۰۶ء میں ریلیز ہوئی، جس کے بعد 'گول مال ریٹرنز' ۲۰۰۸ء، 'گول مال ۳' ۲۰۱۰ء اور 'گول مال اگین' ۲۰۱۷ء میں سنیما گھروں میں آئیں۔ پانچویں فلم تقریباً ۹ر برس بعد اس سلسلے کی واپسی ہوگی۔ اس بار ریلیز کا وقت بھی پچھلی ۳ر فلموں سے مختلف ہے۔ 'گول مال ریٹرنز'، 'گول مال ۳' اور 'گول مال اگین' دیوالی کے موقع پر ریلیز ہوئی تھیں، جبکہ 'گول مال ۵' کے لیے ۸ر جنوری ۲۰۲۷ء کی تاریخ منتخب کی گئی ہے۔ یہ تاریخ پہلی 'گول مال' کے ۲۰۰۶ء میں ریلیز ہونے کے انداز سے بھی مماثلت رکھتی ہے۔

قومی فلم ایوارڈز ۲۰۲۶ر، یامی گوتم اور کارتک آریان سمیت کئی فنکاروں کو اعزاز، اننت ناگ کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ

صدر دروپدی مرمو نے کیوڈیا میں منعقدہ تقریب میں فلمی شخصیات کو قومی اعزازات سے نوازا، 'آرٹیکل 370' کو بہترین فیچر فلم اور 'کلکی 2898 اے ڈی' کو بہترین مقبول فلم کا ایوارڈ ملا۔

گجرات کے کیوڈیا میں منگل کو 72ویں قومی فلم ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس موقع پر صدر دروپدی مرمو نے اداکارہ یامی گوتم کو فلم 'آرٹیکل 370' اور اداکار کارتک آریان کو فلم 'چندو چیمپئن' کے لیے قومی فلم ایوارڈ سے نوازا۔ بہترین اداکار کا قومی ایوارڈ حاصل کرنے کے لیے کارتک آریان اپنے والدین کے ساتھ تقریب میں پہنچے، جبکہ یامی گوتم اپنے شوہر آدتیہ دھر کے ہمراہ تقریب میں شریک ہوئیں۔ ہندی فلم 'آرٹیکل 370' کو بہترین فیچر فلم کا ایوارڈ دیا گیا۔ فلم کے پروڈیوسر آدتیہ دھر نے یہ اعزاز حاصل کیا۔ وہیں ہندی فلم 'سواتنتریہ ویر ساورکر' کے لیے رندیپ ہڈا کو بہترین ڈیبیو فلم آف اے ڈائریکٹر کا ایوارڈ دیا گیا۔ تیلگو فلم 'کلکی 2898 اے ڈی' کو بہترین مقبول فلم جو جامع تفریح فراہم کرتی ہے، کے زمرے میں ایوارڈ ملا۔ اس فلم کے ہدایت کار ناگ اشون ہیں۔ قومی فلم ایوارڈز کے دوران صدر دروپدی مرمو نے آنند ایل رائے کو 'اسٹیچو آف یونٹی: ایکتا کا پرتیک' کے لیے بہترین ہدایت کاری (نان فیچر) کا قومی ایوارڈ دیا۔ تیلگو فلم 'کمیٹی کُررولو' کو بہترین تیلگو فیچر فلم کا اعزاز ملا۔ ملیالم فلم 'برہم یگم' کے لیے مموٹی کو بہترین اداکار کا ایوارڈ دیا گیا۔ انہوں نے یہ ایوارڈ کارتک آریان کے ساتھ مشترکہ طور پر حاصل کیا۔ ہندی فلم 'بھکشک' کے لیے سنجے مشرا کو بہترین معاون اداکار کا ایوارڈ دیا گیا۔ وہیں معروف اداکار اننت ناگ کو دادا صاحب پھالکے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ہندی فلم 'میدان' کے گیت 'جانے دو' کے لیے منوج منتشیر کو بہترین نغمہ نگار کا ایوارڈ دیا گیا۔ ہندی فلم 'استری 2' کے گیت 'آج کی رات' کے لیے وجے گنگولی کو بہترین کوریوگرافی کا ایوارڈ ملا۔ اس گیت میں تمنا بھاٹیا نظر آئی تھیں۔ چھتیس گڑھ کی رامنامی برادری پر بنائی گئی دستاویزی فلم 'رام نامی' کو بہترین دستاویزی فلم کا ایوارڈ دیا گیا۔ فلم 'میں ندا' کو بہترین آرٹ/کلچرل فلم کا اعزاز ملا۔ بہترین ایڈیٹنگ کا ایوارڈ منو یر جسر وتیا کو ہندی فلم 'این ڈی اے' کے لیے دیا گیا۔ وہیں بہترین وائس اوور کے لیے سوندر یا جے چندرن کو انگریزی فلم 'لٹل پلانیٹ: اے ٹیل آف فراگس' کے لیے ایوارڈ ملا۔ سنجیو سریواستو کو بہترین فلم نقاد کا اعزاز دیا گیا۔ ہدایت کار دنیش پنڈولک بھونسلے کو فلم 'ڈھولی' کے لیے بہترین گڑھوالی فلم کا رجت کمل ایوارڈ دیا گیا۔ تمل فلم 'رایان' کو بہترین تمل فیچر فلم کا ایوارڈ ملا۔ اس فلم کو دھنوش نے لکھنے کے ساتھ ہدایت کاری کی ہے اور خود بھی اس میں اداکاری کی ہے۔ کنڑ فلم 'منتھیا' کے لیے اتیش ایس شٹی، تیلگو فلم '35 چنا کتھا کادو' کے لیے اروند یو پوتھولا، جبکہ بنگالی فلم 'اونکو کی کوٹھین' کے لیے ردھیمان بنرجی، تپومے دیب اور گیتاشری چکرورتی کو بہترین چائلڈ آرٹسٹ کا ایوارڈ دیا گیا۔ ملیالم فلم 'اے آر ایم' کے گیت 'انگو وان کونلو' کے لیے ویکوم وجے لکشمی کو بہترین خاتون پلے بیک سنگر کا ایوارڈ ملا۔ تقریب کے دوران مرکزی وزیر اشونی ویشنو نے کہا کہ قومی فلم ایوارڈز کے لیے ایکتا نگر میں اسٹیچو آف یونٹی کے قریب جمع ہونا باعث مسرت ہے۔ انہوں نے تقریب کو وقار بخشنے کے لیے صدر دروپدی مرمو کا شکریہ ادا کیا اور ایوارڈز کی جیوری کی محنت کی ستائش کی۔ انہوں نے کہا کہ قومی فلم ایوارڈ حاصل کرنا اعزاز کی بات ہے۔ اشونی ویشنو نے دادا صاحب پھالکے ایوارڈ حاصل کرنے والے اننت ناگ کو بھی مبارکباد دی اور کہا کہ انہوں نے پانچ دہائیوں سے زیادہ عرصے تک فلمی دنیا میں کام کرتے ہوئے اہم تعاون دیا ہے۔ دہلی سے باہر تقریب منعقد کرنے کے حوالے سے اشونی ویشنو نے کہا کہ حکومت کا مقصد ملک کے بڑے سیاحتی مقامات تک پہنچنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بار اسٹیچو آف یونٹی کی موجودگی کی وجہ سے تقریب ایکتا نگر میں منعقد کی گئی ہے، جبکہ آئندہ کسی دوسرے سیاحتی مقام پر تقریب منعقد کی جائے گی۔ انہوں نے ریاستوں سے اپنے بہترین سیاحتی مقامات کا انتخاب کر کے نام بھیجنے کی اپیل کی، جن میں سے کسی ایک مقام کا انتخاب کیا جائے گا۔ ان کے مطابق فلمی ستاروں کے وہاں پہنچنے سے اس مقام کو بھی فروغ ملے گا۔ اشونی ویشنو نے کہا کہ اسے سیاسی تنازع کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے اور مقصد 'نیشن فرسٹ' کے تصور کو آگے بڑھانا ہونا چاہیے۔ گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل نے کہا کہ ایکتا نگر میں پہلی مرتبہ قومی فلم ایوارڈز کی تقریب کا انعقاد فخر کی بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ سنیما صرف تفریح کا ذریعہ نہیں بلکہ معاشرے کا عکس بھی ہے۔ 72ویں نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب پہلی مرتبہ ایکتا نگر میں منعقد کی جا رہی ہے۔ قومی سطح کی اس تقریب میں ملک کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی معروف شخصیات، فلمی دنیا کے نامور اداکار اور دیگر مدعو مہمان شرکت کریں گے۔ تقریب میں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے علاوہ گجرات کے وزیر اعلیٰ بھوپیندر پٹیل، مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو اور بالی ووڈ و جنوبی ہند کی فلمی صنعت سے وابستہ کئی معروف شخصیات بھی موجود رہیں گی۔ مرکزی تقریب تقریباً 75 منٹ جاری رہے گی۔ اس دوران مختلف زمروں کے فاتحین کو ایوارڈ اور اعزازی اسناد پیش کی جائیں گی۔ اس کے بعد صدر جمہوریہ فلمی دنیا سے وابستہ شخصیات سے خطاب کریں گی۔ شام کے وقت نرمدا ندی کے کنارے ثقافتی پروگرام کا انعقاد بھی کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اسٹیچو آف یونٹی پر خصوصی لیزر اور لائٹ اینڈ ساؤنڈ شو بھی مہمانوں کی توجہ کا مرکز ہوگا۔ اس مرتبہ 'آرٹیکل 370' کو بہترین فیچر فلم اور 'سری کانت' کو بہترین ہندی فلم کا ایوارڈ دیا جائے گا۔ اداکاری کے اہم زمروں میں یامی گوتم کو 'آرٹیکل 370'، مموٹی کو 'بھرم یگم' اور کارتک آریان کو 'چندو چیمپئن' کے لیے اعزاز دیا جائے گا۔ وہیں رندیپ ہڈا کو فلم 'سواتنتر ویر ساورکر' کے لیے بہترین نوآموز ہدایت کار کا ایوارڈ دیا جائے گا۔